عمران سیریز
ٹاپ سیکرٹ مشن
مظہر کلیم
ایم اے

اس علم سے واقعی محظوظ ہوتے ہیں ۔ امید ہے آپ بھی اس میں مزید دلچسپی لیں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے ۔

والسّلام

مظہر کلیم ایم اے

ملک آنان کے دارالحکومت اتھانیز کی فراخ سڑک پر رنگ برنگی کاروں کا ایک دریا بہہ رہا تھا۔ گو اس وقت آدھی سے زیادہ رات گزر چکی تھی لیکن یورپی ملک آنان کی اس سڑک کو دیکھ کر اندازہ ہی نہیں ہوتا تھا کہ یہاں رات بھی ہو سکتی ہے ۔ ہر طرف رنگ اور روشنی کا دریا بہہ رہا تھا ۔ سڑک کی دونوں سائیڈوں پر فراخ فٹ پاتھوں پر عورتیں اور مرد ہنستے قہقہے لگاتے اور باتیں کرتے ہوئے اس طرح چل رہے تھے کہ یوں لگتا تھا جیسے یہاں کا ہر شخص دنیاوی طور پر خوش قسمت ترین آدمی ہے اور یہاں دکھوں اور پریشانیوں کا سایہ تک نہ پڑا ہو ۔ سڑک پر موجود ٹریفک میں ایک سیاہ رنگ کی قیمتی اور نئے ماڈل کی جاردک کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان سیٹ کے ہیڈ ریسٹ سے سر ٹکائے بڑے اطمینان بھرے انداز میں کار چلا رہا تھا۔ جسمانی لحاظ سے وہ خاصا دیو ہیکل تھا۔ اس کے کندھے

بے حد چوڑے اور جسم انتہائی ورزشی تھا۔ اس کا چہرہ بڑا اور چہرے کے نقوش یونانی تھے۔ سر پر سنہرے لچھے دار بال تھے جو اس کے کاندھوں تک تھے۔ عام طور پر اسے دیکھ کر ہر شخص یہی سمجھتا تھا کہ وہ یونانی دیو مالا کا کوئی کردار ہے۔ دلکش، خوبصورت، توانا اور زندگی سے بھرپور۔ کار کے ڈیش بورڈ کے نیچے موجود انتہائی قیمتی ڈیک سے ہلکی ہلکی پاپ میوزک کی آواز سنائی دے رہی تھی اور نوجوان بڑے ایزی موڈ میں کار چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پھر کافی آگے آنے کے بعد اس نے کار کو سائیڈ پر کر کے ایک سائیڈ روڈ پر موڑا۔ اس سائیڈ روڈ پر ٹریفک موجود نہ تھی اور یہ روڈ کچھ آگے جا کر گھنے جنگل میں غائب ہو گیا تھا لیکن نوجوان اسی طرح اطمینان سے کار چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پہلے روڈ پر جہاں تیز روشنیوں نے دن کا سماں پیدا کر دیا تھا اس کے برعکس اس سڑک پر گہرا اندھیرا تھا اور یہ سڑک جب گھنے جنگل میں داخل ہوئی تو یہ اندھیرا مزید گہرا ہو گیا لیکن کار کی ہیڈ لائٹس کی تیز روشنی میں سڑک بڑی صاف اور نمایاں نظر آ رہی تھی۔ سڑک جنگل کے اندر گھومتی ہوئی جب کچھ آگے بڑھی تو اچانک ایک موڑ مڑتے ہی نوجوان نے کار کو بریک لگائی اور کار سڑک پر موجود بیریر کے سامنے جا کر رک گئی۔ سائیڈ پر ایک کمرہ تھا جس کے اندر روشنی ہو رہی تھی لیکن باہر گھپ اندھیرا تھا اور اس اندھیرے میں دو مسلح آدمی اندھیرے کا جزو بنے کھڑے تھے۔ ان کے جسموں پر بھی سیاہ لباس تھا۔ جیسے ہی کار رکی کمرے

کے کھلے ہوئے دروازے سے ایک نوجوان جس نے سیاہ رنگ کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی تیزی سے باہر آیا اور سیدھا اس کار کی طرف بڑھ گیا۔

"یس سر"...... نوجوان نے کار کے قریب آ کر کار کی اندرونی روشنی میں نوجوان کو دیکھتے ہوئے کہا تو نوجوان نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر آنے والے نوجوان کے ہاتھ میں دے دیا۔ نوجوان نے ایک نظر میں کار کا جائزہ لیا اور پھر کارڈ لئے وہ تیزی سے واپس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے کمرے میں داخل ہونے کے چند منٹ بعد سامنے موجود راڈ خود بخود بلند ہوتا چلا گیا اور آگے جانے کا راستہ کھل گیا لیکن نوجوان نے کار آگے نہیں بڑھائی۔ چند لمحوں بعد وہی نوجوان باہر آیا اور اس نے ہاتھ میں موجود کارڈ نوجوان کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر۔ آپ جا سکتے ہیں"...... نوجوان نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"شکریہ"...... اس نوجوان نے کارڈ لے کر کوٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے مسکرا کر کہا اور دوسرے لمحے اس کی کار تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ سڑک کافی آگے تک اسی طرح جنگل میں چلی گئی۔ پھر اچانک جنگل کا اختتام ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور بیریر سامنے آ گیا لیکن جیسے ہی نوجوان کی کار اس بیریر کے قریب پہنچی بیریر خود بخود اونچا ہو گیا اور نوجوان نے بریک لگائے بغیر کار آگے بڑھا دی جنگل کے بعد کھلا وسیع میدان تھا جس کے آخر میں خاکی رنگ کی دو

منزلہ عمارت تھی جو مکمل طور پر اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اس
عمارت کے گرد دور دور تک چاردیواری موجود تھی جس پر خاردار تار
موجود تھی لیکن کہیں کوئی بلب موجود نہ تھا۔ بڑا جہازی سائز کا
پھاٹک بند تھا۔ نوجوان نے کار اس بڑے پھاٹک کے سامنے لے جا
کر روکی اور پھر کار کا دروازہ کھول کر وہ نیچے اترا اور اس نے جیب سے
وہی کارڈ نکال کر پھاٹک کے ایک رخنے میں ڈال دیا۔ کارڈ ایک لمحے
میں غائب ہو گیا۔ نوجوان خاموش کھڑا ہوا تھا۔ ہر طرف اندھیرا اور
خاموشی طاری تھی۔ چند لمحوں بعد سرر کی آواز کے ساتھ ہی کارڈ باہر آ
گیا تو نوجوان نے کارڈ کھینچ کر دوبارہ جیب میں ڈال لیا اور پھر واپس آ
کر کار میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک میکانکی انداز میں کھلتا چلا
گیا اور نوجوان نے کار آگے بڑھا دی اور پھاٹک کراس کر کے وہ
عمارت کے برآمدے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے کار برآمدے کے
سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ برآمدے کی سیڑھیاں چڑھ کر برآمدے
میں گیا اور سامنے والی راہداری میں سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔
عمارت پر مکمل سکوت طاری تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے یہ عمارت خالی ہو
راہداری کے آخر میں سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ نوجوان تیزی سے
سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے ایک دروازے کے سامنے رک گیا۔ اس نے
جیب سے وہی کارڈ نکالا اور اسے دروازے کے ایک رخنے میں ڈال دیا
کارڈ رخنے میں غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہلکی سی کھٹک کی آواز سنائی
دی اور اس کے ساتھ ہی کارڈ باہر آ گیا تو نوجوان نے کارڈ نکال کر

واپس جیب میں ڈالا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔ آگے
ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا۔
نوجوان دروازہ کراس کر کے اندر داخل ہوا تو اس کے عقب میں
دروازہ خود بخود بند ہو گیا اور پھر اس کے ساتھ ہی سامنے والا دروازہ
کھلا تو روشنی کی لہر سی باہر آ گئی۔ اندر ایک بڑا کمرہ تھا جسے انتہائی
جدید ترین آفس فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔ نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس
کمرے میں تیز روشنی تھی اور سامنے بڑی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک
ادھیڑ عمر آدمی اونچی پشت کی کرسی پر بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ یہ آدمی سر
سے گنجا تھا۔ البتہ اس کے سر کی سائیڈوں سے سفید رنگ کے بال
جھالر کے انداز میں لٹک رہے تھے۔ اس کی سفید بڑی بڑی مونچھیں
اور سفید رنگ کی چھوٹی داڑھی تھی۔ چہرے پر سختی کے تاثرات
نمایاں تھے۔ اس آدمی کی تیز اور چمکدار نظریں اس نوجوان پر اس
طرح جمی ہوئی تھیں جیسے وہ نظروں سے ہی اس نوجوان کا مکمل جائزہ
لے رہا ہو۔

"گارمیتھ حاضر ہے باس"...... نوجوان نے میز کے قریب جا کر سر
کو جھکاتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو"...... ادھیڑ عمر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو گارمیتھ کرسی
پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"تمہارا کوڈ"...... ادھیڑ عمر باس نے اسی طرح سرد لہجے میں بات
کرتے ہوئے کہا۔

"ایف ون"...... گارمیتھ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"میں نے تمہاری فائل دیکھی ہے ایف ون۔ تمہاری فائل بتا رہی ہے کہ مارشل آرٹ میں تمہیں لیجنڈ کا درجہ حاصل ہے"۔ باس نے کہا۔

"یس باس۔ مجھے مارشل آرٹ میں دیوتا کہا جاتا ہے"۔ گارمیتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ لیکن موجودہ دور جسمانی طاقت کی بجائے ذہنی طاقت کا ہے"...... باس نے کہا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں۔ لیکن ذہنی طاقت بھی اسی میں ہوتی ہے جس میں جسمانی طاقت ہو۔ آپ بے شک آزما کر دیکھ لیں"...... گارمیتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ واقعی صحت مند جسم ہی صحت مند ذہن کا مالک ہوتا ہے۔ ویسے تمہاری فائل اور تمہارے کارناموں کی تفصیلی رپورٹ بتا رہی ہے کہ تم ذہنی طور پر بھی بہت آگے ہو"...... باس نے سرہلاتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... گارمیتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کبھی پاکیشیا گئے ہو"...... باس نے کہا۔

"پاکیشیا۔ یہ ملک کہاں ہے"...... گارمیتھ نے چونک کر کہا۔

"براعظم ایشیا کا ایک ملک ہے"...... باس نے جواب دیا۔

"نو باس۔ میں یورپ اور ایکریمیا تک تو جاتا رہتا ہوں براعظم

ایشیا کبھی نہیں گیا"...... گارمیتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا میں ایک نوجوان ہے جس کا نام علی عمران ہے۔ اسے بھی مارشل آرٹ میں لیجنڈ کہا جاتا ہے اس لئے میں نے پوچھا تھا"...... باس نے کہا۔

"اگر ایسا ہے باس تو پھر میں ضرور اس عمران سے ملوں گا"۔ گارمیتھ نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں پاکیشیا میں ایک مشن درپیش ہے اور میں نے اس مشن کے لئے تمہارے چیف سے درخواست کی تھی کہ وہ اپنا سپر ٹاپ ایجنٹ میرے پاس بھیج دیں تو انہوں نے تمہارا نام کنفرم کیا اور پھر مجھے تمہاری فائل بھجوادی۔ میں نے فائل پڑھنے کے بعد تمہیں کنفرم کر دیا جس کے نتیجے میں تم یہاں موجود ہو ورنہ یہاں ایکریمیا کا صدر بھی نہیں آسکتا"...... باس نے کہا۔

"آپ ایف ون پر مکمل اعتماد کر سکتے ہیں باس"...... گارمیتھ نے کہا۔

"گڈ۔ تمہارا اعتماد بتا رہا ہے کہ تم واقعی اس کام کو کر گزرو گے لیکن میں نے تمہیں جس آدمی کے بارے میں بتایا ہے تم نے اس مشن کی تکمیل تک اس سے نہیں ملنا کیونکہ اگر اس آدمی کو ہمارے اس مشن کی بھنک بھی پڑ گئی تو مشن ناکام بھی ہو سکتا ہے۔ مشن کی کامیابی کے بعد بے شک تم اس سے مل لو۔ اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا"...... باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میری اولین ترجیح مشن ہو گا"...... گارمیتھ نے جواب دیا۔

"پاکیشیا کے دارالحکومت کے ساحل سے تقریباً بیس بحری ناٹ کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جس کا نام کارجو ٹاپو ہے ۔ یہ جزیرہ غیر آباد ہے کیونکہ وہاں پانی کا کوئی چشمہ نہیں ہے ۔ صرف بارش کی وجہ سے وہاں جھاڑیاں موجود ہیں ۔ اس کارجو ٹاپو میں زیر زمین ایک لیبارٹری ہے جس میں ایک سائنس دان ڈاکٹر یوسف کام کرتا ہے ۔ یہ ڈاکٹر یوسف ایک ایسے فارمولے پر کام کر رہا ہے جس سے ناقابل شکست شعاعی ہتھیار تیار کیا جا سکتا ہے ۔ ڈاکٹر یوسف نے ان شعاعوں کو کسی خاص فارمولے سے تیار کیا ہے اور اس نے اس فارمولے کا نام بھی خود ہی سن ریز رکھا ہے یعنی سورج کی شعاعیں ۔ یہ شعاعیں اس قدر تباہ کن ہیں کہ یہ جس علاقے پر ایک لمحے کے لئے فائر کی جائیں وہ علاقہ انسانوں، جانوروں اور عمارتوں سمیت اس طرح جل کر راکھ ہو جائے گا کہ یہ آگ زمین کی آخری تہہ تک چلی جائے گی ۔ ایکریمیا میں بھی اس سے ملتے جلتے ایک ہتھیار پر کام ہو رہا ہے ۔ اس میں بھی سن ریز استعمال کی جا رہی ہیں لیکن ان کی طاقت اس قدر نہیں ہے جس قدر ڈاکٹر یوسف کی ایجاد کردہ شعاعوں کی ہے اس لئے ایکریمیا نہ صرف یہ فارمولا حاصل کرنا چاہتا ہے بلکہ اس ڈاکٹر یوسف کو بھی ہلاک کر دینا چاہتا ہے تاکہ پاکیشیا اس میں مزید آگے نہ بڑھ سکے"...... باس نے تفصیل سے بات

کرتے ہوئے کہا۔

"جب اس بارے میں تمام تفصیل موجود ہے تو پھر تو ایکریمین ایجنٹ آسانی سے یہ مشن مکمل کر سکتے ہیں"...... گارمیتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایکریمین ایجنٹوں نے ہر طرح سے کوشش کر لی ہے لیکن اس ٹاپو پر وہ اس لیبارٹری کو ٹریس نہیں کر سکے ۔ ایکریمیا کی جدید ترین مشینری سے اس ٹاپو کو چیک کیا گیا ہے لیکن وہاں نہ ہی کوئی لیبارٹری ٹریس ہوئی ہے اور نہ کوئی آدمی"...... باس نے کہا۔

"تو پھر یہ اطلاع غلط ہو گی"...... گارمیتھ نے جواب دیا۔

"ہاں ۔ پہلے یہی سمجھا گیا تھا لیکن پھر ایک اطلاع ایسی ملی جس سے کنفرمیشن ہو گئی کہ اس ٹاپو پر لیبارٹری موجود ہے اور ڈاکٹر یوسف وہیں کام کر رہا ہے ۔ یہ اطلاع پاکیشیا کے دارالحکومت میں ایک کلب کے مالک کنگ سے ملی ہے ۔ کنگ کا چھوٹا بھائی جس کا نام اعظم ہے اس ڈاکٹر یوسف کے ساتھ بطور باورچی اٹچ ہے اور وہ سال میں ایک بار دارالحکومت آتا ہے اور یہاں چند روز رہ کر واپس چلا جاتا ہے اور وہ بڑی لانچ میں اس جزیرے پر جاتا ہے اور پھر خود اس جزیرے پر اتر کر لانچ کو واپس بھیج دیتا ہے ۔ اس کے بعد سال بھر اس کا پتہ نہیں چلتا کہ وہ کہاں گیا ۔ اس کی فضائی نگرانی بھی کرائی گئی تو بس یہی معلوم ہوا کہ اس جزیرے پر جا کر وہ آدمی اعظم ایک بڑی اونچی جھاڑی کے پیچھے یکلخت غائب ہو جاتا ہے ۔ بالکل اس طرح جس

طرح جن غائب ہو جاتے ہیں ۔ اس کے غائب ہونے کے بعد بھی
اس جزیرے کو انتہائی جدید ترین مشینری سے چیک کیا گیا لیکن کوئی
بات سامنے نہیں آئی ۔ البتہ سال بعد وہی اعظم دوبارہ اچانک
جزیرے پر نظر آنے لگ گیا ۔ اس نے لانچ منگوائی اور دارالحکومت آ
گیا ۔ ہمارے ایجنٹوں نے اس اعظم کو گھیر کر اس کے ذہن سے
مشینری کے ذریعے معلومات حاصل کیں تو صرف اتنا معلوم ہوا کہ
اسے خود بھی معلوم نہیں کہ کیا ہوتا ہے ۔ وہ جھاڑی کے پاس پہنچتا
ہے تو اس کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں اور پھر جب اس کی آنکھیں کھلتی
ہیں تو وہ ڈاکٹر یوسف کے پاس موجود ہوتا ہے اور اسی طرح اس کی
واپسی ہوتی ہے" ...... باس نے کہا۔

"ہونہہ ۔ یہ واقعی عجیب اور نئی بات ہے" ...... گارمیتھ نے کہا۔

"اب اصل بات سن لو ۔ ہم چاہتے تو ایکریمیا کی ٹاپ سر
ایجنسیوں سے متعلق ایجنٹوں کو وہاں بھیج سکتے تھے لیکن ہم ایسا
نہیں چاہتے کیونکہ لامحالہ ان ایجنٹوں کی اور ایجنسیوں کی نگرانی
دوسرے ممالک کے ایجنٹ کرتے رہتے ہیں اس لئے ہم ٹاپ ایجنٹ
وہاں نہیں بھیج سکتے اور یہ کام ٹاپ ایجنٹ ہی کر سکتے ہیں اس لئے
ایکریمیا نے بڑے غور کے بعد آنان کی ٹاپ ایجنسی کو فائنل کیا
کیونکہ اس ایجنسی میں کام کرنے والے افراد کے کارناموں کے
بارے میں ایکریمیا میں بھی رپورٹیں پہنچتی رہتی ہیں ۔ حکومت آنان
سے سرکاری طور پر بات ہوئی تو حکومت آنان اس پر تیار ہو گئی ۔

چنانچہ تمہاری ایجنسی کے چیف کو حکم دیا گیا کہ وہ ہم سے مکمل
تعاون کرے اور میرے کہنے پر تمہارے چیف نے تمہارا انتخاب کیا
اور پھر تمہیں یہاں بھیج دیا گیا اور اس وقت تم میرے سامنے موجود
ہو ۔ اب تم نے یہ مشن مکمل کرنا ہے" ...... باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ۔ میں یہ مشن مکمل کرنے کے لئے تیار ہوں ۔
آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کو یہ اطلاع کیسے ملی کہ ڈاکٹر یوسف نے
ایسی شعاعیں ایجاد کی ہیں اور وہ ان پر کام کر رہا ہے اور پہلے اس
جزیرے کے بارے میں اطلاع کیسے ملی" ...... گارمیتھ نے کہا۔

"گڈ ۔ تمہاری بات سن کر مجھے خوشی ہوئی ہے کہ تم واقعی ذہن
بھی رکھتے ہو ۔ اب میں پوری طرح تمہارے انتخاب پر مطمئن ہوں ۔
تقریباً چار سال قبل ایک بین الاقوامی سائنس کانفرنس میں ڈاکٹر
یوسف نے سن ریز پر مقالہ پڑھا تھا ۔ اس طرح اس کے بارے میں
سب کو علم ہو گیا لیکن یہ صرف تھیوری تھی ۔ اس پر کام ہونا تھا ۔
چونکہ ایکریمیا پہلے سے اس سے ملتے جلتے فارمولے پر کام کر رہا تھا اس
لئے یہ فیصلہ ہوا کہ ڈاکٹر یوسف کو اغوا کر کے ایکریمیا کی لیبارٹری
میں پہنچا دیا جائے لیکن ڈاکٹر یوسف پاکیشیا جا کر غائب ہو گیا ۔ دو
سال تک اسے تلاش کیا گیا لیکن اس کا پتہ نہ چل سکا ۔ بہرحال دو
سال بعد اچانک پاکیشیا میں ہونے والی ایک سائنس کانفرنس میں
ڈاکٹر یوسف اچانک نمودار ہوئے اور انہوں نے سن ریز پر جو مزید
ریسرچ کی تھی اس کے بارے میں بتایا اور ساتھ ہی انہوں نے بتایا

کہ وہ سن ریز پر باقاعدہ ایک خفیہ لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں ۔ اس کے بعد ایک بار پھر ڈاکٹر یوسف غائب ہو گئے اور اس کانفرنس سے ڈاکٹر یوسف کو اغوا کرنے کے لئے ان کی نگرانی کی گئی ۔ وہ کار پر ساحل سمندر پر آئے اور اس کے بعد لانچ کے ذریعے اس کارجو ٹاپو پر پہنچے اور اس جھاڑی کے پیچھے جا کر غائب ہو گئے ۔ اس کے بعد آج تک سامنے نہیں آئے "...... باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ فارمولا کس شکل میں ہو گا ۔ فائل ہو گی، مائیکرو فلم ہو گی یا کچھ اور ہو گا اور یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کوئی فارمولا مرتب ہی نہ کیا ہو "...... گارمیتھ نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہو ۔ وہ لے آنا اور اگر کچھ نہ ہو تو پھر ڈاکٹر یوسف کو ہلاک کر دینا تاکہ ایکریمیا کا فارمولا ہی رہ جائے "...... باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ اس مشن کے بارے میں مزید کوئی تفصیل ہو تو بتا دیں "...... گارمیتھ نے کہا۔

"یہ فائل ہے ۔ اس میں ڈاکٹر یوسف کی تصویر بھی ہے اور اس کے بارے میں کوائف بھی ۔ اس کے باورچی اعظم کی تصویر بھی ہے اور پاکیشیا میں ان گروپس کے بارے میں تفصیلات بھی ہیں جو تمہیں وہاں اسسٹ کر سکتے ہیں "...... باس نے ایک فائل اٹھا کر گارمیتھ کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"سوری باس ۔ میں دوسروں کی ٹپس پر کام کرنے کا عادی نہیں

ہوں ۔ میرا اپنا گروپ ہے ۔ وہ خود ہی سب کچھ کر لے گا ۔ بہر حال میں آپ کو گارنٹی دیتا ہوں کہ آپ کا مشن مکمل ہو جائے گا "۔ گارمیتھ نے فائل اٹھا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ وش یو گڈ لک "...... باس نے کہا۔

"تھینک یو باس "...... گارمیتھ نے کہا اور فائل موڑ کر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھی اور پھر مڑ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے کار ہوٹل شبستان کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر وہ اسے سیدھا پارکنگ میں لے گیا۔ پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترا ہی تھا کہ ایک طرف سے ایک نوجوان جس نے عام سا لباس پہنا ہوا تھا تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اسے اس انداز میں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔

" جناب۔آپ کا نام عمران صاحب ہے"...... نوجوان نے قریب آکر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" عمران تو ہے البتہ عمران صاحب نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جناب۔یہ میرا ہمسایہ ہے اور میں نے اسے آپ کے بارے میں بتایا ہے۔پلیز اس کی مدد کر دیں"...... اسی لمحے پارکنگ بوائے نے قریب آکر عمران سے کہا اور اس کے ساتھ ہی پارکنگ کارڈ عمران کو

دے کر آگے بڑھ گیا۔

" آپ کو کس قسم کی مدد چاہئے"...... عمران نے اس نوجوان سے کہا۔

" جناب۔میرا نام بشیر احمد ہے اور میں گوپی محلے میں رہتا ہوں۔ اس محلے میں میری چھوٹی سی پرچون کی دکان ہے۔میں اکیلا کمانے والا ہوں جبکہ میرے ساتھ گھر میں میری ایک بہن اور بوڑھی والدہ رہتے ہیں۔بہن سکول میں استانی ہے۔اس کی ابھی شادی نہیں ہوئی۔وہ بے چاری سکول میں پڑھا کر اپنا جہیز اکٹھا کر رہی ہے۔دو روز پہلے ایک صاحب میری دکان پر آئے۔وہ سرخ رنگ کی کار میں آئے تھے انہوں نے مجھے دکان سے باہر بلا کر کہا کہ میری بہن صفیہ اسے پسند آ گئی ہے اس لئے اس نے اسے اغوا کر لیا ہے۔اب وہ مجھے نہیں مل سکتی۔اگر میں نے پولیس کے پاس جانے کی حماقت کی یا کسی کو بتایا تو نہ صرف مجھے بلکہ میری والدہ کو بھی ہلاک کر دیا جائے گا۔یہ سب بتا کر اس آدمی نے نوٹوں کی ایک چھوٹی سی گڈی نکال کر میرے ہاتھ میں دے دی اور پھر کار میں بیٹھ کر تیزی سے چلا گیا۔ میں حیرت اور خوف کی شدت سے بت بنا کھڑا رہا۔جب مجھے ہوش آیا تو میں بے حد پریشان ہوا۔میں نے دکان بند کی اور گھر جا کر والدہ کو بتایا تو پہلے تو انہیں یقین نہ آیا لیکن صفیہ کی سکول سے واپسی کا وقت گزر چکا تھا۔میں اس کے سکول گیا تو پتہ چلا کہ وہ سکول سے گھر جا چکی ہے۔پھر میں اس بس اسٹینڈ پر چلا گیا جہاں سے صفیہ بس

میں سوار ہوتی ہے تو وہاں کے ایک دکاندار نے مجھے بتایا کہ صفیہ یہاں بس کے انتظار میں کھڑی تھی کہ سرخ رنگ کی کار میں دو آدمی آئے اور انہوں نے سب کے سامنے صفیہ کو زبردستی اپنی کار میں ڈالا اور چلے گئے اور جناب۔ اس دکاندار نے مجھے بتایا کہ کار کا مالک ایک بہت بڑا غنڈہ ہے جس کا نام ٹائیگر ہے اور جو حلیہ اس نے بتایا تھا وہی حلیہ اس آدمی کا تھا جس نے مجھے دکان پر آکر کہا تھا۔ میں محلے کے بزرگوں کو ساتھ لے کر پولیس کے پاس گیا لیکن انہوں نے رسمی طور پر رپورٹ درج کر لی ہے اور بس۔ آج اس بات کو دو روز گزر چکے ہیں لیکن میری بہن نہیں مل سکی اور نہ ہی میں اس غنڈے ٹائیگر کو تلاش کر سکا ہوں۔ بوڑھی ماں اس صدمے سے بیمار ہے اور میری دکان بھی بند ہو چکی ہے۔ یہاں کا پارکنگ بوائے یسین میرا محلے دار ہے۔ اس نے مجھے آپ کے بارے میں بتایا اور یقین دلایا کہ اگر آپ میری مدد پر آمادہ ہو گئے تو میری بہن واپس مل جائے گی۔ مجھے یسین نے بتایا کہ آپ گزشتہ ایک ہفتے سے روزانہ باقاعدگی سے یہاں لنچ کرنے آتے ہیں اس لئے میں یہاں موجود تھا۔ جب آپ کی کار کمپاؤنڈ میں مڑی تو پارکنگ بوائے نے مجھے آپ کے بارے میں بتا دیا۔ پلیز آپ میری مدد کریں"...... نوجوان نے اسی طرح جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا جیسے اسے خطرہ ہو کہ اگر وہ خاموش ہو گیا تو پھر دوبارہ نہ بول سکے گا۔

"کیا حلیہ تھا اس ٹائیگر کا جس نے تمہاری دکان پر آکر تم سے

بات کی تھی"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو نوجوان نے حلیہ بتانا شروع کر دیا۔ عمران کے چہرے پر یکلخت زلزلے کے سے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے کیونکہ یہ سو فیصد ٹائیگر کا حلیہ تھا۔ عمران ٹائیگر کا نام سن کر تو چونکا تھا لیکن اسے سو فیصد یقین تھا کہ یہ کوئی اور بدمعاش ہو گا جس نے اپنا نام ٹائیگر رکھا ہوا ہو گا لیکن نوجوان نے جو حلیہ بتایا تھا وہ واقعی ٹائیگر کا حلیہ تھا اور پھر ٹائیگر کے پاس جو کار تھی وہ بھی سرخ رنگ کی تھی۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو پاس کھڑا ہوا بشیر احمد بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کہاں موجود ہو تم۔ اوور"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کاسٹر کلب میں باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فوری طور پر اڑ کر شبستان ہوٹل پہنچو۔ میں وہاں پارکنگ میں موجود ہوں۔ فوراً پہنچو۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے سرد لہجے میں

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" یہ ۔ یہ ٹائیگر کیا آپ کا ماتحت ہے"...... بشیر احمد نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ماتحت نہیں شاگرد ہے ۔ جو حلیہ تم نے بتایا ہے وہی ٹائیگر کا ہے لیکن اگر واقعی ٹائیگر نے یہ حرکت کی ہے تو تمہاری بہن بھی واپس آئے گی اور ٹائیگر کے جسم کی ایک ایک ہڈی بھی میں اپنے ہاتھوں سے توڑوں گا"...... عمران کا لہجہ اس قدر سرد ہو گیا تھا کہ بشیر احمد کا جسم نمایاں طور پر کانپنے لگ گیا۔ وہ دونوں اب پارکنگ کے ایک کونے میں موجود تھے جبکہ کاریں مسلسل آجا رہی تھیں۔

" تم نے ٹائیگر کی کار دیکھی تھی ۔ اس کا ماڈل اور نمبر"۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

" جناب ۔ مجھے صرف اتنا ہی معلوم ہو سکا ہے کہ اس کا رنگ سرخ ہے ۔ ویسے میں غریب آدمی ہوں مجھے کاروں کے ماڈل اور نمبروں کا علم کیسے ہو سکتا ہے جناب"...... بشیر احمد نے کہا۔

" سامنے آنے پر پہچان تو لو گے"...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں جناب"...... بشیر احمد نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کمپاؤنڈ میں سرخ رنگ کی جدید ماڈل کی کار مڑ کر پارکنگ کی طرف آنے لگی تو بشیر احمد چونک پڑا۔

" یہی ۔ یہی کار ہے جناب ۔ بالکل یہی کار ہے اور یہی آدمی ہے ٹائیگر جو کار چلا رہا ہے"...... بشیر احمد نے کار کے نزدیک آتے ہی

بے اختیار کہا ۔ اس کے چہرے پر ٹائیگر کے لئے شدید نفرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" تم نے ابھی کوئی حرکت نہیں کرنی ۔ سمجھے"...... عمران نے کہا تو بشیر احمد نے ہونٹ بھینچ لئے ۔ ٹائیگر نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیزی سے عمران کی طرف آیا۔ عمران کی نظریں اس کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں اور چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی ۔ وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا ٹائیگر بشیر احمد کو اس کے ساتھ دیکھ کر چونکتا ہے یا نہیں ۔ لیکن قریب پہنچنے کے باوجود ٹائیگر کے چہرے پر نہ کوئی تاثرات ابھرے اور نہ ہی اس کی نظروں سے ایسی کوئی بات سامنے آسکی ۔ اس نے قریب آکر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" ٹائیگر ۔ اسے پہچانتے ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر ساتھ کھڑے بشیر احمد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے چونک کر بشیر احمد کی طرف دیکھا۔

" نہیں باس ۔ میں تو اسے پہلی بار دیکھ رہا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" یہی ہے ۔ یہی ہے وہ بدمعاش جناب ۔ بالکل یہی ہے ۔ یہی وہ کار ہے جناب ۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے"...... بشیر احمد نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" یہ کیا کہہ رہا ہے باس ۔ کون ہے یہ"...... ٹائیگر نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا نام بشیر احمد ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بشیر احمد کی بتائی ہوئی ساری بات دوہرا دی۔

"یہ سب فراڈ ہے باس۔ آپ تو سمجھ سکتے ہیں کہ میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی تھی اس لئے میں نے تمہیں یہاں کال کیا تھا۔ تمہارا لہجہ اور تمہارا انداز بتا رہا ہے کہ یہ باقاعدہ تمہارے خلاف ٹریپنگ کی گئی ہے۔ کسی نے باقاعدہ تمہارا حلیہ بنا کر تمہاری کار استعمال کی ہے اور پھر خاص طور پر تمہیں ٹارگٹ بنانے کے لئے وہ بشیر احمد کی دکان پر بھی گیا ہے۔ بہرحال لڑکی اغوا ہوئی ہے اور اس لڑکی کو فوراً برآمد ہونا چاہئے اور اس سارے کھیل کا مقصد بھی سامنے آنا چاہئے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کہاں سے اغوا ہوئی ہے یہ لڑکی"...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو بشیر احمد نے ساری بات خود ہی دوہرا دی۔

"اب اس لڑکی کو برآمد کرنا میری ذمہ داری ہے باس۔ آپ لنچ سے فارغ ہو گئے ہیں یا نہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی تو میں آیا تھا۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آپ لنچ کریں اور بشیر احمد کو میرے ساتھ بھیج دیں۔ آپ کے لنچ تک میں اس لڑکی کو واپس لے آؤں گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا تم نے کوئی اندازہ کر لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ لڑکی برآمد ہو جائے گی اور یہ کام کرنے والے بھی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اسے ساتھ مت لے جاؤ۔ یہ میرے ساتھ لنچ کرے گا اور لنچ کے بعد میں اسے ساتھ لے کر رانا ہاؤس چلا جاؤں گا۔ تم نے وہیں رپورٹ دینی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور سلام کر کے وہ تیزی سے مڑا اور اپنی کار میں جا کر بیٹھ گیا۔

"آؤ بشیر احمد۔ ہم لنچ کریں۔ بے فکر رہو۔ اب تمہاری بہن بھی برآمد ہو جائے گی اور اسے اٹھا کر لے جانے والے بھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے بشیر احمد سے کہا۔

"جناب۔ جناب۔ اس آدمی نے تو خود یہ حرکت کی ہے۔ پھر"۔ بشیر احمد نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ابھی تک بات سمجھ نہیں سکا۔

"نہیں۔ اس کے حلیئے میں جان بوجھ کر واردات ہوئی ہے۔ آؤ میرے ساتھ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ بشیر احمد کو ساتھ لئے ہوٹل میں پہنچ گیا۔ بشیر احمد کی حالت دیکھنے والی تھی۔ وہ اس طرح سب کو دیکھ رہا تھا جیسے پیدائشی نابینا کو اچانک بینائی مل گئی ہو اور پھر اس نے جھجکتے ہوئے لنچ کیا۔ لنچ کے بعد عمران اسے ساتھ لے کر رانا ہاؤس پہنچ گیا اور یہاں بھی بشیر احمد کی حالت ہوٹل سے بھی

زیادہ خراب نظر آ رہی تھی۔ اب حیرت کے ساتھ ساتھ اس پر خوف کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔ ظاہر ہے رانا ہاؤس جیسی وسیع و عریض اور شاندار عمارت کے ساتھ ساتھ وہاں موجود جوزف اور جوانا کو دیکھ کر اس کی یہ حالت تو ہونی ہی تھی۔

"یہ۔ یہ کون سی جگہ ہے جناب"...... بشیر احمد نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ ایک جاگیردار کی رہائش گاہ ہے"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔ وہ دونوں اس وقت ایک کمرے میں موجود تھے۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے طویل انتظار کے بعد جوزف اندر داخل ہوا۔

"باس۔ ٹائیگر ایک مقامی لڑکی اور دو بے ہوش افراد کو لے کر آیا ہے"...... جوزف نے اندر داخل ہو کر کہا۔

"لڑکی بے ہوش ہے یا ہوش میں ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"وہ بھی بے ہوش ہے باس"...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"لڑکی کو کسی دوسرے کمرے میں ہوش میں لے آؤ اور پھر اسے عزت سے یہاں لے آؤ۔ باقی افراد کو بلیک روم میں کرسیوں پر جکڑ دو۔ ٹائیگر کو بھی یہاں بھیج دو"...... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اندر داخل ہوا اور اس نے عمران کو سلام کیا۔

"بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ یہ سب کیوں ہوا ہے اور کس نے کیا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ سارا ڈرامہ آپ کے ہاتھوں مجھے گولی مروانے کے لئے کیا گیا ہے۔ جب آپ نے شبستان ہوٹل کی پارکنگ میں مجھے یہ ساری بات بتائی تو میرے ذہن میں اچانک ٹونی کا نام آ گیا کیونکہ ایک بار پہلے بھی ٹونی جو بلیو برڈ کلب کا سپروائزر ہے میرا روپ اپنے مینجر مارٹن کے کہنے پر دھار چکا ہے۔ ٹونی میرے قدوقامت کا ہے اور وہ ملٹری میں میک اپ مین کا کام بھی کرتا رہا ہے اور پہلے بھی مینجر مارٹن نے مجھے چڑانے کے لئے ٹونی کو کہہ کر میرا روپ دلوایا تھا اور اسے آفس میں بٹھا کر مجھے اندر بھجوایا اور میں ظاہر ہے اسے دیکھ کر حیران ہوا تھا۔ یہ دو سال پہلے کی بات ہے۔ بہرحال ٹونی کا خیال آتے ہی میں نے ٹونی کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا کہ ٹونی کلب سے چار روز سے غائب ہے اور اس کا کچھ اتہ پتہ نہیں ہے تو میں نے اس کے بارے میں اطلاعات حاصل کرنا شروع کر دیں اور پھر مجھے اطلاع مل گئی کہ وہ کل زوالو کلب کی مالکہ روزیٹا کے ساتھ دیکھا گیا ہے۔ چنانچہ میں نے روزیٹا کو ٹریس کیا۔ وہ اپنی رہائش گاہ پر تھی اور تھوڑی سی کوشش کے بعد اس نے زبان کھول دی۔ اس نے بتایا کہ یہ ساری سازش ماسٹر کلب کے پریو کے کہنے پر تیار کی گئی ہے۔ پریو مجھے ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ اس نے مارٹن سے بات کی کیونکہ مارٹن کے پاس پیشہ ور قاتلوں کا پورا گروپ ہے لیکن

مارٹن مجھے بہت اچھی طرح جانتا تھا۔ اس نے پریو سے مشن لے لیا لیکن ساتھ ہی کہہ دیا کہ وہ مجھے براہ راست ہلاک نہیں کرے گا کیونکہ اس کے خیال کے مطابق ایسا ناممکن تھا اور اس کو یقین تھا کہ میں اگر ہلاک ہو سکتا ہوں تو آپ کے ہاتھوں اس لئے اس نے ٹونی کے ذریعے سارا ڈرامہ سٹیج کیا اور پھر اپنے آدمیوں کے ذریعے اس نوجوان بشیر احمد کو آپ تک ہوٹل شبستان پہنچایا۔ بہرحال میں نے مارٹن کو کور کیا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ ٹونی اس لڑکی کو کافرستان کے اسمگروں کے ہاتھوں فروخت کر کے بھاری رقم کمانا چاہتا ہے۔ بہرحال ٹونی بھی مل گیا اور یہ لڑکی بھی۔ میں مارٹن اور ٹونی کو بے ہوش کر کے ساتھ لے آیا ہوں۔ البتہ پریو کو میں ساتھ لانا چاہتا تھا لیکن اس لڑکی کو فوری یہاں پہنچانا ضروری تھا"۔ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بڑا احمقانہ ڈرامہ اسٹیج کیا ہے انہوں نے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ان کا خیال تھا باس کہ آپ غصے میں آکر مجھے فوراً گولی مار دیں گے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ہاں۔ واقعی ایسا ہی ہوتا اگر تمہارے چہرے اور انداز کو میں چیک نہ کر لیتا"۔۔۔۔ عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوزف کے ساتھ ایک مقامی لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کا چہرہ خوف سے زرد پڑا ہوا تھا۔

"میری بہن۔ میری بہن صفیہ"۔۔۔۔ بشیر احمد نے لڑکی کو دیکھتے ہی چیختے ہوئے کہا اور اٹھ کر اس کی طرف دوڑ پڑا۔

"بشیر تم۔ تم یہاں۔ یہ سب کیا ہے"۔۔۔۔ لڑکی نے ہکلاتے ہوئے کہا لیکن بھائی کو دیکھ کر اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ٹائیگر۔ تم صفیہ اور بشیر احمد کو ساتھ لے جاؤ اور انہیں ان کے گھر پہنچا دو اور ساتھ ہی دو نوٹوں کی گڈیاں بھی دے آنا اور پھر تم نے واپسی پر اس پریو کو ساتھ لے آنا ہے کیونکہ اصل بات اسی سے معلوم ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور پھر عمران نے بشیر احمد کو کہہ دیا کہ وہ اپنی بہن کو ساتھ لے کر گھر چلا جائے۔ چنانچہ وہ صفیہ کا بازو پکڑے ٹائیگر کے پیچھے چل پڑا۔

"باس۔ بلیک روم میں موجود افراد کو ہوش میں لانا ہے"۔ جوزف نے پوچھا۔

"نہیں۔ انہیں گولیاں مار کر ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دو انہوں نے ایک شریف لڑکی کو اغوا کر کے ناقابل معافی جرم کیا ہے اور یہ تو صرف ڈرامے کے ہدایت کار ہیں۔ اس کا اصل کردار آئے گا تو اس سے بات ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد عمران کو ٹائیگر کی واپسی کی اطلاع ملی اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ وہ ایک بے ہوش آدمی کو ساتھ لایا ہے جسے

بلیک روم میں پہنچا دیا گیا ہے اور پھر ٹائیگر نے آکر بتایا کہ وہ ان دونوں کو پہنچا کر پریو کو اس کی رہائش گاہ سے بے ہوش کر کے ساتھ لے آیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ آؤ اب اصل بات کا پتہ چلے گا"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ ٹائیگر کے ساتھ بلیک روم میں داخل ہوا تو سامنے کرسی پر ایک نوجوان جو یورپی نژاد تھا راڈ میں جکڑا ہوا بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔

"یہ کون ہے اور کیا کرتا ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے ٹائیگر سے کہا۔

"یہ کلب کا جنرل مینجر اور مالک پال پریو ہے۔ اسلحے اور اسمگلنگ کا دھندہ کرتا ہے۔ یورپی نژاد ہے۔ ویسے یہ ہاتھ پیر بچا کر کام کرتا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوزف۔ اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف نے مڑ کر الماری کھول کر اس میں سے ایک شیشی نکالی اور پھر الماری بند کر کے وہ مڑا اور بے ہوش پریو کے پاس جا کر اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور پھر شیشی اس کی ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کیا اور واپس الماری کی طرف مڑ گیا۔

"تم اسے کب سے جانتے ہو"...... عمران نے ٹائیگر سے پوچھا۔

"چار سال سے باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اسے میرے بارے میں اور اس بارے میں کیسے معلوم ہے کہ تم میرے شاگرد ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"یہ یورپ کے کسی ملک کی ایجنسی میں بھی رہا ہے اور آپ کے بارے میں اسے بہت اچھی طرح معلوم ہے۔ ایک بار اس نے مجھے خود ساری بات بتائی اور میرے بارے میں بھی شاید اس نے تحقیقات کروائی تھی"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے پریو کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ چند لمحوں بعد پریو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس کا جسم جھٹکا کھا کر سیدھا ہو گیا۔ وہ اب حیرت بھری نظروں سے سامنے بیٹھے ہوئے عمران، ٹائیگر اور عمران کی کرسی کے پیچھے کھڑے ہوئے جوزف اور جوانا کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ ٹائیگر تم۔ اور عمران صاحب آپ۔ یہ چکر کیا ہے"...... پال پریو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پال پریو۔ تم نے ایسا احمقانہ ڈرامہ اسٹیج کیا ہے جس کا کوئی سر پیر ہی نہیں ہے اس لئے مجھے تمہیں یہاں بلانا پڑا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیسا ڈرامہ"...... پال پریو نے چونک کر کہا تو عمران نے ٹائیگر کے میک اپ میں ٹونی کے ذریعے لڑکی کو اغوا کرنے اور پھر ٹونی کا لڑکی کے بھائی کے سامنے جا کر اعتراف کرنا وغیرہ کی تفصیل

بتائی تو پال پریو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہ واقعی احمقانہ ڈرامہ تھا عمران صاحب۔ لیکن بہرحال کامیاب رہا"...... پال پریو نے کہا تو عمران اور ٹائیگر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیسے کامیاب کہہ رہے ہو اسے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ٹریسنگ دنیا کا سب سے مشکل کام ہے اور ٹائیگر کے بارے میں یہی کہا جاتا ہے کہ یہ بہترین ٹریسر ہے۔ میرا تعلق یورپ کے ملک ہانگری سے ہے۔ ہانگری کی سرکاری ایجنسی میں کچھ عرصہ میں کام بھی کرتا رہا ہوں۔ اس کے بعد میں نے سرکاری نوکری چھوڑ دی اور جرائم کی دنیا میں آگیا۔ میری فیلڈ اسلحہ تھا۔ پھر میں اس سلسلے میں پاکیشیا آیا اور یہیں سیٹل ہو گیا لیکن میرا رابطہ سرکاری ایجنسی ٹساڈ سے رہا۔ میں ان کے غیر اہم اور چھوٹے کام بھی کرتا رہا۔ ایک ہفتہ پہلے مجھے ٹساڈ کے چیف برنارڈ نے کہا کہ وہ پاکیشیا میں چھپے ہوئے ہانگری نژاد ایک آدمی رابرٹ کو تلاش کرنا چاہتا ہے۔ رابرٹ ایک سائنس دان ہے اور ہانگری کی سرکاری لیبارٹری میں کام کرتا رہا ہے۔ وہاں سے وہ کسی گیس کا فارمولا چرا کر فرار ہوا تھا۔ اسے تلاش کیا گیا تو اس کا آخری سراغ پاکیشیا سے ملا لیکن اس کے بعد باوجود سر توڑ کوششوں کے اس کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا۔ ٹائیگر میرا دوست ہے اور مجھے اس کی اس

صلاحیت کا علم ہے۔ میں نے خود بھی ایک بار چیف سے ٹائیگر کی اس صلاحیت کا ذکر کیا تھا تو چیف کو یقین نہ آیا کہ کوئی پاکیشیائی بھی اس قابل ہو سکتا ہے۔ میرے اصرار پر کہ وہ اس سائنس دان کو ٹریس کرنے کا ٹاسک مجھے دے اور اس کا بھاری معاوضہ بھی دے تو میں ٹائیگر کے ذریعے یہ کام کر سکتا ہوں لیکن اس نے مجھے کہا کہ پہلے ٹائیگر کو ٹیسٹ کیا جائے۔ پھر کام دیا جائے گا جس پر میں نے اس ڈرامے کی بات کی تو چیف نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ اگر ٹائیگر اس ڈرامے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو پھر اسے ٹاسک دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس پر عمل کیا گیا اور نتیجہ آپ کے سامنے ہے"...... پال پریو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے اپنے چیف کا نام برنارڈ بتایا ہے نا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... پال پریو نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو پال پریو نے فون نمبر بتا دیا۔

"میں تمہیں نمبر ملا کر دیتا ہوں۔ تم میرے سامنے اس سے اس ڈرامے کی کامیابی کی بات کرو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے قریب پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پال پریو کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر کے اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور جوزف کو اشارہ کیا تو جوزف نے فون سیٹ اٹھایا اور رسیور لے

کر وہ پال پریو کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے رسیور پال پریو کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی پھر رسیور اٹھالیا گیا۔

" یس ۔ برنارڈ بول رہا ہوں"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" پال پریو بول رہا ہوں چیف ۔ پاکیشیا سے"...... پال پریو نے کہا۔

" اوہ ۔ کیا ہوا ٹائیگر کے سلسلے میں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" اس وقت میں ٹائیگر اور اس کے استاد علی عمران کی قید میں ہوں"...... پال پریو نے کہا۔

" قید میں ۔ مگر کیوں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" ظاہر ہے چیف ۔ اس احمقانہ ڈرامے کے بارے میں عمران صاحب نے پوچھ گچھ تو کرنی تھی"...... پال پریو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے انہیں اصل بات بتا دی ہے"......چیف نے کہا۔

" جی ہاں ۔ اور اس کی تصدیق کے لئے انہوں نے مجھ سے یہ فون کرایا ہے"...... پال پریو نے جواب دیا۔

" میری بات علی عمران سے کراؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا

تو عمران کے اشارے پر جوزف نے رسیور اس کے کان سے ہٹایا اور واپس آکر اس نے فون سیٹ عمران کی کرسی کے ساتھ تپائی پر رکھ دیا۔ عمران نے رسیور اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

" علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب ۔ آپ شاید مجھے نہ جانتے ہوں لیکن ہم سب آپ کے نام اور کارناموں سے بہت اچھی طرح واقف ہیں ۔ ہانگری کا ایک سائنس دان رابرٹ پاکیشیا میں غائب ہو گیا ہے ۔ ہمارے آدمیوں نے سرتوڑ کوشش کر لی ہے لیکن ہم اسے ٹریس نہیں کر سکے تو میں نے سوچا کہ کسی طرح آپ کو اس طرف متوجہ کیا جائے لیکن ظاہر ہے ہم براہ راست یہ کام آپ کو نہ دے سکتے تھے ۔ پھر پال پریو نے آپ کے شاگرد ٹائیگر کا ذکر کیا اور اس کی ٹریننگ کی صلاحیت کا ذکر کیا تو میں نے دانستہ یہ احمقانہ ڈرامہ اسٹیج کرنے کے لئے کہا ۔ مجھے یقین تھا کہ اس طرح معاملہ آپ تک پہنچ جائے گا اور آپ متوجہ ہو جائیں گے ۔ میں معافی چاہتا ہوں کہ آپ کے ملک کی ایک لڑکی کو ہماری وجہ سے ذہنی تکلیف اٹھانی پڑی لیکن آپ اس سے پوچھ لیں اسے بالکل کچھ نہیں کہا گیا اور انتہائی عزت و احترام سے رکھا گیا ہے ٹائیگر نے واقعی حیرت انگیز طور پر سب کو ٹریس کر لیا جبکہ مجھے سو فیصد یقین تھا کہ ایسا نہیں ہو سکے گا ۔ بہرحال اب آپ اگر اجازت دیں تو ہم ٹائیگر کو یہ ٹاسک دے دیں"...... دوسری طرف سے کہا

گیا۔

"آپ نے بہرحال یہاں کے ایک شریف خاندان سے بہت بڑی زیادتی کی ہے لیکن چونکہ آپ نے مجھ سے معذرت کر لی ہے اس لئے آپ کی اور پال پریو کی اس کوتاہی کو معاف کیا جا سکتا ہے لیکن پلیز۔ آئندہ اس قسم کی حرکت نہیں ہونی چاہئے۔ جہاں تک اس سائنس دان کو ٹریس کرنے کا تعلق ہے تو ٹائیگر اگر چاہے تو یہ کام لے سکتا ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"بے حد شکریہ عمران صاحب۔ آپ کا یہ ہم پر احسان ہو گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"جوانا۔ پال پریو کو ہاف آف کر کے ٹائیگر کے ساتھ بھجوا دینا"...... عمران نے جوانا سے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ معذرت کے باوجود بشیر احمد اور اس کی بہن کی عزت کو واپس نہیں لایا جا سکے گا لیکن اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس خاندان کو اتنی امداد دے گا کہ وہ اس محلے سے نکل کر کسی اچھی کالونی میں جا کر رہ سکیں اور ان کے حالات بھی اچھے ہو جائیں اور شاید یہی سوچ کر اس نے پال پریو کو ہلاک نہ کیا تھا۔

گارمیتھ اپنے سیکشن کے چار افراد کے ساتھ گزشتہ تین روز سے پاکیشیا کے دارالحکومت میں موجود تھا۔ یہاں آنے سے قبل انہوں نے یہاں کے ایک مقامی آدمی کے ذریعے ذیشان کالونی میں ایک کوٹھی رہائش کے لئے حاصل کر لی تھی اور وہ سب اس کوٹھی میں ہی رہائش پذیر تھے۔ گارمیتھ کے ساتھ اس کی اسسٹنٹ اور دوست جوڈی بھی تھی۔ جوڈی اس کی دوست تھی لیکن جوڈی بذات خود بھی تربیت یافتہ ایجنٹ تھی اور گارمیتھ اور جوڈی دونوں اکٹھے ہی رہتے تھے اور اکٹھے ہی مشن پر کام کرتے تھے۔ اس وقت بھی گارمیتھ اور جوڈی ایک کمرے میں بیٹھے شراب پینے میں مصروف تھے۔

"تم نے یہاں آ کر کیا کیا ہے گارمیتھ۔ کیا تمہارا مشن یہاں بیٹھ کر شراب پینا ہے"...... جوڈی نے کہا تو گارمیتھ بے اختیار ہنس پڑا۔

"ابھی مشن ٹریسنگ کے مرحلے میں ہے اس لئے میں یہاں بیٹھا

شراب پیتا تمہیں نظر آ رہا ہوں"...... گارمیتھ نے کہا۔

"لیکن ٹریسنگ یہاں بیٹھے بیٹھے تو نہیں ہو جائے گی"...... جوڈی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک پارٹی اس پر کام کر رہی ہے۔ دیکھو کیا رزلٹ سامنے آتا ہے"...... گارمیتھ نے جواب دیا۔

"کون سی پارٹی"...... جوڈی نے چونک کر کہا۔

"میرے یہاں پہنچنے کے بعد چیف کا فون آیا تھا۔ اس نے بتایا کہ ایک اطلاع ملی ہے کہ ہانگری کا سائنس دان رابرٹ پاکیشیا میں ڈاکٹر یوسف کے ساتھ کام کر رہا ہے کیونکہ ہانگری میں اس رابرٹ کی ایک دوست لڑکی کو خود یہ بات رابرٹ نے فون کر کے بتائی ہے جو ہانگری کی سرکاری ایجنسی ٹساڈ نے چیک کر لی۔ انہوں نے یہاں اس رابرٹ کو تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن وہ اسے ٹریس نہیں کر سکے تو یہاں موجود ان کے ایک آدمی نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کے شاگرد ٹائیگر کے متعلق دعویٰ کیا کہ وہ ٹریسنگ کے سلسلے میں ماہر ہے اور عمران خود بھی اس معاملے میں بے حد تیز واقع ہوا ہے اس لئے ہانگری سیکرٹ سروس کے چیف کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ یہاں ایسا ڈرامہ سٹیج کرائے جس سے اس رابرٹ کو ٹائیگر یا عمران ٹریس کر لیں اور جیسے ہی وہ ٹریس ہو گا ساتھ ہی ڈاکٹر یوسف بھی ٹریس ہو جائے گا اور ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ یہاں کئی لوگ ٹکریں مار

چکے ہیں لیکن ڈاکٹر یوسف ٹریس نہیں ہو سکا"...... گارمیتھ نے کہا۔

"یہ وہی عمران تو نہیں جس کے بارے میں چیف نے کہا تھا کہ اسے اس سلسلے میں علم نہیں ہونا چاہئے ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے خلاف حرکت میں آ جائے گی"...... جوڈی نے کہا۔

"ہاں۔ یہ وہی ہے لیکن اس کا براہ راست سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ فری لانسر آدمی ہے اور اسے باقاعدہ سیکرٹ سروس کی طرف سے ہائر کیا جاتا ہے اور جس ڈرامے کے تحت انہیں متوجہ کیا گیا ہے اس کے تحت یہ لازماً رابرٹ کو ٹریس کرنے کی کوشش کریں گے لیکن انہیں اصل بات کا علم نہ ہو سکے گا"۔ گارمیتھ نے کہا۔

"لیکن اس ڈاکٹر یوسف کے باورچی کے بارے میں کیا ہوا۔ کیا وہ ٹریس ہوا ہے یا نہیں"...... جوڈی نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ سال میں ایک بار سامنے آتا ہے اور اس کے سامنے آنے میں ابھی کئی ماہ باقی ہیں اس لئے اس کا خیال چھوڑ دیا گیا ہے"...... گارمیتھ نے جواب دیا۔

"یہ تو اب بڑا بور مشن ہو گیا ہے۔ جب سے آئے ہیں یہاں بے کار بیٹھے ہوئے ہیں۔ نہ کوئی حرکت اور نہ کوئی بھاگ دوڑ۔ اس سے بہتر ہے کہ ہم واپس چلے جائیں۔ جب ڈاکٹر یوسف ٹریس ہو جائے تو آ جائیں گے"...... جوڈی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف کو یقین ہے کہ ایسا جلد ہو جائے گا"...... گارمیتھ نے کہا

اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو گارمیتھ اور جوڈی دونوں نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر گارمیتھ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس ۔ گارمیتھ بول رہا ہوں"...... گارمیتھ نے کہا ۔ وہ اور جوڈی دونوں یہاں اپنے اصل چہروں اور اصل ناموں سے موجود تھے کیونکہ وہ ایشیا میں پہلی بار آئے تھے اس لئے ان کے خیال کے مطابق یہاں انہیں کوئی نہیں جانتا تھا۔

"الیس ون بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مشینی سی آواز سنائی دی ۔

"کیا ہوا ۔ کوئی خاص رپورٹ"...... گارمیتھ نے چونک کر کہا۔

"رابرٹ کو ٹریس کر لیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گارمیتھ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ کہاں ہے وہ ۔ کیسے ٹریس ہوا"...... گارمیتھ نے تیز لہجے میں کہا تو جوڈی بے اختیار چونک پڑی اور اس نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"عمران کے شاگرد نے اسے دو روز کی کوشش کے بعد ٹریس کر لیا ہے اور وہ اس وقت ٹائیگر کی تحویل میں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹائیگر کی تحویل میں ۔ کیوں ۔ کیا مطلب ۔ کہاں ہے وہ"۔ گارمیتھ نے چونک کر کہا۔

"ٹائیگر کی رپورٹ کے مطابق رابرٹ ڈاکٹر یوسف کے ساتھ اس کی کسی خفیہ لیبارٹری میں کام کرتا تھا لیکن ان دونوں سائنس دانوں کے درمیان کسی سائنسی نکتے پر اختلاف ہو گیا جو اس قدر بڑھا کہ رابرٹ ڈاکٹر یوسف سے علیحدہ ہو گیا اور اس کی لیبارٹری چھوڑ کر وہ دارالحکومت میں آ کر رہنے لگا ۔ اس نے علیحدہ کسی لیبارٹری میں کام کرنے کی کوشش شروع کی لیکن چونکہ اس کا یہاں کوئی واقف نہ تھا اس لئے اس نے کافرستان کی ایک لیبارٹری میں کام کرنے کی بات طے کر لی لیکن چونکہ اسے خطرہ تھا کہ ہانگری کے ایجنٹ یہاں اسے تلاش کر رہے ہوں گے کیونکہ ایک سال قبل اس نے ایک ہانگری ایجنٹ کو چیک کر لیا تھا ۔ اس وقت چونکہ وہ ڈاکٹر یوسف کی لیبارٹری میں کام کرتا تھا اس لئے اسے فکر نہ تھی ۔ بہر حال اس نے یہاں کے ایک بحری اسمگلر سے رابطہ کیا کہ اسے لانچ کے ذریعے خفیہ طور پر کافرستان پہنچا دیا جائے اور ان کے درمیان معاملات طے ہو گئے لیکن اس کی اطلاع ٹائیگر کو مل گئی اور ٹائیگر نے اس بحری سمگلر کی نگرانی کرائی اور پھر جیسے ہی رابرٹ ساحل سمندر پر پہنچا ٹائیگر اسے لے اڑا اور اب اس نے پال پریو کو اطلاع دی ہے کہ اس نے رابرٹ کو ٹریس کر لیا ہے اور رابرٹ اس کی تحویل میں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹائیگر نے اسے کیوں اپنی تحویل میں رکھا ہے ۔ اس سے اسے حس کرو تاکہ اس سے ڈاکٹر یوسف کے بارے میں معلومات

حاصل کی جا سکیں"...... گارمیتھ نے کہا۔

"میری پال پریو سے بات ہوئی ہے اور پال پریو نے اس ٹائیگر سے بھی بات کی ہے لیکن ٹائیگر نے انکار کر دیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ اسے خود ہانگری کی حکومت کے حوالے کر دے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چلو ایسا کر دے لیکن کب وہ ایسا کرے گا"...... گارمیتھ نے کہا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ یہ ٹائیگر انتہائی گہرا آدمی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم مجھے بتا سکتے ہو کہ اس وقت رابرٹ کہاں ہے۔ باقی کام میں خود کر لوں گا"...... گارمیتھ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ معلوم کرنا پڑے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جلدی معلوم کر کے مجھے بتاؤ۔ میں اب مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا"...... گارمیتھ نے کہا۔

"ایک گھنٹے کے اندر میں آپ کو اطلاع دے دوں گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو گارمیتھ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ماشاء اللہ۔ کیا انقلابات ہیں زمانے کے کہ اب ٹائیگر دھاڑنے اور غرانے کی بجائے بولنے لگ گئے ہیں۔ اسی لئے تو بے چاروں کی نسل معدوم ہوتی جا رہی ہے اور اب زیادہ سے زیادہ ان کی کھالیں بڑے لوگوں کے ڈرائینگ روم کی دیواروں پر لٹکی نظر آتی ہیں یا پھر چڑیا گھر کے پنجرے میں بے چارے ٹہلتے ہوئے نظر آ جاتے ہیں"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"باس ۔ میں نے رابرٹ کا سراغ لگا لیا ہے"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے عمران کے کمنٹس پر کوئی تبصرہ کئے بغیر اصل بات کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"اچھا ۔ مبارک ہو ۔ کون سی غار سے ملا ہے رابرٹ" ۔ عمران نے کہا۔

"باس ۔ وہ اسمگل ہو کر کافرستان جا رہا تھا کہ مجھے اطلاع مل گئی میں نے عین وقت پر ساحل سمندر پر چھاپہ مارا اور اسے لے اڑا" ۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اچھا ۔ پھر اب اس کا کیا کرو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے باس کہ اسے ہانگری حکومت کی تحویل میں دے دیا جائے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نیک ارادہ ہے ۔ لیکن ہانگری حکومت سے تم رابطہ کیسے کرو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے فون کیا ہے باس ۔ آپ اس سلسلے میں میری مدد کریں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں کیسے مدد کر سکتا ہوں ۔ میرا حال تو تم جانتے ہو اور ہانگری کا کرایہ تو کافی زیادہ ہو گا"...... عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں جواب دیا تو دوسری طرف ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا مطلب تھا باس کہ آپ ہانگری کی سرکاری ایجنسی کے چیف

سے رابطہ کر کے اسے بتا دیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے تمہیں اس دردسری کی ۔ جو لوگ اسے ٹریس کر رہے تھے ان کے حوالے کر دو وہ خود ہی اسے ہانگری پہنچا دیں گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس ۔ اس رابرٹ نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ہانگری سے کوئی فارمولا لے کر فرار نہیں ہوا بلکہ اس کا لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر رالف سے جھگڑا ہو گیا ۔ یہ جھگڑا ایک عورت کی وجہ سے ہوا تھا اور ڈاکٹر رالف نے نجانے حکومت کو کیا رپورٹ کی کہ رابرٹ کے کورٹ مارشل کا حکم دے دیا گیا اور چونکہ اسے یقین تھا کہ اسے لازماً گولی مار دی جائے گی اس لئے وہ وہاں سے فرار ہو گیا اور مختلف ممالک میں چھپنے کے بعد وہ پاکیشیا آ گیا ۔ یہاں ایک سائنس دان ہے ڈاکٹر یوسف ۔ وہ اس کا کلاس فیلو بھی رہا ہے ۔ اس سے اس کی اچانک ایک ہوٹل میں ملاقات ہو گئی تو ڈاکٹر یوسف نے اسے اپنے پاس رہنے کی آفر کی ۔ بقول رابرٹ ڈاکٹر یوسف کسی خوفناک سن ریز کے فارمولے پر کام کر رہا ہے اور اس نے اپنی لیبارٹری کو انتہائی زبردست سائنسی انداز میں خفیہ رکھا ہوا ہے ۔ بہرحال رابرٹ اس کے ساتھ کام کرتا رہا ۔ پھر کسی سائنسی پوائنٹ پر ان کے درمیان اختلاف ہو گیا تو ڈاکٹر یوسف نے اسے لیبارٹری سے نکال دیا ۔ چونکہ رابرٹ کو خوف تھا کہ ہانگری ایجنٹ اسے ٹریس کر کے واپس لے جائیں گے اور پھر اسے گولی مار دی جائے گی اس لئے وہ کافرستان فرار

ہو رہا تھا کہ میں نے اسے چھاپ لیا"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو تم کیا چاہتے ہو"...... عمران نے الجھے ہوئے اور قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ جیسے کہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"درد سری مول لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا اس جھگڑے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یا تو اسے کافرستان بھجوا دو یا ان لوگوں کے حوالے کر دو جو اسے ٹریس کرا رہے تھے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور ہاتھ میں موجود کتاب کی طرف متوجہ ہو گیا۔ پھر جس طرح آسمان پر بجلی کوندتی ہے اس طرح ایک خیال اس کے ذہن میں آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اسے خیال آگیا تھا کہ ٹائیگر نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر یوسف پاکیشیا میں کسی خوفناک سن ریز پر کام کر رہا ہے اور اس نے لیبارٹری خفیہ رکھنے کے لئے انتہائی زبردست حفاظتی اقدامات کر رکھے ہیں۔ پہلے تو یہ بات اس کے ذہن سے سرسری طور پر گزر گئی تھی لیکن اب اچانک اسے خیال آگیا تھا تو اس نے سوچا کہ اس سلسلے میں سرداور سے بات کی جائے۔ اس نے کتاب بند کر کے میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

"منکہ مسمی علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ اب اس قدر انقلاب آگیا ہے کہ مسمی اور منکے بولنے لگ گئے ہیں اور نہ صرف بولنے لگ گئے ہیں بلکہ انہوں نے بڑی بڑی سائنسی ڈگریاں بھی حاصل کر لی ہیں"...... دوسری طرف سے بے ساختہ کہا گیا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا کیونکہ سرداور نے واقعی اس کے منکہ مسمی کے الفاظ پر بڑی خوبصورت بات کی تھی۔

"ارے۔ ارے۔ فون کال کسی مسمی نچوڑ سے تو نہیں جا ملی"۔ عمران نے کہا۔

"مسمی نچوڑ۔ وہ کیا ہوتا ہے"...... دوسری طرف سے سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیموں نچوڑ کے بارے میں تو آپ نے سنا ہو گا کہ ایک صاحب غریب تھے۔ بڑی بڑی دعوتوں میں انہیں بلایا نہ جاتا تھا جبکہ وہ ایسی دعوتوں کے بے حد شوقین تھے اس لئے وہ لیموں لے کر دعوت میں پہنچ جاتے اور جب کھانا شروع ہوتا تو وہ کھانے کی پلیٹ پر لیموں نچوڑ کر کہتے کہ اس سے کھانا مزیدار اور ہاضم ہو جاتا ہے اور لوگ از راہ اخلاق انہیں بھی ساتھ کھانے کی دعوت دے دیتے۔ اس طرح لیموں نچوڑ صاحب خوب دعوتیں اڑاتے تھے لیکن اب کھانوں میں بھی انقلاب آ گیا ہے۔ اب کھانے میں بھی لیموں کی بجائے مسمی نچوڑنا پڑتی ہے اس لئے منکہ مسمی کا مطلب ہوا کہ مفلس و قلاش"۔

عمران نے اپنی طرف سے موازنہ کر کے منکہ مسی کو نئے معنی میں سموتے ہوئے کہا تو سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

" جو آدمی اتنی طویل فون کال کرے وہ کیسے مفلس و قلاش ہو سکتا ہے"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

" چلو شکر ہے آپ نے مجھے آدمی تو تسلیم کر لیا۔ انشاء اللہ آہستہ آہستہ انسان بھی تسلیم کر لیں گے"...... عمران نے جواب دیا تو اس بار سرداور بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

" اب اگر منکہ مسی اصل بات بتا دے تو میری طرف سے بے شک کسی بھی ہوٹل میں جا کر بغیر مسی نچوڑے دعوت کھا لے"۔ سرداور نے کہا۔

" واہ ۔ واہ ۔ اسے کہتے ہیں سخاوت ۔ خوامخواہ حاتم طائی کا نام مشہور ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" مطلب ہے کہ ابھی تم اصل بات بتانے پر آمادہ نہیں ہو رہے چلو ٹھیک ہے ۔ ایک گھنٹے بعد فون کر لینا میں اس دوران تھوڑا سا کام نمٹا لوں"...... سرداور نے کہا۔

" مطلب ہے ایک گھنٹے میں تھوڑا سا کام کریں گے آپ جبکہ آپ نے کبھی حساب نہیں کیا ہو گا کہ آپ کو حکومت جو تنخواہ اور الاؤنسز دیتی ہے وہ سب ملا کر انہیں گھنٹوں پر تقسیم کیا جائے تو مجھے یقین ہے کہ عوام کے خون پسینے کی کمائی جس سے وہ ٹیکس دیتے ہیں آپ

پر کتنی خرچ ہو رہی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اب میں کیا کروں اس خون پسینے کی کمائی کا ۔ کھاتہ تو ایک مفلس و قلاش ہی خراب کر رہا ہے"...... سرداور نے بڑے بے بس سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" آپ کا لہجہ بتا رہا ہے کہ آپ کو واقعی اس بات کا احساس ہو گیا ہے کہ خون پسینے کی کمائی کا کیا مطلب ہوتا ہے ۔ چلو یہ بھی غنیمت ہے اس دور میں ورنہ یہ دور تو اس بے بسی کا آ گیا ہے کہ لوگ پسینے کا تو لفظ ہی بھول گئے ہیں ۔ ظاہر ہے گرمیوں میں اے سی کا استعمال، ٹھنڈے مشروبات کا استعمال کہاں پسینہ آنے دیتا ہے اور خون تو اب صرف پریشرہائی اور لو کرنے کے کام آتا ہے"۔ عمران کی زبان ظاہر ہے کہاں آسانی سے رکنے والی تھی۔

" اوکے ۔ اب دو گھنٹوں بعد فون کرنا"...... سرداور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" میں نے کہا تھا کہ دو گھنٹوں بعد فون کرنا"...... سرداور نے

مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنی گھڑی دو گھنٹے آگے کر لی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

" اچھا ۔ ٹھیک ہے ۔ اب مزید کیا کیا جا سکتا ہے"...... سرداور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" کیوں نہیں کیا جا سکتا ۔ آپ شادی کر لیں ۔ مزید جو کچھ آپ چاہتے ہیں وہ سب کچھ ہو جائے گا"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا لیکن دوسری طرف سے جب کوئی جواب نہ ملا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا ۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اب سرداور جھلاہٹ کی انتہاء کو پہنچ چکے ہیں لیکن وہ چونکہ عمران سے بے حد محبت کرتے تھے اس لئے وہ اسے کوئی سخت جواب نہیں دینا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے خاموش احتجاج شروع کر دیا ہے۔

" جناب ۔ ہمارے ایک ملنے والے تھے جن کا نام تھا آغا بشیر احمد اور چونکہ وہ شاعر بھی تھے اس لئے انہوں نے اپنا تخلص رکھا ہوا تھا خاموش اور یہ لفظ خاموش ان کے نام کا حصہ تھا اس لئے وہ آغا بشیر احمد خاموش کہلوائے جاتے تھے ۔ انہیں جب ایک بار ایک صاحب نے فون کیا تو دوسری طرف سے آغا بشیر احمد خاموش صاحب نے فون کا رسیور اٹھایا اور اپنی مخصوص بھاری آواز میں کہا خاموش تو فون کرنے والے صاحب نے یہ سمجھا کہ وہ اسے خاموش رہنے کا کہہ

رہے ہیں اس لئے وہ بے چارے فون کرنے کی بجائے خاموش ہی رہے"...... عمران نے کہا تو اس بار سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

" تم آخر کہنا کیا چاہتے ہو"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

" آغا بشیر احمد خاموش صاحب کی کوٹھی کا نام تھا جادہ خاموش اور آپ تو ظاہر ہے عالم فاضل آدمی ہیں اس لئے اب آپ کو یہ بتانے کی تو ضرورت نہیں کہ جادہ خاموش کا مطلب ہوتا ہے قبرستان اس لئے آپ پلیز اپنی لیبارٹری کا نام جادہ خاموش نہ رکھ لیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں رکھ بھی لوں تو تم نے قبرستان بھی فون کرنے سے باز نہیں آنا"...... سرداور نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" چلیں وعدہ رہا کہ فون نہیں کروں گا"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو سرداور اس کے اس لطیف جواب پر بے اختیار ہنس پڑے عمران کا مطلب تھا کہ آپ قبرستان تو بنائیں اس کا وعدہ کہ وہ فون نہیں کرے گا۔

" اوکے ۔ میں کوئی زہریلی گیس اٹھا لاؤں لیبارٹری سے"۔ سرداور نے اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ خودکشی کریں آپ کے دشمن ۔ آپ نے ابھی دنیا میں دیکھا ہی کیا ہے ۔ وہ کیا کہتے ہیں حسرت اس غنچے پہ جو بن کھلے مرجھا گیا اس لئے ابھی تو آپ کو کھلنا ہے ۔ غنچے سے پھول بننا ہے"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"یا اللہ ۔ اب میں کیا کروں"...... سرداور نے کہا۔

"میرے حق میں دعا کریں ۔ ویسے ایک صاحب ہیں ڈاکٹر یوسف جن کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ پاکیشیا میں کسی خوفناک ریز پر کسی خفیہ لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں اور ان ریز کا نام ہے سن ریز ۔ اب آپ خود سوچیں یہ تو وہی معاملہ ہوا ۔ آنکھوں کے اندھے نام نین سکھ ۔ ریز کا نام سن ریز اور کام ہو رہا ہے کسی زیر زمین خفیہ لیبارٹری میں ۔ جہاں ظاہر ہے ہر وقت اندھیرا رہتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر یوسف ۔ سن ریز ۔ خفیہ لیبارٹری ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ ایک منٹ ۔ مجھے یاد آ رہا ہے کہ ڈاکٹر یوسف اور سن ریز کے بارے میں مجھے کچھ نہ کچھ معلوم ہے"...... سرداور نے چونک کر کہا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"اوہ ہاں ۔ مجھے یاد آ گیا ہے عمران ۔ تم نے ڈاکٹر یوسف کے بارے میں کیوں پوچھا ہے ۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... تھوڑی دیر بعد سرداور نے کہا۔

"ایک سائنس دان ہے ۔ رابرٹ نام ہے اور اس کا تعلق ہانگری سے ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رابرٹ کے ذریعے ڈاکٹر یوسف کے بارے میں معلوم ہونے کی تفصیل بتا دی۔

"تم پوچھنا کیا چاہتے ہو"...... سرداور نے کہا۔

"میں اس سن ریز اور خفیہ لیبارٹری کی وجہ سے چونکا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے معلوم کر لوں"...... عمران نے کہا۔

"تم مجھے ایک گھنٹے بعد فون کرو ۔ میں اس سلسلے میں تفصیل معلوم کرتا ہوں"...... سرداور نے کہا۔

"اوکے ۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر کتاب اٹھا لی ۔ سلیمان چونکہ مارکیٹ گیا ہوا تھا اس لئے عمران اکیلا ہی فلیٹ میں موجود تھا ۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اس نے دوبارہ سرداور سے رابطہ کیا۔

"عمران بیٹے ۔ میں نے معلومات حاصل کی ہیں ۔ ڈاکٹر یوسف ایکریمیا سے پاکیشیا آئے تھے ۔ انہوں نے سن ریز کے فارمولے پر ایکریمیا میں کام کیا تھا ۔ یہ فارمولا ان کی اپنی ایجاد تھا اور اس کا نام بھی اس نے خود ہی رکھا تھا ۔ ان ریز کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ یہ ریز اس قدر تباہ کن ہیں کہ جس علاقے میں انہیں فائر کیا جائے وہ علاقہ پلک جھپکنے میں مکمل طور پر جل کر راکھ ہو جائے گا اور اس کے اثرات زمین کی سب سے نچلی تہہ تک پہنچ جائیں گے لیکن پاکیشیا حکومت نے ان ریز پر سرکاری طور پر کام کرنے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ ان کے نزدیک ایسے شعاعی ہتھیاروں پر بین الاقوامی پابندیاں ہیں اس لئے ایسے ہتھیار تیار نہیں کئے جا سکتے ۔ ڈاکٹر یوسف جب حکومت کی طرف سے مایوس ہو گیا تو اس نے اپنے طور پر اس فارمولے کو مکمل کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر یہ بھی سنا گیا کہ اس نے

سمندر کے اندر کوئی چھوٹا سا جزیرہ جسے کارجو ٹاپو کہا جاتا ہے حکومت سے ننانوے سال کی لیز پر حاصل کر لیا اور اس کے اندر اس نے اپنی لیبارٹری بنائی ہے کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ ان ریز پر کام کرنے کی وجہ سے وہاں اس قدر حدت پیدا ہوتی ہے کہ چاروں طرف سمندر کی موجودگی ضروری ہے۔ بہرحال چونکہ حکومت نے اس میں دلچسپی نہ لی تھی اس لئے کسی نے اس کی پرواہ نہ کی اور نہ اب تک یہاں حکومت کے پاس اس کی کوئی رپورٹ موجود ہے"...... سرداور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو واقعی انتہائی خطرناک فارمولا ہے لیکن اگر ڈاکٹر یوسف نے اسے تیار کر لیا تو وہ اسے سپر پاورز کے پاس فروخت کرے گا۔ سپر پاورز تو بین الاقوامی پابندیوں کی پرواہ نہیں کیا کرتیں"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ہم اس معاملے میں کیا کر سکتے ہیں۔ سپر پاورز کے پاس شاید اس سے بھی زیادہ خطرناک ہتھیار ہوں گے"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں خود دیکھ لوں گا کہ کیا سلسلہ ہے۔ آپ کا شکریہ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں طاہر"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب۔ آپ نے تو دانش منزل کا رخ کرنا ہی چھوڑ دیا ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں شکایت کرتے ہوئے کہا۔

"دانش میں کوئی کمی آئے گی تو دانش منزل کا رخ بھی کیا جا سکے گا۔ میں ہفتے میں اتنی جوتیاں کھا چکا ہوں کہ ابھی تک دانش سے پر ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوتیاں کھائی ہیں۔ کیا مطلب۔ کیا آپ اماں بی کے پاس پہنچ گئے تھے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اماں بی مجھ تک پہنچ گئی تھیں۔ سلیمان گیا تھا اماں بی کو سلام کرنے۔ وہاں اماں بی نے اس سے پوچھا کہ میں کیا کرتا رہتا ہوں تو سلیمان کو موقع مل گیا۔ اس نے کہا کہ مسلسل چائے پیتا رہتا ہوں بس پھر کچھ نہ پوچھو۔ اماں بی کا جاہ و جلال اتنا اوپر چڑھ گیا کہ وہ وہیں کوٹھی سے ہی جوتی اتار کر فلیٹ پر پہنچیں اور بس دانش سے میری کھوپڑی بھرنا شروع ہو گئی"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور سلیمان کے دماغ میں بعد میں آپ نے کتنی دانش بھری ہو گی۔ یہ بھی بتا دیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میری جرأت ہے کہ اماں بی کے لاڈلے کے دماغ کی سکریننگ کروں اس لئے چائے کا گھونٹ پی کر رہ گیا کیونکہ اماں بی کے جانے

کے بعد سلیمان نے بڑے خلوص سے چائے کا ایک کپ لا کر پیش کر
دیا تھا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔
" مطلب ہے کہ سلیمان کے خیال کے مطابق ابھی آپ میں
دانش کی کمی ہے اس لئے اس نے پھر چائے پیش کر دی"...... بلیک
زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کی اس خوبصورت بات پر عمران بے
اختیار ہنس پڑا۔

" بہر حال ابھی چونکہ میرے اندر دانش موجود ہے اس لئے فون پر
ہی رابطہ سہی ۔یہاں ساحل سمندر کے قریب کوئی ٹاپو ہے جسے کارجو
ٹاپو کہا جاتا ہے ۔ یہ جزیرہ ایک سائنس دان ڈاکٹر یوسف نے
حکومت سے ننانوے سال کی لیز پر لیا ہوا ہے اور اس کے اندر اس
ڈاکٹر یوسف نے کوئی خفیہ لیبارٹری قائم کر رکھی ہے ۔ تم جولیا سے
کہہ کر کیپٹن شکیل اور صفدر کی ڈیوٹی لگاؤ کہ اس جزیرے کے بارے
میں اور وہاں موجود لیبارٹری کے بارے میں تفصیلی رپورٹ تیار
کریں"...... عمران نے کہا۔

" کیا کوئی کیس شروع ہو گیا ہے"...... بلیک زیرو نے اس بار
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" نہیں ۔فی الحال تو کوئی کیس نہیں ہے لیکن جو حالات جا رہے
ہیں شاید کوئی کیس بن ہی جائے اور مجھے طویل عرصے بعد ایک
بڑے چیک کی شکل نظر آ جائے"...... عمران نے کہا۔

" بڑا چیک ۔یہ آپ نے کیسے کہہ دیا"...... بلیک زیرو نے ہنستے

ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے ۔اتنا بڑا مشن ہے کہ ایک ٹاپو میں خفیہ لیبارٹری ہے
اور تم خود سوچو کہ اس لیبارٹری کو ٹریس کرنے پر تم مجبور ہو جاؤ گے
مجھے بڑا چیک دینے پر"...... عمران نے کہا۔

" واقعی اتنا بڑا چیک کہ آپ خود ہی اس پر رقم بھی بھر لیں اور
دستخط بھی کر دیں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

" ارے ۔ارے ۔میں نے بڑا چیک کہا ہے ۔ بلینک چیک نہیں
کہا ۔چلو تم سائز میں بے شک چھوٹا چیک دے دینا کیونکہ آج کل
بینک بھی کم سے کم کاغذ استعمال کرنے کے چکر میں چھوٹے چھوٹے
سائز کے چیک شائع کرنے لگ گئے ہیں لیکن رقم ذرا بڑی ڈال
دینا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو بے اختیار
ہنس پڑا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

لمبے قد اور جسمانی لحاظ سے خاصا دبلا پتلا آدمی کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ یہ رابرٹ تھا جبکہ اس کے سامنے کرسی پر ٹائیگر موجود تھا۔ رابرٹ کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ یہ کوٹھی دارالحکومت کے مضافاتی علاقے میں واقع تھی۔ چونکہ یہ کالونی ابھی زیر تعمیر تھی اس لئے یہاں تعمیر شدہ کوٹھیوں کی تعداد خاصی کم تھی اور کوٹھیوں کے درمیان خاصے پلاٹ ابھی خالی تھے اس لئے کسی سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے ٹائیگر نے یہ کوٹھی حاصل کی ہوئی تھی۔ یہاں اس کا ملازم عاصم رہتا تھا۔ ٹائیگر ویسے تو کبھی کبھار ہی یہاں کسی کام سے آتا تھا ورنہ اس کا فون پر یہاں عاصم سے رابطہ رہتا تھا۔ ٹائیگر نے ساحل سمندر سے رابرٹ کو اڑایا اور پھر وہ اسے سیدھا یہاں لے آیا تھا۔ یہاں پہلے اس نے رابرٹ سے ابتدائی بات چیت کی اور پھر اس نے چونکہ عمران کو رپورٹ دینی تھی اس لئے اس نے اسے بے ہوش

کر کے راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا تھا اور پھر اس نے فون کر کے عمران کو ساری تفصیل بتا دی تھی لیکن عمران نے اس میں کوئی دلچسپی نہ لی تھی بلکہ اسے پال پریو کے حوالے کر دینے کا کہہ دیا تھا لیکن ٹائیگر کا خیال تھا کہ رابرٹ بہت کچھ جانتا ہے اس لئے وہ پہلے اس سے اپنے طور پر سب کچھ معلوم کر لینا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے اٹھ کر راڈز میں جکڑے ہوئے رابرٹ کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب رابرٹ کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹا لئے اور پیچھے ہٹ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد رابرٹ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"تم نے آخر مجھے کیوں جکڑ رکھا ہے۔ تم کون ہو اور تمہارا مجھ سے کیا تعلق ہے"...... رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا ہے کہ ہانگری حکومت نے تمہیں ٹریس کرانے کے لئے میری خدمات حاصل کی تھیں۔ میں چاہتا تو تمہیں براہ راست ہانگری حکومت کے حوالے کر دیتا لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے سب کچھ کھل کر بتا دو تاکہ اگر تمہاری جان کو خطرہ ہو تو میں کوئی اور فیصلہ کر لوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جو کچھ میں جانتا ہوں وہ میں نے پہلے ہی تمہیں بتا دیا ہے۔ تم اور کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... رابرٹ نے کہا۔

"تمہارا اور ڈاکٹر یوسف کا اختلاف کس بات پر ہوا تھا"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"وہ ایک سائنسی معاملہ ہے۔ تم سمجھ نہیں سکو گے"۔ رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر یوسف سن ریز پر کام کر رہا تھا۔ کیا تم بھی اس کے ساتھ سن ریز پر کام کرتے رہے ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ میری وجہ سے اسے بہت فائدہ ہوا۔ اس نے سن ریز کا جو فارمولا پہلے تیار کیا تھا وہ انتہائی خوفناک تھا۔ اس سے وسیع علاقہ انسانوں، جانوروں، پرندوں اور عمارتوں سمیت پلک جھپکنے میں جل کر راکھ ہو جاتا۔ حتیٰ کہ زمین کی تہہ تک اس کے اثرات چلے جاتے اور وہاں زیر زمین پانی بھی خشک ہو جاتا۔ اسی لئے تو حکومت پاکیشیا نے اس پر کام کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ پھر ڈاکٹر یوسف کو خود اس کا احساس ہو گیا کہ وہ ایک غلط چیز ایجاد کر رہے ہیں۔ اس سے کروڑوں افراد ہلاک ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اس نے اس کی طاقت کم کرنے کی کوشش شروع کر دی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ میں ایسی گیس پر کام کرتا رہا ہوں جو توانائی کی طاقت کو کم کرتی ہے۔ میرا فارمولا تھا کہ میری گیس کو جسے میں نے ایس ایچ ون کا نام دیا تھا۔ اگر استعمال کیا جائے تو دشمن کے اسلحے کی طاقت کم ہو جائے گی۔ یوں سمجھو کہ ایٹم بم ایک عام سا بم بن جائے گا لیکن یہ گیس بارود پر اثرانداز نہ ہوتی تھی۔ بہرحال جب ڈاکٹر یوسف سے تفصیلی بات ہوئی تو ہم دونوں ایک نتیجے پر پہنچے کہ اگر میری گیس کو سن ریز کے ساتھ شامل کر دیا جائے کہ بیک وقت گیس اور ریز ٹارگٹ ایریئے

میں پھیل جائیں تو سن ریز کے اثرات صرف اسلحے تک محدود ہو جائیں گے اور صرف اسلحہ جل کر راکھ ہو جائے گا باقی چیزیں نہیں کیونکہ ایس ایچ ون بارودی اسلحہ پر اثرانداز نہیں ہوتی اس لئے سن ریز کا اثر اسلحے پر ہو جائے گا اور وہ تباہ ہو جائے گا۔ ہم اس پر کام کرتے رہے اور کامیابی کے قریب پہنچ گئے تو اچانک ایک سائنسی معاملے پر اختلاف پیدا ہو گیا اور یہ بنیادی اختلاف تھا"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"اگر میں کہوں کہ تمہاری گیس ایس ایچ ون وسیع ایریئے تک پھیل ہی نہیں سکتی کیونکہ ایس ایچ ون کے ساتھ آکسیجن جیسے ہی ملتی ہے ایس ایچ ون اوپر اٹھ کر فضائی کرے سے باہر خلا میں پہنچ جاتی ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو رابرٹ کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا تم سائنس دان ہو"...... رابرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سائنس کا طالب علم ہوں۔ ایس ایچ ون کا سائنسی مطلب ہے سوڈائم ہار کو اور ایس ایچ ون کا مطلب ہے سوڈائم ہار کو کی انتہائی خالص حالت"...... ٹائیگر نے کہا تو رابرٹ کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم کیا ہو۔ اوہ۔ تم تو اسے بہت اچھی طرح جانتے ہو"...... رابرٹ نے کہا۔

"یہ واقعی تمہارا کریڈٹ ہے رابرٹ کہ تم ایس ایچ کو خالص ترین حالت میں لے آئے جو بظاہر ناممکن ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ رابرٹ کوئی جواب دیتا ٹائیگر کے کانوں میں دور سے ایک دھماکے کی آواز پڑی تو وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا اور تیزی سے دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دھماکے کی آواز ایسی تھی جیسے کوئی بلندی سے نیچے گرا ہو۔ ٹائیگر کمرے سے نکل کر پنجوں کے بل دوڑتا ہوا برآمدے میں آیا تو اس نے ایک آدمی کو پھاٹک کھولتے ہوئے دیکھا جبکہ دروازے کے پاس ہی عاصم زمین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا لیکن وہ آدمی پھاٹک کھول کر باہر نکل گیا تو ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ چند لمحوں بعد اچانک چٹک چٹک کی آوازیں سنائی دیں اور برآمدے کے قریب آکر نیلے رنگ کے کیپسول گر کر پھٹے تو ٹائیگر سمجھ گیا کہ بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی جا رہی ہے۔ اس نے فوراً سانس روک لیا لیکن سانس روکنے کے باوجود اس کا ذہن انتہائی تیزی سے گھومنے لگا۔ اس نے اپنے ذہن کو بلینک کرنا شروع کر دیا اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر جس طرح اچانک گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کا نقطہ چمکا اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی۔ بلینک ذہن نے از خود دوبارہ کام کرنا شروع کر دیا اور پھر پوری طرح ہوش میں آتے ہیں ٹائیگر کے کانوں

میں کسی کی چیختی ہوئی آواز پڑی۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ۔ اب یہ بتائے گا کہ ڈاکٹر یوسف تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے"...... بولنے والا کوئی مرد تھا۔ یہ آواز اندر کمرے سے آ رہی تھی۔ ٹائیگر نے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ برآمدے میں ہی ستون کے ساتھ فرش پر پڑا ہوا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ بولو"...... وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"را۔ را۔ رابرٹ۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب"...... رابرٹ کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو ٹائیگر تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو پھاٹک کے پاس ایک مسلح آدمی کھڑا ہوا تھا جبکہ عاصم ویسے ہی زمین پر پڑا ہوا تھا۔ پھاٹک کے پاس کھڑے ہوئے آدمی کا رخ برآمدے کی طرف ہی تھا۔ ٹائیگر نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔ اس نے ستون کی آڑ سے مشین پسٹل کا رخ اس آدمی کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے پلٹا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اچانک کسی نے اس پر چھلانگ لگائی اور ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ ہوا میں اڑتا ہوا باہر صحن میں جا گرا ہو۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا تڑتڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دیں اور ٹائیگر کو یوں

محسوس ہوا جیسے بیک وقت کئی گرم سلاخیں اس کے سینے میں اترتی چلی گئی ہوں اور اس کے ساتھ ہی اس کا سانس رک گیا۔ اس نے سانس لینے کے لئے زور لگایا تو دوسرے لمحے جیسے سانس اس کے حلق میں پتھر کی طرح پھنس گیا اور ٹائیگر کا ذہن دبیز تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ شاید ہمیشہ کے لئے۔

عمران آج بھی فلیٹ پر ہی موجود تھا۔ چونکہ ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام نہ تھا اس لئے عمران ان دنوں عموماً فلیٹ میں ہی رہتا تھا اور کتابیں اور رسالے پڑھنے میں مصروف رہتا تھا۔ اس وقت بھی وہ سٹنگ روم میں بیٹھا ایک کتاب پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ عمران نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔

"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ کارجو ٹاپو میں موجود لیبارٹری تباہ کر دی گئی ہے اور ڈاکٹر یوسف اور اس کے دو ساتھیوں کی لاشیں بھی وہاں پڑی ہوئی ملی ہیں"...... دوسری طرف سے بلیک

زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کل تو تم نے رپورٹ دی تھی کہ اس ٹاپو پر کچھ نہیں ہے اور کسی قسم کی کوئی لیبارٹری نہیں ہے اور آج یہ نئی اطلاع دے رہے ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس رپورٹ کے ملنے کے بعد سرداور سے بات کی۔ میرا خیال تھا کہ یہ لیبارٹری خفیہ بنائی گئی ہے۔ اسے کیسے ٹریس کیا جائے تو سرداور نے کہا کہ وہ ایک مشین سرسلطان کو بھجوا دیں گے اگر کوئی لیبارٹری ہوئی تو یہ مشین اسے ٹریس بھی کر لے گی اور اس کا راستہ بھی کھول دے گی۔ چنانچہ میں نے صفدر سے کہہ دیا کہ وہ آج سرسلطان کے آفس سے وہ مشین حاصل کر کے کیپٹن شکیل کے ساتھ دوبارہ وہاں جا کر لیبارٹری چیک کرے۔ میں نے سرسلطان کو کہہ دیا تھا کہ ایک مشین ان کے پاس پہنچے گی جو صفدر ان سے حاصل کر لے گا۔ سرسلطان نے آپ کے بارے میں پوچھا تو میں نے انہیں بتایا کہ آپ نے خود ہی یہ حکم دیا ہے۔ صفدر نے دو گھنٹے پہلے سرسلطان کے آفس سے مشین حاصل کی اور پھر کیپٹن شکیل کے ساتھ دوبارہ وہ کارجو ٹاپو پر پہنچ گیا۔ اس نے ابھی مجھے اطلاع دی ہے کہ جب وہ وہاں پہنچا تو ٹاپو کی مغربی سمت زمین کا ایک حصہ صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھا ہوا تھا اور اندر جاتی ہوئی سرنگ نظر رہی تھی۔ صفدر اور کیپٹن شکیل اس راستے سے نیچے گئے تو نیچے واقعی ایک چھوٹی سی لیبارٹری موجود تھی جس کی تمام مشینری تباہ کر دی

گئی تھی اور وہاں تین لاشیں پڑی ہوئی تھیں جن میں سے ایک بوڑھا آدمی تھا جبکہ باقی دو نوجوان تھے۔ صفدر نے ان تینوں کی تلاشی لی تو اس بوڑھے کی جیب سے ایک خط نکلا جس پر ڈاکٹر یوسف کا پتہ درج تھا لیکن یہ خط سانرے کلب کی معرفت آیا تھا۔ اس طرح معلوم ہوا کہ یہ ڈاکٹر یوسف تھا"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر یوسف جس فارمولے پر کام کر رہا تھا اس کا کیا ہوا"۔ عمران نے پوچھا۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل نے وہاں کی تفصیلی تلاشی لی ہے۔ وہاں موجود تمام کاغذات کو جلا کر راکھ کر دیا گیا ہے اور وہاں نہ کوئی فائل موجود ہے نہ کوئی کاغذ اور نہ ہی کوئی مائیکرو فلم وغیرہ ملی ہے"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم سرداور کو اطلاع کر دو تاکہ وہ اپنے آدمی وہاں بھیج کر مزید انکوائری کریں۔ شاید وہ فارمولا تلاش کر سکیں اور ممبران سے کہو کہ وہ واردات کرنے والوں کا سراغ لگائیں"۔ عمران نے کہا۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل نے گھاٹ پر واپس آ کر جو ابتدائی انکوائری کی ہے اس کے مطابق کل شام ایک یورپی مرد جو دیوہیکل اور انتہائی ورزشی جسم کا مالک تھا جبکہ اس کے ساتھ ایک عورت تھی اور وہ بھی یورپی نژاد تھی، ان دونوں کے ساتھ ایک مقامی آدمی

تھا۔ انہوں نے گھاٹ سے لانچ حاصل کی اور پھر دو گھنٹوں بعد واپس آئے اور لانچ چھوڑ کر چلے گئے۔ لانچ کے مالک کے مطابق ان کی لانچ کا رخ اس طرف تھا جدھر کارجو ٹاپو ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ان کے حلیئے وغیرہ معلوم ہوئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ حلیئے معلوم ہوگئے ہیں اور میں نے پوری ٹیم کی ڈیوٹی لگا دی ہے کہ وہ انہیں تلاش کریں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اور کیا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ٹائیگر نے بھی بعد میں کوئی اطلاع نہیں دی۔ یہ لوگ کیسے وہاں پہنچ گئے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اٹھ کر الماری سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا لیکن جب کافی دیر تک کال دینے کے باوجود دوسری طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن اس بار بھی کافی دیر تک گھنٹی بجتی رہی مگر کسی نے رسیور نہ اٹھایا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ٹائیگر کمرے میں نہیں ہے اور کمرہ بند ہے پھر یہ کہاں گیا ہو گا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کریڈل

دبا کر اس نے چھوڑ دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ریڈ کلب کے جونی کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جونی سے بات کرائیں۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"باس موجود نہیں ہیں جناب۔ ان کے دوست ٹائیگر کے بارے میں انہیں اطلاع ملی تھی کہ وہ ہسپتال میں ہیں چنانچہ وہ وہاں گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران ٹائیگر کا نام سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کون سے ہسپتال میں ہے ٹائیگر۔ کیا ہوا ہے اسے"۔ عمران نے بے چین ہو کر پوچھا۔

"سٹی ہسپتال سے اطلاع آئی تھی۔ باس جونی کے ایک دوست نے اچانک انہیں وہاں دیکھا تھا تو باس کو اطلاع دی تھی۔ مزید تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے جلدی سے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے انکوائری سے سٹی

ہسپتال کے نمبر معلوم کر کے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سٹی ہسپتال"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں ایک زخمی داخل ہوا ہے جس کا نام ٹائیگر ہے۔ اسے ملنے ریڈ کلب کا مالک جونی آیا ہوا ہے۔ مجھے اس بارے میں معلوم کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کس وارڈ میں ہے آپ کا مریض"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سرجیکل وارڈ میں ہو گا"...... عمران نے کہا کیونکہ عمران جانتا تھا کہ ٹائیگر کسی عام بیماری کی وجہ سے ہسپتال میں داخل نہیں ہوا ہو گا بلکہ یقیناً زخمی حالت میں وہاں پہنچایا گیا ہو گا اور یقیناً وہ ہوش میں نہیں ہو گا ورنہ وہ لازماً اس سے رابطہ کرتا اس لئے اس نے سرجیکل وارڈ کا نام لے دیا تھا۔

"میں وارڈ انچارج سے آپ کی بات کرا دیتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی پھر چند خاموشی طاری رہی۔

"ہیلو۔ سرجیکل وارڈ سٹی ہسپتال"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں یہاں ایک آدمی جس کا نام ٹائیگر ہے داخل ہوا ہے اور اس سے ملنے

ریڈ کلب کا مالک جونی آیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ مسٹر جونی یہاں موجود ہیں۔ آپ نے ان سے بات کرنی ہے۔ ایک منٹ ہولڈ کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جونی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ ٹائیگر کی کیا پوزیشن ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ ٹائیگر کی حالت بے حد سیریئس ہے۔ مجھے ابھی دو گھنٹے پہلے اطلاع ملی ہے۔ میرا ایک دوست یہاں اپنے کسی مریض سے ملنے آیا تھا اور وہ ٹائیگر کو پہچانتا تھا۔ اس نے ٹائیگر کو یہاں دیکھا تو مجھے اطلاع دی اور میں فوراً یہاں پہنچ گیا"۔ جونی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے ٹائیگر کو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"اس کے سینے میں چھ گولیاں لگی ہیں جن میں سے دو انتہائی خطرناک ہیں۔ آپریشن تو کر دیئے گئے ہیں لیکن اس کی حالت بے حد سیریئس ہے۔ ڈاکٹر کہہ رہے ہیں کہ بس امید ہے"...... جونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انچارج ڈاکٹر کون ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب ہیں"...... جونی نے جواب دیا۔

"میری ان سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر عبدالرحمن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد وہی پہلے والی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر صاحب۔ ٹائیگر کو کسی بڑے ہسپتال میں شفٹ کیا جا سکتا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"کس ہسپتال میں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سپیشل سروسز ہسپتال میں۔ جس کے انچارج ڈاکٹر صدیقی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ڈاکٹر صدیقی صاحب تو میرے استاد ہیں۔ میں وہاں بھی کام کر چکا ہوں۔ ٹھیک ہے۔ ایمبولینس میں احتیاط سے اسے شفٹ کیا جا سکتا ہے لیکن معمولی سی غفلت سے مریض ختم بھی ہو سکتا ہے۔ اس کی حالت بے حد سیریئس ہے کیونکہ اسے بہت دیر سے یہاں لایا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس کمرے میں ہے ٹائیگر"...... عمران نے پوچھا۔

"جنرل وارڈ بیڈ نمبر آٹھ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں ڈاکٹر صدیقی سے بات کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ میرے شاگرد ٹائیگر سے تو آپ واقف ہیں۔ اس کے سینے میں چھ گولیاں لگی ہیں اور وہ اس وقت سٹی ہسپتال کے سرجیکل وارڈ کے بیڈ نمبر آٹھ پر موجود ہے۔ اس کے آپریشنز تو کر دیئے گئے ہیں لیکن اس کی حالت سیریئس ہے۔ مجھے ابھی اطلاع ملی ہے۔ میں نے سرجیکل وارڈ کے ڈاکٹر عبدالرحمن سے بات کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس کی حالت بے حد سیریئس ہے اس لئے اسے ایمبولینس میں انتہائی احتیاط سے شفٹ کیا جائے تو ٹھیک ہے ورنہ معمولی سی غفلت سے اس کی ڈیتھ ہو سکتی ہے"۔ عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں خود ٹیم لے کر جاتا ہوں۔ تم بے فکر رہو۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا"...... دوسرد طرف سے ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"بے حد شکریہ ڈاکٹر صاحب۔ میر خود بھی وہاں پہنچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"طاہر۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کے بارے میں اطلاع بھی دے دی۔

"اوہ۔ کس نے ایسا کیا ہو گا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ انڈر ورلڈ کوئی لڑائی ہوئی ہو۔ میں نے تمہیں

اس لئے کال کیا ہے کہ تم کسی ممبر کو بھیج کر معلوم کراؤ کہ سٹی ہسپتال میں ٹائیگر کو کس نے پہنچایا تھا تاکہ اس کے ذریعے اصل معاملے تک پہنچا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ تیزی سے مڑ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر آیا تو وہ لباس تبدیل کر چکا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ سلیمان آیا ہو گا۔

"سلیمان۔ میں سپیشل ہسپتال جا رہا ہوں۔ ٹائیگر زخمی ہے۔ اس کی حالت بے حد سیریس ہے۔ دعا کرنا"...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے گا۔ کیا ہوا ہے اسے"...... سلیمان نے چونک کر رکتے ہوئے کہا۔

"ابھی کچھ معلوم نہیں ہوا۔ کہا یہی گیا ہے کہ اس کے سینے میں چھ گولیاں لگی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ فضل کرے گا صاحب۔ آپ جائیں۔ میں ٹائیگر کی صحت کے لئے صدقے کا بندوبست کرتا ہوں۔ صدقہ تو سینکڑوں بلاؤں کو دور کر دیتا ہے"...... سلیمان نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے سپیشل ہسپتال کی طرف بڑھی چلی جا رہی

تھی۔ سپیشل ہسپتال پہنچ کر اسے معلوم ہوا کہ ابھی ٹائیگر سٹی ہسپتال سے نہیں پہنچا جبکہ ڈاکٹر صدیقی دو ڈاکٹروں سمیت ایمبولینس لے کر خود گئے ہیں تو عمران ڈاکٹر صدیقی کے کمرے میں جا کر بیٹھ گیا۔ چند لمحے بیٹھنے کے بعد وہ اٹھا اور ملحقہ ریسٹ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوٹ اتارے اور پھر ایک کونے میں کرسی کی پشت پر موجود جائے نماز اٹھا کر اس نے اسے قبلہ رخ بچھایا اور اس پر کھڑا ہو کر اس نے دو رکعت نفل نماز حاجت کی نیت کر کے نفل پڑھنا شروع کر دیئے۔ اسے اماں بی نے بتایا تھا کہ جب بھی کوئی ایسا پریشان کن مسئلہ سامنے آئے تو دو رکعت نفل نماز حاجت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ اپنا کرم کر دیتے ہیں اور عمران نے کئی بار اس کا تجربہ بھی کیا تھا اس لئے اس نے بجائے فارغ بیٹھنے کے دو رکعت نفل نماز حاجت کی نیت کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی۔ دو رکعت نفل کی ادائیگی کے بعد اس نے سجدے میں سر رکھا اور گڑگڑا کر ٹائیگر کی صحت یابی کی دعائیں مانگنا شروع کر دیں۔ نجانے کتنی دیر تک وہ سجدے میں گرا گڑگڑاتا رہا کہ اچانک اس کے پریشان دل میں اطمینان و سکون سا چھا گیا تو اس نے سجدے سے سر اٹھایا اور دونوں ہاتھ منہ پر پھیر کر وہ اٹھا۔ اس نے جائے نماز واپس کرسی کی پشت پر رکھی اور بوٹ پہن کر وہ ریسٹ روم سے نکل کر دوبارہ آفس میں آ کر بیٹھ گیا۔ اب اسے یقین آ گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے ٹائیگر بچ جائے گا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے

بعد دروازہ کھلا تو ڈاکٹر صدیقی اندر داخل ہوئے تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا ڈاکٹر صاحب۔ کیا پوزیشن ہے ٹائیگر کی"...... عمران نے بڑے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اللہ تعالیٰ واقعی بے حد رحیم و کریم ہے عمران صاحب۔ ٹائیگر کی حالت واقعی بے حد سیریئس تھی اس لئے تو ہمیں ایمبولینس اس قدر آہستہ چلانا پڑی کہ کوئی جھٹکا نہ لگ جائے لیکن اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا اور ہم یہاں پہنچ گئے ہیں۔ پھر میں نے اسے آپریشن روم میں شفٹ کیا۔ اس کے ایک زخم میں زہر پھیل چکا تھا جس کی صفائی اس معیار پر نہ کی گئی تھی جس معیار پر کی جانی چاہئے تھی اور ٹائیگر کی حالت ایسی تھی کہ اس زخم کو دوبارہ کھولنا شدید خطرے کا باعث بن سکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں نے حوصلہ کرتے ہوئے اسے کھولا اور اس کی مکمل صفائی کرنے کے بعد اس کی دوبارہ سٹیچنگ کر دی ہے اور اب اس کی حالت تیزی سے بہتر ہوتی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے امید ہے کہ جلد ہی اس کی حالت خطرے سے باہر ہو جائے گی"...... ڈاکٹر صدیقی نے کرسی پر بیٹھ کر جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا شروع کر دیا۔

"تم شاید روتے رہے ہو۔ تمہاری آنکھیں سوجی ہوئی ہیں"۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے میں گر کر ٹائیگر کی صحت یابی کے لئے دعائیں مانگتا رہا ہوں۔ دو رکعت نفل نماز حاجت پڑھنے کے بعد۔ کیونکہ اماں بی کا بتایا ہوا یہ نسخہ بے شمار بار کامیاب رہا ہے اس لئے آپ کو میری آنکھیں سوجھی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ مگر تم نے وضو کہاں سے کیا۔ آج تو باتھ روم میں پانی نہیں ہے۔ صبح سے کوئی خرابی ہے"...... ڈاکٹر صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

"میں وضو سے تھا۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ وقت باوضو رہوں"...... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر انہوں نے چپڑاسی کو بلا کر چائے لانے کا کہہ دیا۔

"کب تک ٹائیگر کی حالت خطرے سے باہر ہونے کی اطلاع ملے گی"...... عمران نے پوچھا۔

"اللہ فضل کرے گا"...... ڈاکٹر صدیقی نے کوئی واضح جواب دینے کی بجائے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ ڈاکٹر صدیقی کا جواب بتا رہا تھا کہ اسے خطرہ ہے کہ کسی بھی لمحے ٹائیگر کی حالت بگڑ سکتی ہے۔ تھوڑی دیر بعد چائے آ گئی تو عمران نے خاموشی سے چائے پینا شروع کر دی۔ ابھی اس نے پیالی ختم ہی کی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر صدیقی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور

اٹھالیا۔

"یس"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ میں آ رہا ہوں"...... ڈاکٹر صدیقی نے دوسری طرف سے بات سن کر مسرت بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مبارک ہو عمران صاحب۔ ٹائیگر کی حالت خطرے سے باہر ہو گئی ہے"...... ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔ تو اپنے گنہگار بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ تمہاری رحمت بے حد وسیع ہے"...... عمران نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا میں اسے دیکھ سکتا ہوں"...... عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں آؤ"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور دفتر کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران ان کے پیچھے تھا لیکن اب اس کے چہرے پر سکون تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران اس کمرے میں داخل ہو رہا تھا جہاں ٹائیگر بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ واقعی خطرے سے باہر ہو چکا ہے۔

"اسے ہوش کب آئے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"ابھی میں نے اسے بے ہوشی کا انجکشن لگایا ہے کیونکہ اس کی معمولی سی حرکت بھی معاملے کو خراب کر سکتی ہے۔ کل تک اس کو

ہوش آ جائے گا"...... ڈاکٹر صدیقی نے ٹائیگر کو چیک کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ آپ اس کا خیال رکھیں۔ میں کل حاضر ہوں گا"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں موجود خاصی بڑی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے بے اختیار چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی کیونکہ دروازے سے داخل ہونے والا گارمیتھ تھا۔

"آؤ ۔ آؤ ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"...... ادھیڑ عمر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو باس"...... گارمیتھ نے سلام کرتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ ایکریمین اعلیٰ حکام کی طرف سے تمہارے لئے خصوصی ریمارکس سرٹیفکیٹ بھیجا گیا ہے ۔ تم نے ایکریمیا کے لئے جو کام کیا ہے اس نے ایکریمین حکام کو بے حد متاثر کیا ہے"...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

"یہ ان کی مہربانی ہے باس ورنہ میرے لئے یہ کوئی مشکل مشن ثابت نہیں ہوا"...... گارمیتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ میں نے تمہاری رپورٹ پڑھی ہے ۔ اصل کام عمران کے شاگرد ٹائیگر نے کیا ہے کہ اس نے ڈاکٹر یوسف کے ساتھ کام کرنے والے ڈاکٹر رابرٹ کو ٹریس کر کے پکڑ لیا اور اس رابرٹ سے تمام تفصیلات معلوم کر کے تم نے لیبارٹری پر دھاوا بول دیا اور فارمولا لے آئے"...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس ۔ لیکن اس ڈاکٹر یوسف نے جس انداز میں لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کر رکھے تھے اگر رابرٹ مجھے ان کی مکمل تفصیلات نہ بتاتا تو شاید ہم اندر داخل ہی نہ ہو سکتے"...... گارمیتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے رپورٹ دی ہے کہ فارمولا وہاں موجود نہیں ہے ۔ صرف چند کاغذات تمہیں ملے ہیں جو تم ساتھ لے آئے ہو ۔ میں نے یہ کاغذات ایکریمیا بھجوا دیئے ہیں ۔ یہ ورکنگ پوائنٹس تھے اور ان ورکنگ پوائنٹس کو دیکھ کر ایکریمین حکام مزید مطمئن ہو گئے ہیں کہ ڈاکٹر یوسف فارمولا ذہن میں رکھنے کا عادی تھا کیونکہ ورکنگ پوائنٹس جس انداز میں تیار کئے گئے تھے وہ انداز اس بات کا اظہار کرتا ہے اور ڈاکٹر یوسف کی ہلاکت کے ساتھ ہی یہ فارمولا بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے اور تم نے رابرٹ کو بھی ہلاک کر دیا تھا اس لئے اب جو فارمولا تھا وہ کبھی کسی کے سامنے نہیں آئے گا ۔ ورکنگ

پوائنٹس کی چیکنگ کے بعد ایکریمین سائنس دان مزید اس لئے مطمئن ہو گئے ہیں کہ جو فارمولا وہ تیار کر رہے ہیں وہ ڈاکٹر یوسف کے فارمولے سے یکسر مختلف ہے اس لئے اب ان کا خدشہ ختم ہو گیا ہے لیکن ایک بات تم نے نہیں بتائی کہ عمران کے شاگرد ٹائیگر کا کیا ہوا۔ کیا وہ مر گیا یا زندہ بچ گیا ہے"...... باس نے کہا۔

"میں نے اس کے سینے میں چھ گولیاں اتار دی تھیں باس اس لئے اس کے بچ جانے کا کیا سوال باقی رہ گیا ہے۔ ویسے بھی میری عادت ہے کہ میں کوئی کلیو نہیں چھوڑا کرتا۔ آپ نے خصوصی طور پر یہ کیوں پوچھا ہے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"ایکریمین حکام کو اس سلسلے میں بے حد تشویش ہو رہی تھی کیونکہ ٹائیگر کے ساتھ عمران کے شاگرد کی جو ٹیج لگی ہوئی ہے اس ٹیج نے انہیں پریشان کر دیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اگر یہ ٹائیگر زندہ بچ گیا تو اس نے تمہارے بارے میں عمران کو بتا دینا ہے اور عمران نے تمہارا پیچھا شروع کر دینا ہے"...... باس نے کہا۔

"اوہ۔ اول تو ایسی بات نہیں ہے۔ میں جب اس کوٹھی میں پہنچا جہاں ٹائیگر اس رابرٹ کو لے کر گیا تھا تو میں نے باہر سے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی تھی اور پھر اندر جا کر سوائے رابرٹ کے باقی سب لوگوں کو اڑا دیا اس لئے ٹائیگر کو تو معلوم ہی نہیں ہوا ہو گا کہ اس کی موت کس کے ہاتھوں ہوئی ہے"۔ گارمیتھ نے جواب دیا۔

"تم نے ٹائیگر کو کیسے پہچانا تھا"...... باس نے پوچھا۔

"مجھے اس کا حلیہ اور قدوقامت بتایا گیا تھا اور وہ آدمی برآمدے میں ایک ستون کے ساتھ بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ البتہ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔ وہ شاید گیس کیپسولوں کے پھٹنے کی آوازیں سن کر باہر آیا تھا اور پھر وہیں بے ہوش ہو کر گر گیا جبکہ رابرٹ اندر کمرے میں کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا۔ شاید ہمارے پہنچنے سے پہلے ٹائیگر اس سے پوچھ گچھ کر رہا تھا۔ میں نے وہاں سے اس رابرٹ کو اٹھایا اور اپنے ایک اڈے پر لے گیا اور وہاں اس سے پوری تفصیل معلوم کر کے ہم ایک مقامی آدمی کے ساتھ اس ٹاپو پر پہنچے اور وہاں ساری کارروائی آدھے گھنٹے میں مکمل ہو گئی اور ہم واپس آ گئے۔ رابرٹ کو بھی ہلاک کر دیا گیا تھا۔ ہم واپس ساحل سے سیدھے ایئرپورٹ گئے اور طیارہ چارٹرڈ کرا کر پہلے کافرستان گئے اور کافرستان سے ہم آنان آ گئے"...... گارمیتھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب عمران لاکھ ٹکریں مارتا رہے وہ تم تک نہیں پہنچ سکے گا"...... باس نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"بالکل باس۔ اور اگر وہ آ بھی گیا تو پھر کیا ہو گا۔ وہ زندہ واپس نہ جا سکے گا"...... گارمیتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایکریمین حکام کو تمہاری بتائی ہوئی یہ تفصیل بھجوا دوں گا اور میرا خیال ہے کہ وہ ہر طرح سے مطمئن ہو

جائیں گے اور میں نے پاکیشیا میں ایسا انتظام کر دیا ہے کہ اگر عمران یہاں آنے کے لئے وہاں سے روانہ ہوا تو مجھے اطلاع مل جائے گی "...... باس نے کہا۔

" وہ کیسے اور کیوں یہاں آئے گا۔ اسے کیسے معلوم ہو گا باس "۔ گارمیتھ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" ایکریمین حکام کا خیال ہے کہ عمران کو وہ تمام معلومات آسانی سے مل جاتی ہیں جنہیں اس سے چھپایا جاتا ہے "...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ ایکریمین اس سے بے حد خوفزدہ ہیں باس۔ آپ فکر مت کریں۔ بس مجھے اطلاع دے دیں اور میں اس کی لاش ایکریمین حکام تک پہنچا دوں گا "...... گارمیتھ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" مجھے یقین ہے کہ ایسا ہی ہو گا۔ ایکریمین حکام تمہیں جانتے ہی نہیں ہیں "...... باس نے کہا تو گارمیتھ کا چہرہ یکلخت چمک اٹھا۔

" شکریہ باس "...... گارمیتھ نے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو "...... باس نے کہا تو گارمیتھ نے اٹھ کر سلام کیا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ کمرے سے باہر چلا گیا تو باس نے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

" ایکریمیا میں چیف آف گلین ایجنسی برنارڈ سے بات کراؤ "۔ باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... باس نے کہا۔

" بات کیجئے باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ فوسٹر بول رہا ہوں چیف آف فائر ایجنسی "...... باس نے کہا۔

" یس۔ برنارڈ بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے باوقار سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ادھیڑ عمر آدمی ہے۔

" میری گارمیتھ سے تفصیلی بات ہوئی ہے "...... فوسٹر نے کہا اور پھر اس نے گارمیتھ سے ہونے والی تفصیلی بات چیت دوہرا دی۔

" گارمیتھ نے درست کہا ہے کہ اس نے اپنے طور پر ٹائیگر کو ہلاک کر دیا تھا لیکن ابھی ابھی مجھے پاکیشیا سے رپورٹ ملی ہے کہ ٹائیگر بچ گیا ہے حالانکہ اس کے سینے میں چھ گولیاں لگی تھیں لیکن گارمیتھ نے چونکہ اسے بے ہوشی کے دوران گولیاں ماری تھیں اس لئے وہ اسے دیکھ نہ سکا ہو گا اور یہی پوائنٹ ہمارے حق میں جاتا ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" آپ بے فکر رہیں۔ اگر عمران یہاں پہنچ بھی گیا تو اس کی لاش آپ تک پہنچ جائے گی "...... فوسٹر نے کہا۔

" ہمیں اپنی فکر نہیں ہے فوسٹر۔ ہمیں فکر گارمیتھ اور آپ کی

ایجنسی کی ہے کیونکہ میری گارمیتھ سے جس انداز اور جس ماحول میں ملاقات ہوئی تھی اس کے بعد مجھے ٹریس نہیں کیا جا سکتا اور میں تھا بھی میک اپ میں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے کہا ہے آپ فکر مت کریں۔ کچھ نہیں ہو گا"...... فوسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو فوسٹر نے رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس۔ یہ لوگ ایک آدمی سے ایسے خوفزدہ ہیں جیسے وہ انسان نہ ہو"...... فوسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سامنے موجود فائل پر جھک گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اپنی عادت کے مطابق احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹائیگر کو نئی زندگی ملی ہے عمران صاحب۔ اللہ تعالیٰ نے بڑا کرم کر دیا ہے ورنہ ڈاکٹر صدیقی جیسا آدمی بھی مایوس ہو گیا تھا"...... سلام دعا کے بعد کرسی پر بیٹھتے ہوئے بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ وہ واقعی اپنے بندوں پر رحیم و کریم ہے"...... عمران نے جواب دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ڈاکٹر صدیقی نے اسے فون کر کے اطلاع دی ہو گی کیونکہ ایسا کرنا اس کے فرائض میں شامل تھا۔

"کوئی رپورٹ"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ ابھی ابھی جولیا نے رپورٹ دی ہے کہ اس نے نعمانی اور چوہان کی ڈیوٹی لگائی تھی۔ انہوں نے سٹی ہسپتال سے معلوم کیا ہے

ٹائیگر کو ایمرجنسی پولیس نے ہسپتال پہنچایا تھا جس پر انہوں نے ایمرجنسی پولیس کے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کیا تو انہیں بتایا گیا کہ سٹی کالونی سے ایمرجنسی ہیڈ کوارٹر کو فون پر اطلاع دی گئی کہ ایک کوٹھی سے فائرنگ کی آوازیں سنی جا رہی ہیں جس پر پولیس وہاں پہنچی تو کوٹھی کا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور اندر ٹائیگر زخموں سے چھلنی ہوا پڑا تھا جبکہ ایک آدمی پھاٹک کے قریب مردہ پڑا ہوا تھا۔ چنانچہ پولیس نے ٹائیگر کو سٹی ہسپتال پہنچایا اور دوسرے آدمی کی لاش وہ اٹھا کر تھانے لے گئے۔ اس کے بعد وہ دونوں سٹی کالونی پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے جو معلومات حاصل کیں ان کے مطابق جو آدمی ہلاک ہوا ہے وہ بطور چوکیدار اس کوٹھی میں رہتا تھا۔ اس کا نام عاصم تھا جبکہ ٹائیگر بھی کبھی کبھار وہاں آتا جاتا دیکھا جاتا رہا ہے اور جس چوکیدار نے فائرنگ کی آوازیں سن کر پولیس کو فون کیا تھا اس نے بتایا کہ وہ اپنی کوٹھی میں موجود تھا کہ اس نے تیز فائرنگ کی آوازیں سنیں۔ چنانچہ وہ باہر نکلا تو دوبارہ فائرنگ ہوئی اور اسے پتہ چل گیا کہ کس کوٹھی میں فائرنگ ہو رہی ہے۔ اس نے واپس اپنی کوٹھی میں جا کر پولیس کو اطلاع دی۔ کوٹھی زیر تعمیر تھی۔ اس نے خطرے کے پیش نظر دوسری زیر تعمیر منزل کی اوٹ سے دیکھا کہ پولیس کے آنے سے قبل ایک سیاہ رنگ کی کار کوٹھی سے نکلی اور تیزی سے شہر کی طرف بڑھ گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک مقامی آدمی تھا جبکہ عقبی سیٹ پر ایک یورپی مرد اور ایک یورپی عورت بیٹھی

ہوئی تھی۔ مرد قوی ہیکل جسم کا مالک تھا۔ نعمانی اور چوہان نے اس مرد اور عورت کے حلیئے بھی معلوم کر لئے اور کار کا نمبر بھی۔ پھر انہوں نے رجسٹریشن آفس سے اس کار کے مالک کے بارے میں معلوم کیا تو معلوم ہوا کہ کار کرائس کلب کے مالک اور جنرل مینجر روچرز کی ملکیت ہے جس پر وہ دونوں کرائس کلب میں گئے تو وہاں وہ کار موجود تھی اور وہاں سے انہیں روچرز کا جو حلیہ معلوم ہوا وہ اس کار چلانے والے کا ہی حلیہ تھا۔ انہوں نے مجھے کال کیا تو میں نے انہیں کہا کہ وہ روچرز سے معلومات حاصل کریں لیکن پھر نعمانی نے رپورٹ دی کہ روچرز کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کافرستان گیا ہے اور ایئر پورٹ سے فون کرنے پر روچرز کا کوئی آدمی کار ایئر پورٹ سے واپس لے آیا ہے جس پر نعمانی اور چوہان ایئر پورٹ گئے اور وہاں سے انہوں نے معلوم کر لیا کہ روچرز ایک یورپی مرد اور ایک یورپی عورت کے ساتھ ایک چارٹرڈ طیارے سے کافرستان گیا ہے۔ ایئر پورٹ پر اس یورپی مرد اور یورپی عورت دونوں کے کاغذات موجود تھے۔ کاغذات کی رو سے مرد کا نام گارمیتھ ہے اور عورت کا نام جوڈی۔ انہوں نے دونوں کے کاغذات کی تفصیل حاصل کی اور مجھے بھجوا دی"...... بلیک زیرو نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے ایک کونے پر پڑا ہوا ایک لفافہ اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"کس ملک کے رہنے والے ہیں یہ دونوں"...... عمران نے لفافہ

لے کر اسے کھولتے ہوئے پوچھا۔

"کاغذات کی رو سے آنان کے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور لفافے سے کاغذات نکال کر انہیں دیکھنے لگا۔ کافی دیر تک غور سے دیکھنے کے بعد اس نے کاغذات واپس لفافے میں رکھ دیئے۔

"جو حلیئے وغیرہ صفدر نے بتائے ہیں کیا وہ ان کے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"آپ کا مطلب ہے جنہوں نے ڈاکٹر یوسف کو ہلاک کیا ہے کارجو ٹاپو پر"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ گو قد وقامت تو یہی ہیں لیکن حلیئے مکمل طور پر نہیں مل رہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"وہ عمرو عیار کی زنبیل نکالو۔ شاید کوئی حربہ نکل آئے اس میں سے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے میز کی سب سے نچلی دراز کھول کر ایک سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران اس ڈائری کو عمرو عیار کی زنبیل کہا کرتا تھا کیونکہ اس میں اس نے دنیا بھر کے لوگوں کے نام، ایڈریس اور فون نمبر لکھ رکھے تھے جس سے اس کا کسی نہ کسی انداز میں رابطہ رہا تھا اور چونکہ اس ڈائری میں سے اسے اپنے مطلب کا کوئی نہ کوئی

ایڈریس مل جایا کرتا تھا اس لئے عمران اسے عمرو عیار کی زنبیل کہا کرتا تھا۔ عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے کافی دیر بعد ایک صفحے پر اس کی نظریں جم سی گئیں۔ کچھ دیر تک وہ اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر ڈائری بند کی اور اسے میز پر رکھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے یورپی ملک آنان اور اس کے دارالحکومت اتھانیز کے رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گھوسٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ چیف گھوسٹ ناتھن

سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف کرسی پر بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ناتھن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد خشک اور سپاٹ تھا۔

"بھوت میرا مطلب ہے گھوسٹ اس لہجے میں بولتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کون ہیں"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مزید خشک اور سرد ہو گیا تھا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) فرام پاکیشیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ آپ ہی ایسی بات کر سکتے ہیں بڑے طویل عرصے کے بعد آپ نے یاد فرمایا ہے"...... دوسری طرف سے اس بار نرم لہجے میں کہا گیا۔

"کمال ہے۔ پانچ سال پہلے تو میری تم سے ملاقات ہوئی ہے اور تم پانچ سالوں کو طویل عرصہ سمجھتے ہو تو پھر صدی کو کیا کہو گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے ان پانچ سالوں میں صدی بدل گئی ہے عمران صاحب"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ گھوسٹوں کی حس مزاح کافی تیز ہوتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گھوسٹ میرے کلب کا نام ضرور ہے کیونکہ یہاں اس قسم کے نام زیادہ پسند کئے جاتے ہیں لیکن میں گھوسٹ نہیں ہوں جبکہ آپ مجھے چیف گھوسٹ بنانے پر تلے ہوئے ہیں"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"تمہارا مطلب ہے کلب کا نام تو گھوسٹ پسند کیا جاتا ہے لیکن آدمی کا نام گھوسٹ پسند نہیں کیا جاتا۔ بہرحال یہ آنان کے رہنے والوں کی اپنی مرضی ہے۔ میں نے اصل میں ایک گھوسٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنی تھیں اس لئے میں نے سوچا کہ چیف گھوسٹ سے بات کی جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گھوسٹ کے بارے میں۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔ ناتھن نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک صاحب جن کا نام گارمیتھ ہے یہاں پاکیشیا آئے اور یہاں ایک لیبارٹری تباہ کر کے اور سائنس دانوں کو ہلاک کر کے واپس چلے گئے اور کسی کو پتہ ہی نہیں چلا تو ایسا کام تو گھوسٹ ہی کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"گارمیتھ اور پاکیشیا میں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ تو شاید آج تک ایشیا گیا ہی نہیں ہو گا"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا

گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اسے جانتے ہو۔ اس کے ساتھ ایک لیڈی گھوسٹ بھی تھی جوڈی"...... عمران نے کہا۔

"یہاں آنان میں اسے کون نہیں جانتا عمران صاحب۔ گارمیتھ یہاں کی سرکاری ایجنسی فائر ایجنسی جسے کوڈ میں ایف ایجنسی کہا جاتا ہے، کا سپر ٹاپ ایجنٹ ہے۔ اس کا نمبر ایف ون ہے اور جوڈی اس کی دوست ہے اور اسسٹنٹ بھی لیکن اس کی کارروائیاں یورپ اور ایکریمیا تک محدود رہتی ہیں"...... ناتھن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فائر ایجنسی۔ کیا مطلب۔ کیا یہ ایجنسی آگ بجھانے کے کام کرتی ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ناتھن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اس ایجنسی میں صرف ان کو شامل کیا جاتا ہے جو مارشل آرٹ میں مہارت رکھتے ہوں اور گارمیتھ تو مارشل آرٹ میں لیجنڈ کا درجہ رکھتا ہے اور وہ واقعی بے مثل لڑاکا ہے"...... ناتھن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم نے اسے دیکھا ہوا ہے تو اس کا حلیہ بتا دو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے حلیہ بتا دیا گیا اور یہ حلیہ وہی تھا جو کاغذات میں موجود اس کی تصویر کا تھا اور عمران سمجھ گیا کہ گارمیتھ اپنے اصل حلیئے میں یہاں آیا تھا۔

"کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ گارمیتھ کا مشن کیا تھا اور کس نے اسے ہائر کیا کیونکہ آنان کا تو کبھی پاکیشیا سے کوئی رابطہ نہیں رہا اور آنان کے بارے میں اتنا تو میں بھی جانتا ہوں کہ آنان سائنس میں ابھی اس قدر ایڈوانس نہیں ہوا کہ اس انداز میں سائنس دانوں کو بلاک کر کے ان کے فارمولے حاصل کر سکے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ معلوم کر سکتا ہوں۔ آپ اپنا نمبر بتا دیں"۔ ناتھن نے کہا۔

"کتنے وقت میں یہ کام کر لو گے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں انتظار کرنے کا قائل نہیں ہوں"...... عمران نے کہا۔

"زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں میں"...... ناتھن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم اپنا معاوضہ، بینک اور اکاؤنٹ نمبر بتا دو تاکہ دو گھنٹوں بعد جب تم سے رابطہ کیا جائے تو تمہارے بینک اکاؤنٹ میں رقم جمع ہو چکی ہو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ناتھن نے تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ میں اب دو گھنٹوں بعد فون کروں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس نے بلیک زیرو کو تفصیل بتا کر کہہ دیا کہ وہ فوری فون کر کے بڑی رقم ٹرانسفر کرنے کا انتظام کر دے۔

"آنان کی طرف سے پہلے تو کبھی کوئی مشن پاکیشیا میں مکمل نہیں کیا گیا۔ میرا خیال ہے کہ یہ کارروائی یا تو اسرائیل کی ہے یا ایکریمیا کی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں دیکھو۔ ناتھن کے ہاتھ تو آنان میں بے حد لمبے ہیں۔ شاید اصل بات سامنے آجائے"...... عمران نے کہا اور پھر دو گھنٹوں تک ادھر ادھر کی باتوں کے بعد عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور گھوسٹ کلب کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ گھوسٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ناتھن سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ناتھن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ناتھن کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔ رقم پہنچ گئی ہے تمہارے اکاؤنٹ میں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ابھی مجھے اطلاع ملی ہے عمران صاحب۔ بے حد شکریہ"۔ ناتھن نے جواب دیا۔

"کچھ معلوم ہوا ہے یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ بنیادی معلومات تو مل چکی ہیں"۔ ناتھن نے کہا۔

"بنیادی معلومات کیا ہیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اتنا معلوم ہو چکا ہے کہ پاکیشیا میں کوئی سائنس دان ڈاکٹر یوسف کسی ریز پر کام کر رہا تھا اور اس ریز پر ایکریمیا کی کسی لیبارٹری میں بھی کام ہو رہا تھا۔ ایکریمیا کو اطلاع ملی تو اس نے اس سائنس دان کا فارمولا حاصل کرنے اور اس سائنس دان کے خاتمے کا فیصلہ کیا لیکن وہ خود سامنے نہیں آنا چاہتے تھے تاکہ ان کی لیبارٹری اور اس میں ہونے والا کام پاکیشیا یا کسی بھی دوسری سپر پاورز کے علم میں نہ آسکے۔ چنانچہ انہوں نے آنان کی ایف ۱ ایجنسی کی خدمات حاصل کیں اور ایف ۱ ایجنسی نے اپنے سپر ٹاپ ایجنٹ ایف ون گارمیتھ کو یہ مشن دیا۔ گارمیتھ اپنی اسسٹنٹ اور دوست لڑکی جوڈی کے ساتھ پاکیشیا گیا اور وہاں اس نے سائنس دان ڈاکٹر یوسف کی خفیہ لیبارٹری کو تباہ کر دیا اور ڈاکٹر یوسف کو ہلاک کر دیا۔ وہاں سے اسے کوئی فارمولا تو نہیں ملا البتہ ایسے پیپرز مل گئے جنہیں ورکنگ پوائنٹس بتایا گیا ہے۔ یہ ورکنگ پیپرز ایکریمیا بھجوائے گئے۔ ایکریمین حکام اور سائنس دانوں نے جب ان ورکنگ پوائنٹس کا جائزہ لیا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ یہ وہ فارمولا نہیں ہے جس پر ایکریمیا میں کام ہو رہا ہے بلکہ یہ اس سے مختلف فارمولا ہے۔ ان ورکنگ پیپرز کے ذریعے ہی انہیں معلوم ہو گیا کہ ڈاکٹر یوسف فارمولا تحریر نہیں کیا کرتا تھا بلکہ اپنے ذہن میں رکھتا تھا۔ چنانچہ وہ پوری طرح مطمئن ہو گئے کہ اول تو علیحدہ کوئی فارمولا نہیں ہے اور ڈاکٹر یوسف کی ہلاکت سے اس کے ذہن میں موجود فارمولا بھی ختم

ہو گیا ۔ دوسرا یہ وہ فارمولا نہیں تھا جس پر ایکریمیا میں کام ہو رہا ہے"...... ناتھن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے بنیادی معلومات کن وجوہات پر کہا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اس لئے کہ ایکریمین ایجنسی یا حکام جنہوں نے یہ مشن ایف ایجنسی کو دیا تھا ان کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا ۔ دوسرا یہ کہ ایکریمیا کی اس لیبارٹری کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا جہاں ایکریمین فارمولے پر کام ہو رہا ہے ۔ یہ اس لئے معلوم نہیں ہو سکا کیونکہ ایف ایجنسی کے چیف فوسٹر کو بھی اس کا علم نہیں ہے ۔ میں نے یہ تمام معلومات فوسٹر کی پرسنل سیکرٹری سے حاصل کی ہیں"...... ناتھن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فوسٹر نے ورکنگ پیپرز کیسے بھجوائے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کے لئے بھی عجیب چکر چلایا گیا ہے ۔ فوسٹر نے مشن مکمل ہونے کی رپورٹ اپنے چیف سیکرٹری کو دی اور چیف سیکرٹری نے اسے حکم دیا کہ وہ کاغذات ایک بینک کے لاکر میں رکھوا دے اور بس ۔ فوسٹر نے ایسا ہی کیا ۔ بعد میں جب اس نے لاکر کھولا تو کاغذات بند لاکر سے غائب ہو چکے تھے جبکہ چابی اس کے پاس موجود تھی ۔ اسی طرح گارمیتھ کو ایک ایکریمین نے ایک ویران علاقے میں ایک عمارت میں کال کر کے اس سے تفصیلی ملاقات کی اور اس کے

بعد وہ ایکریمین بغیر کسی کو کچھ بتائے غائب ہو گیا ۔ وہ عمارت بھی ملبے کی طرح خالی ہو گئی اور اب تک خالی ہے"...... ناتھن نے جواب دیا۔

"اس فوسٹر کو آخری اطلاع کس طرح ملی کہ فارمولا مختلف ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ اس بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اسے ایکریمیا سے کال کر کے یہ سب کچھ بتایا گیا تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ اس نے جو مشن مکمل کرایا ہے اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے ۔ کال کرنے والے کا نمبر بھی معلوم نہیں ہو سکا ۔ صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ ٹساڈ کا چیف بول رہا ہے اور ایف ایجنسی کے چیف فوسٹر کے مطابق ایکریمیا میں ٹساڈ نام کی کوئی سرکاری یا غیر سرکاری ایجنسی نہیں ہے"...... ناتھن نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ کافی ہے ۔ تمہارا بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا۔

"ایک بات آپ کو بتانی ہے کہ گارمیتھ کو جب اس کے چیف نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بتایا تو آپ کا نام بھی لیا گیا اور چیف نے کہا کہ اس نے پاکیشیا میں ایسا انتظام کر دیا ہے کہ اگر آپ یا پاکیشیا سیکرٹ سروس آنان آئے گی تو اسے اطلاع مل جائے گی اور وہ گارمیتھ کو اطلاع دے دے گا تاکہ وہ آپ سے نمٹ سکے"...... ناتھن نے کہا۔

"اس گارمیتھ کی رہائش گاہ اور فون نمبر"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں عمران صاحب۔ اس کا آج تک کسی کو پتہ نہیں چل سکا"...... ناتھن نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ اس بار وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی فوری طور پر کچھ نہیں۔ پہلے میں سرداور سے خود مل کر ان ریز کے بارے میں تفصیلات معلوم کروں گا۔ پھر ٹائیگر ہوش میں آ جائے تو اس سے ملاقات کروں گا کیونکہ ٹائیگر ان لوگوں سے پہلے رابرٹ کو لے اڑا تھا اور رابرٹ طویل عرصے تک ڈاکٹر یوسف کے ساتھ کام کرتا رہا ہے اس لئے لامحالہ ٹائیگر نے اس سے اس بارے میں پوچھ گچھ کی ہو گی اور چونکہ ٹائیگر کو ریز اور گیسوں کے بارے میں تازہ ترین معلومات رہتی ہیں اس لئے اس نے اس موضوع پر یقیناً رابرٹ سے تفصیلی بات کی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ٹساڈ کا نام تو میرے لاشعور میں موجود ہے عمران صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ ایف ایجنسی کے چیف کو اس بارے میں اطلاع نہ مل سکی ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ٹساڈ نام کی ایک سرکاری ایجنسی آج سے دس برس پہلے تک ایکریمیا میں موجود تھی اور اس کا دائرہ کار بھی ایسی لیبارٹریاں تھیں جن میں دفاعی آلات تیار ہوتے ہوں لیکن دس سال پہلے اس

ایجنسی کو ایک اور ایجنسی میں ضم کر دیا گیا تھا۔ اس کا نام ریڈ یارڈ ایجنسی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اس ریڈ یارڈ ایجنسی کے چیف نے یہ سارا کھیل کھیلا ہو"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر میز پر موجود سرخ جلد والی ڈائری اٹھا کر اس نے اسے کھولا اور اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔ پھر اس نے کچھ دیر بعد ڈائری کو واپس میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سٹانزا شوٹنگ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ماسٹر سٹانزا سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ سٹانزا بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آوز سنائی دی۔

"شکر ہے بول تو رہے ہو ورنہ تو میرا خیال تھا کہ ٹساڈ ایجنسی کے خاتمے کے بعد تمہاری زبان بھی بند ہو چکی ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون بول رہا ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
" اوہ ۔ اوہ ۔ عمران صاحب آپ ۔ اوہ ۔ کیا آپ ولنگٹن میں ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔
" نہیں ۔ پاکیشیا میں ہوں ۔ میرے پاس ولنگٹن آنے کا کرایہ نہیں ہے اور بغیر ٹکٹ ریل گاڑی میں تو پھر بھی سفر ہو جاتا ہے کہ آدمی ٹکٹ چیکر کے آنے پر کمپارٹمنٹ ہی بدل لے لیکن جہاز میں ایسا نہیں ہو سکتا اس لئے مجبوراً پاکیشیا میں ہی ہوں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور اس بار سٹانزا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
" اور اب وہ کام بھی بتا دو جس نے تمہیں فون کرنے پر مجبور کر دیا ہے"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔
" میں نے ایک پبلشر سے رابطہ کیا کہ ایسی کون سی کتاب لکھی جائے جس کی رائیلٹی اس قدر مل سکے جس سے میری غربت ختم ہو جائے تو اس نے بتایا کہ ایکریمیا میں ان دنوں ایجنسیوں پر کتابیں ہاٹ کیک کی طرح بک رہی ہیں اس لئے میں کوئی ایسی کتاب لکھوں جس میں ڈیڈ ایجنسیوں کے بارے میں مواد موجود ہو"۔ عمران نے بولنا شروع کر دیا۔
" ڈیڈ ایجنسیاں ۔ کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں"...... سٹانزا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" تمہیں سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ تم مجھ سے پہلے کتاب لکھ ڈالو گے اور تمہاری کتاب ظاہر ہے ویری ہاٹ کیک کی طرح بک

جائے گی کیونکہ تم خود ایک ڈیڈ ایجنسی ٹساڈ کے چیف رہ چکے ہو"...... عمران نے کہا۔
" اوہ ۔ اوہ ۔ اچھا تو یہ مسئلہ ہے ۔ تو تم ٹساڈ کے بارے میں معلومات چاہتے ہو ۔ لیکن کیوں ۔ اب تو ٹساڈ ماضی کا حصہ بن چکی ہے"...... سٹانزا نے کہا۔
" آنان کی سرکاری ایف ایجنسی کو ایکریمیا کی ٹساڈ ایجنسی کے چیف برنارڈ نے کام دے کر پاکیشیا بھیجا تھا اور تم کہہ رہے ہو ٹساڈ ماضی کا حصہ بن چکی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" برنارڈ ۔ کیا واقعی تم نے یہی نام لیا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔
" ہاں ۔ کیوں ۔ کیا یہ نام لینا ایکریمیا میں جرم ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" یہ بات نہیں عمران صاحب ۔ برنارڈ نے اگر یہ کام کیا ہے تو یہ وہ برنارڈ ہے جو ایکریمیا کی ایک انتہائی اہم ایجنسی گلین کا چیف ہے ۔ گلین نامی ایجنسی پانچ سال پہلے قائم کی گئی ہے اور یہ برنارڈ اس کا چیف ہے ۔ پہلے برنارڈ میرا اسسٹنٹ رہا ہے اور اب بھی اکثر مجھے اطلاعات ملتی رہتی ہیں کہ وہ ٹساڈ کا نام بھی ساتھ ہی استعمال کرتا ہے"...... سٹانزا نے کہا۔
" کہاں ہے گلین کا ہیڈ کوارٹر"...... عمران نے کہا۔
" ہیڈ کوارٹر تو ولنگٹن میں ہی ہے لیکن میں کبھی وہاں نہیں گیا

اور نہ ہی میرا اس سے براہ راست کوئی رابطہ ہے"...... سٹانزا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کلین نامی ایجنسی کیا ٹوتھ پیسٹ فروخت کرتی ہے"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سٹانزا بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے گلین کہا ہے عمران صاحب۔ کلین نہیں کہا۔ یہ ایجنسی جہاں تک میں نے سنا ہے ایکریمیا کی مخصوص لیبارٹریوں کی سیکورٹی کے لئے بنائی گئی ہے"...... سٹانزا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو یہ ساری کارروائی گلین ایجنسی نے کرائی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اب بات کھل گئی ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں سرداور سے ملنے کے بعد اور اس تباہ شدہ لیبارٹری کا جائزہ لینے کے بعد ہی کوئی فیصلہ کروں گا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

فوسٹر اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فوسٹر نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فوسٹر نے کہا۔

"مارگریٹ بول رہی ہوں باس"...... دوسری طرف سے اس کی ایجنسی کی ایک سیکشن چیف کی آواز سنائی دی تو فوسٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"کوئی خاص بات ہو گئی ہے جو تم نے کال کیا ہے"...... فوسٹر نے چونک کر کہا۔

"باس۔ گارمتھ نے پاکیشیا میں جو مشن مکمل کیا تھا اس کے بارے میں پاکیشیا سے کسی علی عمران نے معلومات حاصل کی ہیں"...... مارگریٹ نے کہا تو فوسٹر ایک بار پھر چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... فوسٹر نے کہا۔

"آپ کو تو معلوم ہے باس کہ میرا سیکشن یہی کام کرتا ہے کہ ایسے افراد جو کسی بھی انداز میں سرکاری معلومات مہیا کرتے ہیں ان کی باقاعدہ اور مسلسل چیکنگ ہوتی ہے۔ یہاں دارالحکومت میں ایک آدمی ہے ناتھن جس کے کلب کا نام گھوسٹ کلب ہے اور یہ معلومات فروخت کرنے کا دھندہ کرتا ہے۔ اس کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں اس لئے وہ ایسی معلومات تک بھی پہنچ جاتا ہے جہاں تک دوسروں کے ہاتھ نہیں پہنچ سکتے اس لئے میرے سیکشن نے اپنے ہیڈ کوارٹر میں باقاعدہ اس ناتھن کے فون کی مسلسل چیکنگ کی مشین رکھی ہوئی ہے اور اس کی کالیں باقاعدہ ٹیپ ہوتی رہتی ہیں اور بعد میں چیک ہوتی ہیں۔ پھر انہیں واش کر دیا جاتا ہے لیکن آج ایک کال چیک کی گئی تو اس میں ایف ٦ ایجنسی کا نام آیا تو اس ٹیپ کو میرے پاس بھجوا دیا گیا۔ جو کچھ میں نے بتایا ہے وہ اس ٹیپ سے معلوم ہوا ہے"...... مارگریٹ نے جواب دیا۔

"تم یہ ٹیپ مجھے بھجوا دو"...... فوسٹر نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فوسٹر نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔

"یہ پیکٹ مارگریٹ سیکشن کی طرف سے بھجوایا گیا ہے باس"۔ اس لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ رکھ دو اور جاؤ"...... فوسٹر نے کہا تو لڑکی نے پیکٹ میز پر رکھ کر سلام کیا اور پھر مڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی تو فوسٹر نے اٹھ کر ایک سائیڈ میں موجود الماری میں سے ایک جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر نکال کر اسے میز پر رکھا اور پیکٹ کھول کر اس نے اس میں سے ایک مائیکرو ٹیپ نکالی اور اسے ٹیپ ریکارڈر میں ایڈجسٹ کر کے ٹیپ ریکارڈر آن کر دیا۔ بیٹری سے چلنے والا ٹیپ ریکارڈر فوراً ہی کام کرنے لگا اور پھر ایک آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ ناتھن بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بھوت۔ میرا مطلب ہے گھوسٹ اس لہجے میں بولتے ہیں"۔ ایک شگفتہ سی آواز سنائی دی۔

"آپ کون ہیں"...... ناتھن نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) فرام پاکیشیا"...... اسی شگفتہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا گیا تو فوسٹر سمجھ گیا کہ یہ وہی عمران ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور پھر ان دونوں کے درمیان جو بات چیت ہوئی وہ فوسٹر خاموش بیٹھا سنتا رہا۔ پھر یہ گفتگو ختم ہو گئی لیکن چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوبارہ شروع ہو گئی۔ انداز ایسے تھا جیسے دوسری کال کی جا رہی ہو اور پھر جو کچھ ناتھن نے عمران کو بتایا وہ سن کر فوسٹر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں لیکن وہ ہونٹ بھینچے سنتا رہا۔ جب ٹیپ ختم ہو گئی تو اس نے اس کا بٹن آف کر دیا۔ اس نے

رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہارجر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"فوسٹر بول رہا ہوں ہارجر"...... فوسٹر نے کہا۔

"یس باس۔ حکم"...... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"میری پرسنل اسسٹنٹ جولین کو تم جانتے ہو"...... فوسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"وہ کل سے دو روز کی چھٹی پر ہے۔ تم نے اسے فوراً ٹریس کر کے گولی سے اڑا دینا ہے لیکن ایسے کہ پولیس کیس نہیں بننا چاہئے۔ اس نے ایجنسی کے بارے میں معلومات فروخت کی ہیں"...... فوسٹر نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فوسٹر نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گارمیتھ جہاں بھی ہو اس سے میری بات کراؤ"...... فوسٹر نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی

تو فوسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فوسٹر نے کہا۔

"گارمیتھ لائن پر ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... فوسٹر نے کہا۔

"گارمیتھ بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"گارمیتھ۔ گوسٹ کلب کے ناتھن کو جانتے ہو"...... فوسٹر نے کہا۔

"یس باس۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"اس نے پاکیشیا کے علی عمران کو تمہارے مشن اور ایف ایجنسی کے بارے میں معلومات فروخت کی ہیں۔ میری پرسنل اسسٹنٹ جولین کے ذریعے۔ میں نے جولین کو موت کی سزا دے دی ہے۔ البتہ اس ناتھن کا خاتمہ تم نے کرنا ہے تاکہ آئندہ کے لئے یہ راستہ بند ہو سکے"...... فوسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی باس"...... گارمیتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اب تم نے بھی پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔ عمران لازماً یہاں آئے گا۔ اب تم نے اس کا بھی خاتمہ کرنا ہے"...... فوسٹر نے کہا۔

"یس باس۔ ایسا ہی ہو گا"...... گارمیتھ نے جواب دیا تو فوسٹر

ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔
"اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے
نے رسیور رکھ کر ٹیپ ریکارڈر سے ٹیپ نکالی اور اسے میز کی دراز
رکھ کر اس نے ٹیپ ریکارڈر اٹھایا اور اسے الماری میں رکھ دیا۔

برنارڈ لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی تھا۔ وہ اپنی ایجنسی کے آفس میں موجود تھا کہ میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو برنارڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... برنارڈ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کریں جناب" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو" ...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں برنارڈ بول رہا ہوں چیف آف گلین" ...... برنارڈ نے کہا۔

"کیا آپ اپنی ایجنسی کے نام کے ساتھ ساتھ نسا! ایجنسی کا نام بھی استعمال کرتے ہیں" ...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"ہاں۔ کبھی کبھار کسی خاص معاملے کو چھپانے کے لئے۔ آپ

کیوں پوچھ رہے ہیں"...... برنارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"آپ نے آنان کے ذریعے پاکیشیا میں جو مشن مکمل کرایا ہے اس کے دوران آپ نے ٹساڈ کا نام استعمال کیا ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔
"نہیں ۔ میں نے تو یہ نام اس مشن میں کہیں استعمال نہیں کیا کیوں"...... برنارڈ نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"مجھے خاص ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ ٹساڈ ایجنسی کے سابق سربراہ سے فون پر پاکیشیا سے کسی علی عمران نے پاکیشیا مشن کے سلسلے میں معلومات حاصل کی ہیں اور اس میں اس نے خصوصی طور پر ٹساڈ کے بارے میں پوچھا ہے جس پر اسے بتایا گیا ہے کہ گلین ایجنسی کا چیف ٹساڈ کا نام استعمال کرتا ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔
"تو اس سے کیا ہو گیا ہے جناب ۔ میں سمجھا نہیں"...... برنارڈ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
"تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والے خاص ایجنٹ علی عمران کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے کیا"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔
"بہت کچھ معلوم ہے ۔ میری تو ساری عمر ہی اس کام میں گزری ہے لیکن آپ کیوں پریشان ہیں"...... برنارڈ کا لہجہ پہلے سے زیادہ ناخوشگوار ہو گیا تھا۔

"مجھے یقین ہے کہ جو کچھ اس مشن میں تم نے حاصل کیا ہے یہ لوگ اسے واپس لینے کے لئے تمہارے پیچھے ضرور آئیں گے اور اس سے ایکریمیا کے مفادات کو نقصان بھی پہنچ سکتا ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے بھی اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔
"جناب ۔ ہم نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں ۔ میں نے آنان ایجنسی کے چیف کو صرف فون پر دوسرے نام سے بات کر کے اس کے ایجنٹ سے براہ راست اس انداز میں ملاقات کی ہے کہ اسے معلوم ہی نہ ہو سکے کہ اس کی ملاقات کس سے ہو رہی ہے ۔ پھر اس ایجنسی نے وہاں چونکہ پہلی بار کام کیا ہے اس لئے وہاں اسے کوئی جانتا تک نہیں تھا ۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں سے صرف ورکنگ پیپرز کے سوا کچھ اور لایا ہی نہیں گیا اور وہاں ورکنگ پیپرز بھی ایک بینک لاکر میں رکھوا کر وہاں سے اڑا لئے گئے ہیں اور پھر یہ پیپرز ڈیفنس ریسرچ کونسل کو بھجوا دیئے گئے ہیں ۔ کسی کو بھی معلوم نہیں کہ وہ پیپرز کہاں گئے ہیں اور کہاں نہیں ۔ اس صورت میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا کر لے گی ۔ ظاہر ہے وہ سیکرٹ سروس ہے اس لئے اس نے ادھر ادھر سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے لیکن وہ ان کاغذات تک کسی صورت پہنچ ہی نہیں سکتے اور ویسے بھی انہیں اس کی ضرورت نہیں ہو سکتی اس لئے آپ بے فکر رہیں"۔ برنارڈ نے کہا۔
"چیف سیکرٹری لارڈ مارٹن صاحب اس علی عمران اور پاکیشیا

سیکرٹ سروس سے بے حد خوفزدہ رہتے ہیں ۔ان دنوں وہ بیماری کی طویل رخصت پر ہیں اور ان کی جگہ قائم مقام چیف سیکرٹری کنگ آرتھر صاحب کو بنایا گیا ہے ۔ میری ان سے بات ہوئی ہے ۔ انہوں نے حکم دیا ہے کہ اس علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فوری خاتمہ کر دیا جائے کیونکہ وہ برداشت ہی نہیں کر سکتے کہ دنیا کی واحد سپر پاورز ایکریمیا کسی سے دب کر رہے" ...... ڈیفنس سیکرٹری نے اس بار خاصے نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" گڈ شو ۔ لارڈ مارٹن واقعی اس سروس سے بے حد مرعوب رہتے ہیں" ...... برنارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" قائم مقام چیف سیکرٹری صاحب نے اس سروس کے خاتمے کے لئے ساری بات مجھ پر چھوڑ دی ہے ۔ تم بتاؤ کہ کس تنظیم کو سامنے لایا جائے جو واقعی ان کے خلاف کام کر سکے" ...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

" میرا خیال ہے جناب آپ اس سلسلے میں ایکریمیا کی کسی ایجنسی کو سامنے لانے کی بجائے آنان کی ایف ایجنسی کو ٹاسک دے دیں ۔ میں نے ایف ایجنسی اور اس کے کئی ایف ایجنٹوں کی فائلیں دیکھی ہیں ۔ وہ بے حد تیز بھی ہیں اور انتہائی تربیت یافتہ بھی ۔ وہ یقیناً یہ کام آسانی سے کر لیں گے اور اس طرح پاکیشیا ایکریمیا کے خلاف بھی کوئی کارروائی نہ کر سکے گا" ...... برنارڈ نے کہا۔

" ایکریمیا کے خلاف کارروائی ۔ کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں"۔

ڈیفنس سیکرٹری نے چونک کر کہا۔

" جناب ۔ سیکرٹ سروس محض چند افراد کا گروپ نہیں ہوتی ۔ ایک مستقل ادارہ ہوتا ہے اور اس میں کئی ٹیمیں ہوتی ہیں ۔ اگر ایکریمی ایجنٹوں نے ایک گروپ کو ہلاک کر دیا تو دوسرا گروپ آ جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ انتقامی کارروائی کے طور پر دوسرا گروپ ایکریمین مفادات کو نقصان پہنچانے پر تل جائے" ...... برنارڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے ۔ گڈ شو ۔ لیکن آنان کے حکام کو بھی تو خدشہ ہو گا ۔ وہ کیوں ہمارے لئے اپنے آپ کو خطرے میں ڈالیں گے" ...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

" جناب ۔ آنان چھوٹا ملک ہے ۔ اس کے مفادات سپر پاور ایکریمیا سے وابستہ ہیں ۔ انہیں حکومت کی طرف سے ایسے معاہدات کی آفر کی جا سکتی ہے کہ وہ سب کچھ کرنے پر تیار ہو جائیں گے اور دوسری بات یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آنان جیسے ملک کو کیا نقصان پہنچائے گی ۔ وہاں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو ایکریمیا میں ہو سکتی ہے ۔ آنان کی تمام تر معیشت کا انحصار سیاحت پر ہے ۔ قدیم دیوی، دیوتاؤں اور محلوں کے علاوہ وہاں اور کیا ہے" ...... برنارڈ نے جواب دیا۔

" ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ میں کنگ آرتھر صاحب سے بات کرتا ہوں" ...... ڈیفنس سیکرٹری نے جواب دیا اور اس کے

ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو برنارڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ تیر رہی تھی۔ اس نے ڈبل گیم کھیلی تھی۔ ایک تو یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہو جائے اور اگر نہ بھی ہوا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے سر پر نہ پہنچ سکے۔ گو اسے خود معلوم نہیں تھا کہ ورکنگ پیپرز کہاں پہنچ گئے ہیں لیکن ظاہر ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تو اس کا علم نہ ہو گا۔ وہ تو اس کے سر پر چڑھ آئے گی۔ دوسرا یہ کہ وہ سمجھتا تھا کہ ایف ۶ ایجنسی چونکہ زیادہ تر جسمانی فائٹ کا سہارا لیتی ہے اس لئے لامحالہ وہ آپس میں ہی لڑتے رہ جائیں گے اور ابھی وہ بیٹھا یہ باتیں سوچ رہا تھا کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... برنارڈ نے کہا۔

"سولجر بول رہا ہوں باس" ...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیوں کال کی ہے" ...... برنارڈ کا لہجہ تحکمانہ ہو گیا تھا۔

"باس۔ آپ نے کہا تھا کہ پاکیشیا میں کسی گروپ کے ذریعے یہ بات معلوم کرائی جائے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کو ڈاکٹر یوسف کی ہلاکت کے بارے میں علم ہوا ہے یا نہیں" ...... سولجر نے کہا۔

"ہاں۔ کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات" ...... برنارڈ نے کہا۔

"یس باس۔ ابھی مجھے پاکیشیا سے اطلاع دی گئی ہے کہ ڈاکٹر

یوسف جس کی لیبارٹری ساحل سمندر کے ساتھ ایک ٹاپو پر ہے وہاں اس علی عمران کو آتے جاتے دیکھا گیا ہے" ...... سولجر نے کہا۔

"کس نے اطلاع دی ہے تمہیں" ...... برنارڈ نے پوچھا۔

"پاکیشیا میں ایک گروپ ہے جس کا تعلق وہاں کے مشہور کلب رین بو سے ہے۔ اس گروپ کا چیف مارٹن ہے اور وہ کلب کا مالک بھی ہے اور ہر قسم کے جرائم میں ملوث رہتا ہے۔ وہ اس علی عمران کو بہت اچھی طرح جانتا ہے۔ اس نے اپنے خاص آدمی اس علی عمران کی نگرانی پر تعینات کر رکھے تھے۔ انہوں نے اطلاع دی ہے" ۔ سولجر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مزید نگرانی کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا مسئلہ ختم ہو گیا ہے" ...... برنارڈ نے کہا۔

"وہ کیسے باس" ...... سولجر نے حیران ہو کر کہا۔

"حکومت ایکریمیا نے اس سروس کے خاتمے کے لئے آنان کی ایف ۶ ایجنسی کو ہائر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب وہ جانیں اور ان کا کام" ...... برنارڈ نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... برنارڈ نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو" ...... چند لمحوں بعد ڈیفنس سیکرٹری کی بھاری آواز سنائی

دی۔

"یس سر۔ میں برنارڈ بول رہا ہوں"...... برنارڈ نے کہا۔

"میری کنگ آرتھر صاحب سے تفصیلی بات چیت ہوئی ہے۔ انہوں نے آپ کی تجویز سے اتفاق کیا ہے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے آنان کے اعلیٰ حکام سے بات کر لی ہے۔ آنان کے حکام نے چند مخصوص مفادات کے عوض ایف ٦ ایجنسی کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف استعمال کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع دے دوں لیکن اس کے باوجود تم نے ہر طرح سے ہوشیار رہنا ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر"...... برنارڈ نے جواب دیا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس کے پرسنل اسسٹنٹ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"آنان کی ایف ٦ ایجنسی کے چیف فوسٹر سے میری بات کراؤ"۔ برنارڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... برنارڈ نے کہا۔

"ایف ٦ ایجنسی کے چیف فوسٹر صاحب سے بات کیجئے"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ برنارڈ بول رہا ہوں چیف آف گلین"...... برنارڈ نے بھاری لہجے میں کہا۔

"یس۔ فوسٹر بول رہا ہوں۔ فرمائیے کیسے یاد کیا ہے"۔ دوسری طرف سے بھی بھاری لہجے میں کہا گیا۔

"میری خصوصی سفارش پر ایکریمین اعلیٰ حکام نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل ایف ٦ ایجنسی کو ہائر کیا ہے۔ میں آپ کے ایجنٹ کی کارکردگی سے بے حد متاثر ہوا ہوں اس لئے میں نے یہ سفارش کی تھی۔ اگر آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس کے ایجنٹ علی عمران کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تو آپ کی ایجنسی کی دھوم پوری دنیا میں ہو جائے گی"...... برنارڈ نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے آنان کے اعلیٰ حکام نے حکم دے دیا ہے اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ٹیم کو پاکیشیا بھجوا دوں"...... فوسٹر نے کہا۔

"پاکیشیا میں آپ کی ٹیم کام نہ کر سکے گی کیونکہ آپ کی ٹیم نے پہلے کبھی پاکیشیا میں کام نہیں کیا اور وہاں سیکرٹ سروس کو بے شمار سہولیات بھی مل جائیں گی۔ آپ کسی طرح انہیں آنان آنے پر مجبور کر دیں۔ یہاں آپ آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں"۔ برنارڈ نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن وہ آنان کیوں آئیں گے"۔ فوسٹر نے کہا۔

"آپ ان تک یہ بات پہنچا دیں کہ جو ورکنگ پیپرز آپ کا ایجنٹ

ڈاکٹر یوسف کو ہلاک کر کے لے آیا تھا وہ ایکریمیا کے کام کے نہیں تھے اس لئے آنان نے ایکریمیا سے واپس لے لئے ہیں"...... برنارڈ نے کہا۔

"لیکن کیوں ۔اس کی وجہ"...... فوسٹر نے حیران ہو کر کہا۔

"تاکہ آنان خود اس فارمولے پر کام کر سکے ۔ آپ اپنی کسی لیبارٹری میں اس پر کام کا اشارہ کر سکتے ہیں ۔ پھر وہ لازماً یہ پیپرز لینے آنان پہنچ جائیں گے"...... برنارڈ نے کہا۔

"ہاں ۔یہاں واقعی ڈاکٹر کاسٹر ریز پر کام کر رہے ہیں اور ان کی لیبارٹری ایسی جگہ پر ہے جہاں ان لوگوں کو آسانی سے گھیرا جا سکتا ہے لیکن یہ بات ان تک کیسے پہنچے گی"...... فوسٹر نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا انتظامی انچارج پاکیشیا کا سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان ہے ۔اگر یہ بات کسی طرح سر سلطان تک پہنچ جائے تو لازماً وہ بات پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ جائے گی"...... برنارڈ نے کہا۔

"اوہ ۔ ویری گڈ ۔ ٹھیک ہے ۔اب یہ کام ہو جائے گا ۔آپ کا شکریہ جناب"...... فوسٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے ۔ وش یو گڈ لک"...... برنارڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا جبکہ بلیک زیرو چائے بنانے کے لئے کچن میں گیا ہوا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں ۔ عمران یہاں موجود ہے"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"اس کا دانش سے کیا کام جناب کہ وہ یہاں آئے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے ۔ تم نے مجھے بتایا تھا کہ ساحل سمندر کے پاس کسی پو میں سائنس دان ڈاکٹر یوسف کی خفیہ لیبارٹری تھی جسے آنان کے ایجنٹوں نے تباہ کر دیا اور ڈاکٹر یوسف کو بھی ہلاک کر دیا تھا اور

تم نے اس پر احتجاج کیا تھا کہ اس خفیہ لیبارٹری کے بارے میں وزارت سائنس کو کیوں علم نہ تھا اور میں نے تمہاری رپورٹ پر سیکرٹری وزارت سائنس ڈاکٹر بشارت سے سختی سے جواب طلب کیا تھا"...... سر سلطان نے کہا۔

"پھر جواب ملا یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سا جواب۔ کیا مطلب"...... سر سلطان نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے کہا ہے کہ آپ نے جواب طلب کیا تھا اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ جواب ملا بھی ہے یا نہیں یا صاف جواب دے دیا گیا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ بہرحال میں نے تمہیں اس لئے کال کی ہے کہ مجھ تک ایک اطلاع پہنچی ہے کہ ڈاکٹر یوسف کے جو ورکنگ پیپرز اس کارروائی میں اڑائے گئے ہیں وہ آنان کی ایک خفیہ لیبارٹری میں پہنچ گئے ہیں"...... سر سلطان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ تک یہ اطلاع کیسے پہنچی ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کافرستان میں پاکیشیائی سفارت خانے میں ایک خصوصی سیکشن ہے جسے سپیشل سیکشن یا ایس سیکشن کہا جاتا ہے۔ یہ سیکشن اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ وہ کافرستان کی پاکیشیا کے خلاف سیاسی

سازشوں کو چیک کرتا رہے۔ اس سیکشن نے کافرستان کے ڈیفنس سیکرٹری اور ایکریمیا میں کافرستانی سفیر کے درمیان ہونے والی ایک سپیشل ٹاک کی ٹیپ حاصل کی ہے۔ اس ٹیپ سے یہ بات سامنے آ گئی تو کافرستان میں پاکیشیائی سفیر نے مجھے اطلاع دی اور ٹیپ بھی بھجوائی ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"آپ وہ ٹیپ میرے فلیٹ پر سلیمان کو بھجوا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بھجوا دیتا ہوں۔ اللہ حافظ"...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان کا ایک آدمی ایک پیکٹ تمہیں دے جائے گا۔ اسے احتیاط سے دانش منزل پہنچانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی صاحب"...... دوسری طرف سے سلیمان نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ بلیک زیرو بھی اس دوران کچن سے آکر واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ اس نے چائے کی ایک پیالی عمران کے سامنے رکھ دی تھی اور دوسری اس کے سامنے پڑی تھی۔

"آپ نے تو معلوم کیا تھا کہ وہ ورکنگ پیپرز ایکریمیا پہنچائے گئے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔ مجھے تو یہی بتایا گیا تھا۔ بہرحال ٹیپ سننے پر معلوم ہو گا کہ کیا ہوا ہے"...... عمران نے قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے چائے کی پیالی اٹھا لی ۔ اس کی پیشانی پر شکنیں پھیل گئی تھیں۔

"کیا اس فارمولے کی اہمیت بھی ہے یا نہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلے تو نہیں تھی کیونکہ ایسے فارمولے پوری دنیا میں سامنے آتے رہتے ہیں اور ایسے فارمولے انتہا پسندانہ ہوتے ہیں لیکن ٹائیگر نے ہوش میں آنے کے بعد رابرٹ سے ہونے والی گفتگو کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاکٹر یوسف انتہا پسندی ختم کر کے فارمولے کو اس حد تک لے آیا تھا کہ اس کی ایجاد کردہ سن ریز سے انسان، عمارتیں، درخت، پرندے، جانور اور زمین جل کر راکھ ہونے کی بجائے اس کا اثر صرف بارودی اسلحے پر ہو ۔ اس کے لئے رابرٹ کے ساتھ مل کر ایک گیس بھی ان ریز کے ساتھ فائر کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا ۔ اس گیس کی وجہ سے سن ریز باقی چیزوں پر اثرانداز نہ ہو سکتی تھی اور ٹائیگر سے ہونے والی بات چیت کے پیش نظر میں نے سرداور سے دوبارہ ملاقات کی لیکن سرداور اور میں اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ رابرٹ اور ڈاکٹر یوسف دونوں کی ہلاکت

کے بعد صرف ورکنگ پیپرز کی مدد سے اس قدر اہم فارمولا مکمل نہیں کیا جا سکتا اس لئے میں نے ان ورکنگ پیپرز کی واپسی کا ارادہ ترک کر دیا تھا لیکن اب سرسلطان نے جو کچھ بتایا ہے اس کا مطلب ہے کہ کافرستان تک ان ورکنگ پیپرز کی اطلاع پہنچ چکی ہے اور کافرستان انہیں حاصل کرنا چاہتا ہے ۔ یقیناً کافرستان کے سائنس دانوں نے آپس میں ڈسکس کرنے کے بعد حکومت کو گرین سگنل دیا ہو گا کہ ان ورکنگ پیپرز سے فارمولا تیار کیا جا سکتا ہے ۔ تب ہی انہوں نے اس پر کام شروع کیا ہو گا"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ۔ انہیں کیسے یہ سب کچھ معلوم ہو گیا اور جب تک ورکنگ پیپرز ان کے سامنے نہ آئیں کافرستان کے سائنس دان کیسے اس بارے میں کوئی فیصلہ کر سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"رابرٹ کافرستان جاتے ہوئے پکڑا گیا تھا ۔ اس وقت تو یہی سمجھا گیا تھا کہ وہ خود ہی کافرستان جا رہا ہے لیکن اب اس بات چیت کے بعد صورت حال تبدیل ہو گئی ہے ۔ لازماً رابرٹ کا تعلق کافرستان کے سائنس دانوں سے ہو گا اور وہ تمام تجربات کے بارے میں انہیں بریف کرتا رہتا ہو گا اور شاید اس کی اطلاع ڈاکٹر یوسف کو ملی ہو گی اس لئے اس نے رابرٹ کو لیبارٹری سے ہی آؤٹ کر دیا تھا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ پھر

تقریباً آدھے گھنٹے بعد آپریشن روم میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی تو عمران اور بلیک زیرو دونوں سمجھ گئے کہ دانش منزل کے گیٹ کے ساتھ ریسیونگ باکس میں کوئی چیز ڈالی گئی ہے اور ظاہر ہے یہ وہی پیکٹ ہو گا جو سر سلطان نے بھجوایا ہو گا۔ چند لمحوں بعد بلیک زیرو نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک چھوٹا سا پیکٹ نکال کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ پیکٹ پر وزارت خارجہ کی مہریں لگی ہوئی تھیں۔ عمران نے پیکٹ کھولا تو اس میں ایک مائیکرو ٹیپ موجود تھی۔ بلیک زیرو نے ایک مائیکرو ٹیپ ریکارڈر لا کر میز پر رکھا تو عمران نے مائیکرو ٹیپ اس میں ایڈجسٹ کی اور پھر ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آن کر دیا۔ آپریشن روم میں ٹیپ ریکارڈر سے نکلنے والی آواز گونج اٹھی۔ دو آدمی بات کر رہے تھے۔ عمران اور بلیک زیرو دونوں خاموش بیٹھے سنتے رہے۔ جب ٹیپ آف ہو گئی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔

"اب بات واضح ہو گئی ہے کہ ایکریمیا نے ان ورکنگ پیپرز کو ناکارہ قرار دے دیا تھا اس لئے یہ پیپرز آنان حکومت نے واپس حاصل کر لئے اور انہیں اپنی تھراکس نامی لیبارٹری میں بھیج دیا تاکہ وہاں ان پر کام ہو سکے۔ رابرٹ کا تعلق پہلے اس لیبارٹری سے تھا اور رابرٹ نے یقیناً تھراکس لیبارٹری کے سائنس دانوں کو پہلے سے اس بارے میں بریف کر رکھا ہو گا اور کافرستان والوں کو اس بارے میں اطلاع تھراکس لیبارٹری میں کام کرنے والے کافرستانی سائنس دان نے دی ہے اور ان پیپرز کی اہمیت بھی بتائی ہے اس لئے اب یہ انہیں حاصل کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر اب آپ کا کیا ارادہ ہے۔ بہرحال یہ ورکنگ پیپرز پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر یوسف کے ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہ واپس لینے ضروری ہو گئے ہیں تاکہ کافرستان انہیں حاصل نہ کر سکے ورنہ یہ پیپرز پاکیشیا کے دفاع کے لئے مستقل خطرہ بھی بن سکتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے بے اختیار اطمینان بھرا سانس لیا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو یہ مشن میں مکمل کر لوں"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر مشن تم نے مکمل کرنے ہیں تو پھر سیکرٹ سروس کو چھٹی دے دو۔ میں نے کتنی بار تمہیں سمجھایا ہے کہ جس سیٹ پر تم موجود ہو یہ ان چھوٹے چھوٹے مشنوں سے زیادہ اہم ہے۔ اگر تمہیں مشن مکمل کرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو میں تمہیں اس سیٹ سے ہٹا کر سیکرٹ سروس میں شامل کرا دیتا ہوں اور اس سیٹ پر کسی اور کو بٹھا دیتا ہوں"۔۔۔ عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب۔ میں اس سیٹ کی اہمیت کو بہت اچھی طرح سمجھتا ہوں لیکن یہاں بیٹھے بیٹھے بور ہو جانے پر میرا

دل چاہتا ہے کہ میں حرکت میں آؤں"...... بلیک زیرو نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خیال رکھوں گا کہ تمہیں مناسب وقت پر حرکت میں لایا جائے"...... عمران نے کہا۔

"شکریہ عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب عمران خود ہی اس کے لئے کچھ نہ کچھ کرے گا۔ عمران چند لمحے خاموش بیٹھا رہا پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو چونک پڑا۔ وہ شاید یہی سمجھا تھا کہ عمران جولیا کو کال کر کے ٹیم کو تیار رہنے کا کہے گا لیکن عمران نے سپیشل ہسپتال فون کیا تھا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔ بلیک زیرو کی بات سے اس کے لہجے میں جو سختی اور سپاٹ پن پیدا ہو گیا تھا وہ اب غائب ہو گیا تھا۔

"اوہ۔ آپ عمران صاحب۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ٹائیگر کی کیا پوزیشن ہے ڈاکٹر صاحب"...... عمران نے کہا۔

"کیسی پوزیشن۔ میں سمجھا نہیں"...... ڈاکٹر صدیقی نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اسے ایک اہم مہم پر بھیجنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں عمران صاحب۔ ابھی ایک ہفتے تک وہ اس قابل نہیں ہے کہ پوری طرح چل بھی سکے اور آپ مہم کی بات کر رہے ہیں"...... ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ ٹائیگر کو ساتھ لے جانا چاہتے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ وہ ذہنی طور پر بے حد ڈیپریس ہو رہا تھا۔ اس کا خیال ہے کہ وہ شکست کھا چکا ہے لیکن ڈاکٹر صدیقی کی ماہرانہ رپورٹ اس کے لئے ضروری تھی اس لئے پھر ہی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور صالحہ کو کہہ دو کہ وہ تیار رہیں۔

میں عمران کی سربراہی میں ٹیم اتان بھیج رہا ہوں تاکہ وہاں سے پاکیشیا کے سائنسی فارمولے کے ورکنگ پیپرز واپس لائے جائیں ۔۔۔ عمران نے کہا۔

باس ۔ اگر آپ اجازت دیں تو ہم عمران کے بغیر یہ مشن مکمل کر لیں ۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی تو سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کے چہرے پر مسکراہٹ کے تاثرات ابھر آئے۔

میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں ۔ عمران کو میں کھیل تماشے کے لئے ساتھ نہیں بھیجا کرتا اور تم بھی سن لو کہ جذباتیت کو کنٹرول کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب تم میرے احکامات میں ترمیم کی بات سوچنے لگ جاؤ ۔۔۔ عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا۔

آئی ایم سوری باس ۔ دراصل عمران مشن کے دوران ہمیں بے حد تنگ کرتا ہے اس لئے میں نے یہ جرأت کی تھی ۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا نے قدرے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

عمران کو اس کی فطرت کے مطابق ڈیل کیا کرو۔ سمجھیں ۔ ہم نے اس سے کام لینا ہوتا ہے اور یہ کام ہمارا ذاتی نہیں ہوتا ۔ ملک و قوم کا مفاد اس میں شامل ہوتا ہے ۔۔۔ عمران کا لہجہ مزید سرد پڑ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

کیسی رہی ۔۔۔ عمران نے رسیور رکھ کر اس طرح مسکراتے ہوئے کہا جیسے سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو سے اپنی ذات کی داد وصول کرنا چاہتا ہو۔

لگتا ہے جولیا کی طرح آپ کے ذہن پر بھی ورکنگ کر دی گئی ہے ۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ارے نہیں ۔ یہ معمولی سی ڈوز اسے درمیان میں رکھے گی ورنہ جولیا اس مشن کے دوران بالکل ہی اجنبی بن کر رہ جاتی ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ایف ایجنسی کا چیف فوسٹر اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فوسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... فوسٹر نے کہا۔

"نک بول رہا ہوں باس" ...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے" ...... فوسٹر نے کہا۔

"باس ۔ ابھی ابھی پاکیشیا سے کال آئی ہے ۔ عمران کو پاکیشیا ایئر پورٹ پر چیک کیا گیا ہے ۔ اس کے ساتھ تین مرد اور دو عورتیں ہیں اور چھ کے چھ افراد پاکیشیا سے تارکی روانہ ہوئے ہیں" ...... نک نے

کہا۔

"تارکی ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا کافرستانی ڈرامہ کامیاب رہا ہے ۔ وہ یقیناً تارکی سے آنان میں داخل ہوں گے" ...... فوسٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ ٹیپ جو ہماری طرف سے بھجوائی گئی تھی وہ پاکیشیا کے سیکرٹری خارجہ سر سلطان نے کہیں بھجوا دی ہے ۔ وہ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو بھجوائی گئی ہو گی اور اسی لئے اس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھیجا ہو گا" ...... نک نے جواب دیا۔

"کیا عمران اپنے اصل چہرے میں تھا" ...... فوسٹر نے پوچھا۔

"یس باس" ...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"تو پھر اس کے ساتھی بھی اصل چہروں میں ہوں گے اور یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے رکن ہوں گے ۔ کاش ان کی تصویریں حاصل کر لی جاتیں تو بہتر ہوتا" ...... فوسٹر نے کہا۔

"تصویریں تو نہیں لی جا سکتیں تھیں باس ۔ ورنہ یہ خطرناک لوگ لامحالہ چونک پڑتے ۔ البتہ یہ بتایا گیا ہے کہ عمران کے ساتھ آنے والے تینوں مرد اور ایک عورت ایشیائی تھی جبکہ دوسری عورت سوئس نژاد تھی" ...... نک نے جواب دیا۔

"سوئس نژاد ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ سیکرٹ سروس میں کسی غیر ملکی کو شامل کیا جائے" ...... فوسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس کہ وہ اس کی گرل فرینڈ ہو"۔۔۔ نک نے جواب دیا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے"۔۔۔ فوسٹر نے کہا۔

"باس۔ کیا یہ ضروری ہے کہ انہیں آنان آنے دیا جائے"۔ نک نے کہا تو فوسٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو"۔۔۔ فوسٹر نے چونک کر کہا۔

"باس۔ اس طیارے کو ہی راستے میں بلاسٹ کرایا جا سکتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو تارکی ایئر پورٹ پر انہیں گولیوں سے اڑایا جا سکتا ہے"۔۔۔ نک نے کہا۔

"نہیں۔ ان کی لاشیں جب تک ایکریمین حکام نہ دیکھ لیں گے انہیں یقین ہی نہ آئے گا کہ ایسا ہوا ہے۔ وہ لوگ ان سے حد درجہ مرعوب ہیں اور اگر آنان سے باہر ان کے ساتھ کوئی کارروائی کی گئی تو لامحالہ لاشیں پولیس کی تحویل میں چلی جائیں گی اور تارکی پولیس سے ہم انہیں حاصل نہ کر سکیں گے اس لئے انہیں آنان آنے دو۔ موت تو بہرحال ان کا مقدر بن چکی ہے"۔۔۔ فوسٹر نے کہا۔

"لیکن باس۔ یہ ضروری تو نہیں کہ یہ تارکی سے بھی فلائٹ کے ذریعے ہی آنان میں داخل ہوں"۔۔۔ نک نے کہا تو فوسٹر ایک بار پھر چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ تو پھر ان کی نگرانی ہونا ضروری ہے تاکہ یہ جس راستے سے اور جس میک اپ میں آنان میں داخل ہوں ہماری نظروں سے اوجھل نہ ہو سکیں"۔۔۔ فوسٹر نے کہا۔

"آپ اجازت دیں تو میرا سیکشن یہ کام آسانی سے کر سکتا ہے"۔ نک نے کہا۔

"لیکن میں پہلے یہ کام گارمتھ اور اس کے سیکشن کو دے چکا ہوں البتہ تم ان کی نگرانی کراؤ اور جب وہ آنان میں داخل ہوں تو تم نے اطلاع براہ راست گارمتھ کو دینی ہے۔ باقی کارروائی وہ کرے گا"۔۔۔ فوسٹر نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن اگر ایک بات کی اجازت ہو تو عرض کروں"۔ نک نے کہا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو"۔۔۔ فوسٹر نے کہا۔

"باس۔ اگر گارمتھ ناکام رہے تو پھر آپ مجھے ان کا مقابلہ کرنے کی اجازت دیں۔ میرا سیکشن بین الاقوامی ایجنٹوں کے سلسلے میں ہر لحاظ سے تربیت یافتہ بھی ہے اور ہمارے پاس انتہائی جدید ترین مشینری بھی ہے"۔۔۔ نک نے کہا۔

"مجھے بتا رہے ہو تم۔ کیا مجھے معلوم نہیں ہے۔ لیکن تمہارا شوق دیکھ کر مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ تم اپنے ملک کے لئے کام کرنے کے لئے تیار ہو۔ او کے۔ تم ایسا کرو کہ گارمتھ کو اطلاع دینے کے بعد خود اپنے سیکشن سمیت تم کران آئی لینڈ پہنچ جانا کیونکہ تھرائس لیبارٹری کران آئی لینڈ میں ہے۔ یہ لوگ اگر گارمتھ اور اس کے

سیکشن کے ہاتھوں ہلاک نہ ہوئے تو لامحالہ کران پہنچیں گے اور تم اپنا شوق وہاں پورا کر لینا" ...... فوسٹر نے کہا۔

"باس ۔ انہیں کیسے کران کے بارے میں علم ہو گا"...... نک نے چونک کر پوچھا۔

"ہم نے جو ٹیپ بھجوایا ہے اس میں آئی لینڈ اور تھرائس لیبارٹری کا مبہم سا ذکر ہے اور آنان حکومت کی تحویل میں بحرہ روم میں کران آئی لینڈ بھی ہے ۔ وہ اتنے تو بہرحال عقلمند ضرور ہوں گے کہ اصل بات تک پہنچ جائیں" ...... فوسٹر نے کہا۔

"اوہ باس ۔ اگر ایسا ہے تو پھر وہ لوگ آنان نہیں آئیں گے" ۔ نک نے کہا۔

"کیوں ۔ کیا مطلب" ...... فوسٹر نے چونک کر پوچھا۔

"وہ لازماً تارکی سے براہ راست کران آئی لینڈ پہنچ جائیں گے کیونکہ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ صرف ٹارگٹ پر نظر رکھتے ہیں" ...... نک نے جواب دیا۔

"اوہ ۔ واقعی تم نے بہترین تجزیہ کیا ہے اور تمہاری یہ صلاحیتیں تو پہلی بار سامنے آ رہی ہیں" ...... فوسٹر نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"باس ۔ میں ایکریمیا کی ریڈ ایجنسی میں دس سال تک کام کرتا رہا ہوں" ...... نک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ لیکن ہم تو ان کے خلاف آنان میں جال پھیلائے ہوئے ہیں ۔ وہ اگر براہ راست کران پہنچ گئے تو پھر" ...... فوسٹر نے

تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ۔ میرا خیال ہے کہ میں اپنے چند آدمی یہاں چھوڑ کر خود سیکشن سمیت کران منتقل ہو جاتا ہوں تاکہ اگر یہ لوگ براہ راست وہاں پہنچ جائیں تو میں ان کا خاتمہ کر دوں اور اگر یہ آنان پہنچیں تو گارمیتھ اور اس کا سیکشن ان کے خلاف کام کرے" ...... نک نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ تارکی میں ان کی مشینی نگرانی کراؤ ۔ پھر یہ جہاں بھی پہنچیں تم نے بھی وہیں پہنچنا ہے اور میں گارمیتھ کو بھی وہیں بھجوا دوں گا" ...... فوسٹر نے کہا۔

"نہیں باس ۔ اس طرح ہم آپس میں بھی الجھ سکتے ہیں اور اس کا فائدہ یہ لوگ اٹھا لیں گے" ...... نک نے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے ۔ پھر تم کران میں مورچہ بندی کر لو ۔ لیکن ان کے بارے میں اطلاع کون دے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں" ...... فوسٹر نے کہا۔

"یہ کام میرے آدمی کر لیں گے ۔ اگر یہ لوگ آنان کی طرف آئے تو آپ کو اطلاع بھی مل جائے گی اور ان کے بارے میں پوری تفصیل بھی" ...... نک نے کہا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے" ...... فوسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ گارمیتھ بول رہا ہوں"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی گارمیتھ کی آواز سنائی دی۔

"فوسٹر بول رہا ہوں"۔۔۔ فوسٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم باس"۔۔۔ گارمیتھ نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے اطلاع مل چکی ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس آنان کے لئے تارکی پہنچ رہے ہیں"۔۔۔ فوسٹر نے کہا۔

"گڈ باس۔ کم از کم انتظار تو ختم ہوا"۔۔۔ گارمیتھ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اور تمہارا سیکشن ان کے خاتمے کے لئے تیار ہے یا نہیں"۔۔۔ فوسٹر نے کہا۔

"ہر لحاظ سے تیار ہے باس"۔۔۔ گارمیتھ نے جواب دیا۔

"کیا پلان بنایا ہے تم نے"۔۔۔ فوسٹر نے کہا۔

"پلان کیا بنانا ہے۔ جیسے ہی وہ ٹریس ہوئے ان پر فائر کھول دیا جائے گا"۔۔۔ گارمیتھ نے کہا۔

"وہ میک اپ کے ماہر ہیں اور یہاں آنان میں تو روزانہ سینکڑوں، ہزاروں سیاح آتے جاتے رہتے ہیں۔ انہیں ٹریس کیسے کرو گے"۔۔۔ فوسٹر نے کہا۔

"باس۔ ٹریس تو انہیں بہرحال کسی نہ کسی انداز میں کرنا ہی پڑے گا۔ آنان میں آنے والے تمام گروپس کو چیک کیا جائے گا"۔۔۔ گارمیتھ نے کہا۔

"وہ تارکی پہنچ رہے ہیں اور یقیناً وہ تارکی سے آنان میں داخل ہوں گے اور تارکی سے آنان میں داخل ہونے کے تین راستے ہیں۔ ایک فضائی، دوسرا بحری اور تیسرا ریل کے ذریعے۔ تم ان تینوں راستوں پر اپنے سیکشن کو تعینات کر دو"۔۔۔ فوسٹر نے کہا۔

"باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو آنان میں پال گروپ کی خدمات حاصل کر لی جائیں۔ یہ لوگ ٹریسنگ میں ماہر ہیں اور انتہائی جدید ترین آلات استعمال کرتے ہیں جن میں میک اپ چیک کرنے والے جدید کیمرے بھی شامل ہیں۔ اس طرح ہمیں آسانی رہے گی"۔۔۔ گارمیتھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی کرو۔ عمران کی تصویر تمہیں مل جائے گی۔ اسے ٹارگٹ بنا لینا۔ بہرحال یہ بات بھی تمہیں بتا دوں کہ اس گروپ میں دو عورتیں اور چار مرد شامل ہیں اور عورتوں میں سے ایک سوئس نژاد ہے"۔۔۔ فوسٹر نے کہا۔

"یس باس۔ یہ زیادہ آسانی سے چیک ہو جائے گی"۔ گارمیتھ نے کہا۔

"اوکے۔ ابھی حرکت میں آ جاؤ۔ میں ناکامی کا لفظ نہیں سننا چاہتا"۔۔۔ فوسٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس چاہے آنان میں داخل ہو یا کران میں ان کا انجام

بہرحال موت ہی ہو گا اور ان کی موت سے نہ صرف آنان حکومت کو ایکریمیا سے بے حد مفادات ملیں گے بلکہ اس کی ایجنسی کی کارکردگی کی شہرت بھی ایکریمیا کے حکام تک پہنچ جائے گی اور یہ بہت بڑا کریڈٹ تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت جہاز کی آرام دہ اور کشادہ سیٹوں پر موجود تھا۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر صفدر جبکہ اس سے پہلے والی سیٹ پر جولیا اور صالحہ بیٹھی ہوئی تھیں اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے۔ وہ سب اصل چہروں میں تھے۔ انہیں پاکیشیا سے روانہ ہوئے کئی گھنٹے گزر چکے تھے اور اب وہ تار کی پہنچنے والے تھے۔ پاکیشیا ایئرپورٹ پر صفدر اور دیگر ساتھیوں نے عمران سے مشن کے بارے میں پوچھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے یہ کہہ کر سب کو خاموش کرا دیا کہ یہاں پبلک مقام پر بات نہیں کی جا سکتی اس لئے وہ سب خاموش ہو گئے تھے۔ جہاز کی روانگی کے ساتھ ہی عمران نے اپنی عادت کے مطابق سیٹ پر سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لی تھیں اور اب تک اس نے ایک بار بھی آنکھیں نہ کھولی تھیں۔ صفدر نے اس دوران کئی بار عمران سے بات کرنے کی کوشش کی

لیکن نہ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب دیا اور نہ ہی آنکھیں کھولیں اور صفدر رسالہ پڑھ پڑھ کر اب بور ہو چکا تھا۔

" عمران صاحب ۔ کیا آپ تارکی سے آنان کسی اور راستے سے جائیں گے "...... اچانک صفدر نے کہا۔

" راستے کا کیا مطلب "...... عمران نے آنکھیں بند کئے کئے جواب دیا تو صفدر کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ عمران اب جواب دینے پر آمادہ ہو گیا ہے۔

" مطلب ہے فضائی راستے سے، بحری راستے سے یا زمینی راستے سے "...... صفدر نے جواب دیا۔

" ایک اور راستہ بھی ہو سکتا ہے مسٹر صفدر سعید "...... عمران نے اچانک آنکھیں کھول کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا لیکن اس کے چہرے سے ہرگز محسوس نہ ہوتا تھا کہ وہ اتنے طویل عرصے تک سو رہا ہے۔

" وہ کون سا عمران صاحب "...... صفدر نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسے دل کا راستہ کہا جاتا ہے ۔ میرا مطلب ہے کہ ہارٹ وے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" جب دل ساتھ ہو تو پھر یہ کیسے راستہ بن سکتا ہے "...... صفدر نے کہا۔

" ساتھ تو نہیں ہے ۔ ایک سیٹ آگے ہے "...... عمران نے جواب دیا۔

" مس جولیا سے اب توقع نہ رکھیں کہ وہ جذباتی ہو جائیں گی ۔ انہوں نے واقعی اپنے آپ پر حیران کن حد تک کنٹرول کر لیا ہے "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کوئی بات نہیں ۔ کنٹرولر کو اسی لئے ساتھ بٹھا رکھا ہے میں نے "...... عمران نے کہا۔

" کنٹرولر ۔ کون کنٹرولر "...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

" صالحہ "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" صالحہ کیسے کنٹرولر بن گئی عمران صاحب "...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ ایک مشہور محاورہ ہے کہ ولی را ولی می شاسد ۔ یعنی دونوں ہم مرتبہ ہوں تو ایک دوسرے کو زیادہ اچھی طرح جان لیتے ہیں ۔ جو جان لیتے ہیں وہ کنٹرول بھی کر سکتے ہیں "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن صالحہ تو ہم مرتبہ نہیں ہے ۔ وہ تو جونیئر ہے "...... صفدر نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

" دل کے معاملات میں جونیئر سینئر کی کوئی تفریق نہیں ہوتی ۔ یہاں تو پلک جھپکنے میں منزلیں طے کر لی جاتی ہیں اور جب ہم دونوں ہم مرتبہ اکٹھے بیٹھے ہوں تو لامحالہ وہ بھی ہم مرتبہ ہو

گئیں"...... عمران نے گھما پھرا کر بات کرتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ ۔ تو آپ اس پیرائے میں بات کر رہے تھے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی جہاز کی اندرونی لائٹیں جل اٹھیں اور اس کے ساتھ ہی تار کی دارالحکومت اسمارا پر جہاز کے اترنے کا اعلان ہونے لگا اور جہاز میں یکلخت جیسے زندگی سی دوڑ گئی ۔ سب نے چونک کر سیدھے ہو کر بیلٹیں باندھنا شروع کر دیں اور پھر تھوڑی دیر بعد جہاز اسمارا کے بین الاقوامی ایئر پورٹ پر لینڈ کر گیا ۔ سامان اور کاغذات کی چیکنگ کے بعد عمران اور اس کے ساتھی پبلک لاؤنج میں پہنچے ہی تھے کہ ایک مقامی نوجوان تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

"آپ کا نام علی عمران ہے جناب"...... اس نوجوان نے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"علی عمران تو ہے لیکن جناب نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سر ۔ مجھے عزت بیگ نے بھیجا ہے ۔ آئیے میرے ساتھ "۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور مڑ کر آگے بڑھنے لگا۔

"آؤ بھئی ۔ اب عزت بھی بیگوں میں بند ہونے لگ گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"بیگ نہیں عمران صاحب بیگ ۔ زبر سے نہیں زیر سے"۔

صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہاں عزت زبر سے زیر ہو جاتی ہے ۔ یہ تو اور بھی زیادہ خطرناک معاملہ ہے"...... عمران بھلا کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

"عمران صاحب ۔ آپ اتنے طویل سفر میں تو سوتے رہے ہیں ۔ میں تو حیران تھی کہ آپ کی زبان کیسے بند رہی"...... اچانک صالحہ نے کہا۔

"تمہارے چیف نے میری زبان بندی کر دی ہے ۔ اب بھی بس زبردستی بول رہا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"چیف نے آپ کی زبان بندی کر دی ہے ۔ کیوں"...... صالحہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مس جولیانا فٹز واٹر نے میری شکایت چیف سے کر دی کہ میں ٹیم کو مشن کے دوران بے حد تنگ کرتا ہوں اور تمہیں معلوم ہے کہ چیف کو ڈپٹی چیف کی بات پر اعتماد ہو گا ۔ مجھ کرائے کے سپاہی کی کون سنتا ہے ۔ چنانچہ چیف نے مجھے وہ جھاڑ پلائی کہ بس پوچھو نا اور ساتھ ہی یہ دھمکی بھی دے دی کہ اگر مس جولیانا فٹز واٹر نے آئندہ شکایت کی تو مجھے گولی مار دی جائے گی اور تمہیں معلوم ہے کہ میں اپنی بوڑھی ماں کا اکلوتا بیٹا ہوں اور کسی ماں کے لئے یہ کتنا بڑا المیہ ہو گا کہ اس کا اکلوتا بیٹا اس کی زندگی میں ہی مارا جائے اس لئے میں نے کوشش کی کہ خاموش رہوں"۔ عمران نے جواب دیا ۔ وہ

بات کرتے کرتے آخر میں بڑا سنجیدہ ہو گیا تھا۔

" کیا ۔ کیا آپ درست کہہ رہے ہیں "...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آئی ایم سوری عمران ۔ میں نے کوئی شکایت نہیں کی تھی ۔ صرف اتنا کہا تھا کہ اگر باس اجازت دیں تو ہم بغیر تمہاری لیڈری کے مشن مکمل کریں کیونکہ تم ہمیں مشن کے دوران تنگ کرتے ہو لیکن میرے اتنا کہنے پر چیف نے مجھے سخت لہجے میں جھاڑ پلا دی "۔ جولیا جو اب تک خاموش تھی، نے اچانک بولتے ہوئے کہا۔

" چیف نے تمہیں جھاڑ دیا ہے ۔ ویری بیڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب چیف کے دماغ میں موجود کیڑے بھی مجھے جھاڑنے پڑیں گے ۔ وہ مجھے لاکھ ڈانٹ پلا دے لیکن وہ تمہیں کیسے میری زندگی میں ڈانٹ سکتا ہے "...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا تو ساتھ چلتے ہوئے صفدر نے بڑی معنی خیز نظروں سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھا اور وہ دونوں ہی مسکرا دیئے ۔ چونکہ وہ اس دوران ایئر پورٹ کی عمارت سے نکل کر کچھ فاصلے پر موجود پارکنگ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے اس لئے وہ باتیں کرتے ہوئے جا رہے ہیں جبکہ وہ نوجوان جو عزت بیگ کی طرف سے آیا تھا آگے آگے تھا اور پھر وہ پارکنگ میں پہنچ گئے ۔ وہاں ایک اسٹیشن ویگن موجود تھی ۔ چند لمحوں بعد وہ سب اس اسٹیشن ویگن میں سوار ہو کر اسمارا کی سڑکوں پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

" تمہارا نام کیا ہے "...... عمران نے ڈرائیور سے پوچھا۔

" میرا نام جاوید ہے جناب "...... اس نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو مسٹر جاوید ۔ آپ کے عزت بیگ صاحب نے ہمارے بارے میں کیا انتظامات کئے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" جناب ۔ ریڈش کالونی کی ایک کوٹھی آپ کے لئے ریزرو کرا دی گئی ہے ۔ ہم اب وہیں جا رہے ہیں "...... جاوید نے جواب دیا تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد سٹیشن ویگن ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور پھر ایک عظیم الشان کوٹھی کے گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی ۔ جاوید نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی باہر آ گیا۔

" پھاٹک کھولو راسم "...... جاوید نے ویگن کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

" یس "...... راسم نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا ۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا تو جاوید نے ویگن آگے بڑھائی اور پورچ میں لے جا کر روک دی اور پھر عمران اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے ۔ اس دوران راسم بھی پھاٹک بند کر کے پورچ میں پہنچ گیا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سب کو سلام کیا۔

" راسم ۔ یہ مہمان یہاں رہیں گے "...... جاوید نے راسم سے

کہا۔

"جی صاحب"...... راسم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ مجھے اجازت دیں۔ میرا کام صرف آپ کو یہاں تک پہنچانا تھا۔ راسم یہاں موجود ہے جناب۔ وہ آپ کے احکامات کی مکمل تعمیل کرے گا"...... جاوید نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور پھر مڑ کر عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے عمارت کی طرف بڑھ گئے ایک بڑا کمرہ سٹنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ عمران وہاں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد راسم اندر داخل ہوا۔

"جناب حکم"...... راسم نے کہا۔

"کافی پلوا دو"...... عمران نے کہا تو راسم سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا راسم کے جاتے ہی عمران نے پاس پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مس یس صاحبہ"...... عمران نے بولنا شروع کیا۔

"سوری جناب۔ میرا نام یس نہیں ہے۔ میرا نام کلثوم ہے"...... دوسری طرف سے عمران کی بات کو درمیان میں کاٹ کر کہا گیا۔

"اچھا تو مس کلثوم صاحبہ۔ آپ عزت بیگ صاحب کی کیا لگتی

ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ میرے باس ہیں۔ آپ کون بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تو آپ اپنے باس کو اطلاع دے دیں کہ ہم ریڈش کالونی کی کوٹھی میں پہنچ گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہم کون"...... کلثوم نے چونک کر پوچھا۔

"آپ عزت بیگ کو بتا دیں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ ہر لڑکی سے اس انداز میں گفتگو کیوں کرتے ہیں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... صالحہ نے عمران کے رسیور رکھتے ہی کہا۔

"کس انداز کی بات کر رہی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسے انداز اور لہجے میں جیسے وہ آپ کی طویل عرصے سے واقف ہو"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"ظاہر ہے آدم و حوا کی واقفیت کو طویل عرصہ گزر گیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اس کی عادت ہے دوسروں کو بے وقوف بنانا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھانے سے پہلے لاؤڈر کا بٹن

پریس کر دیا۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے رسیور اٹھا کر کہا۔

" عزت بیگ بول رہا ہوں عمران صاحب۔ میری سیکرٹری کہہ رہی تھی کہ کوئی ہم صاحب بول رہے تھے اور وہ اس نام پر بڑی حیران ہو رہی تھی"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

" پہلے میں خواتین کو تعارف کراتے ہوئے ڈگریاں بتا دیا کرتا تھا لیکن اب طویل تجربے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ڈگریاں سن کر ان کے لہجے میں یکلخت کھردرا پن آ جاتا ہے اور وہ لگاوٹ ختم ہو جاتی ہے اس لئے اب میں نے اپنا تعارف مختصر کر دیا ہے۔ اکیلا نام تو میں ہوا اور ڈگریوں سمیت ہم ہوا"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے عزت بیگ ہنس پڑا۔

" ٹھیک ہے۔ اب میں اسے سمجھا دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اتھانیز والوں کے بارے میں کوئی رپورٹ ہے"...... اچانک عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں۔ ابھی رپورٹ ملی ہے۔ آپ کے خلاف ایف ۶ ایجنسی کے دو سیکشن کام کر رہے ہیں۔ ایک سیکشن گارمیتھ کا اور دوسرا نک کا۔ گارمیتھ سیکشن کے ذمے اتھانیز میں آپ کی ہلاکت ہے جبکہ نک کے ذمے کران جزیرے پر یہ کام ہے"...... عزت بیگ نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

" یہ کیا رپورٹ ہوئی۔ میں نے تو کہا تھا کہ یہ معلوم کرو کہ پاکیشیا سے حاصل کردہ ورکنگ پیپرز کہاں ہیں اور کیا واقعی ہیں بھی یا نہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ان کے بارے میں اطلاع تو یہی ہے کہ وہ کران جزیرے میں واقع لیبارٹری جسے تھرائس لیبارٹری کہا جاتا ہے، میں موجود ہیں"...... عزت بیگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر اتھانیز میں کیوں تکلف کیا گیا ہے ہمیں ہلاک کرانے کا"...... عمران نے کہا۔

" ان کا خیال ہے کہ آپ کو کران آئی لینڈ کے بارے میں جب علم ہو گا۔ پھر آپ کران پہنچیں گے۔ پہلے آپ ٹریس کرنے کے لئے اتھانیز جائیں گے"...... عزت بیگ نے جواب دیا۔

" کران آئی لینڈ تو خاصا بڑا جزیرہ ہے۔ وہاں لیبارٹری کہاں ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

" میں نے تو بڑی کوشش کی ہے کہ معلوم ہو جائے۔ میں خود بھی بلامبالغہ لاکھوں بار کران گیا ہوں لیکن مجھے تو وہاں لیبارٹری کے بارے میں آج تک معمولی سا کلیو بھی نہیں ملا"...... عزت بیگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا ایف ۶ ایجنسی کے چیف کو یا اس نک کو جو اپنے سیکشن کے ساتھ کران میں موجود ہے اس لیبارٹری کا علم ہے"...... عمران نے

پوچھا۔

" نہیں جناب ۔ میں نے چیف فوسٹر کے تمام متعلقہ افراد کو اچھی طرح چیک کیا ہے ۔چیف کو معلوم نہیں ہے ۔اسے بھی صرف بتایا گیا ہے کہ کران میں لیبارٹری ہے ۔ البتہ میرا خیال ہے کہ اتھانیز میں ایک آدمی ہے ماسٹر زافو ۔اسے معلوم ہوگا کیونکہ آنان میں جتنی بھی سرکاری اور غیر سرکاری لیبارٹریاں ہیں سب کو سائنسی چیزوں کی سپلائی ماسٹر زافو کے پاس ہے "...... عزت بیگ نے کہا۔

" ماسٹر زافو سے تم معلوم نہیں کر سکتے "...... عمران نے کہا۔

" نہیں جناب ۔ ماسٹر زافو کا صرف نام سامنے ہے ۔آج تک کسی نے اسے دیکھا تک نہیں ۔میں نے ایک بار ایک کام کے سلسلے میں اسے تلاش کرایا تھا تب مجھے معلوم ہوا کہ گارمیتھ کی اسسٹنٹ جوڈی سے وہ ملتا رہتا ہے ۔میں نے جوڈی کو بھاری رقم دے کر فون پر اس سے رابطہ کیا اور اپنا کام کرایا اس لئے جوڈی یقیناً اس کے بارے میں جانتی ہے "...... عزت بیگ نے کہا۔

" اس جوڈی سے دوبارہ معلوم نہیں کرایا جا سکتا "...... عمران نے کہا۔

" نہیں جناب ۔ اس لئے کہ پہلے جوڈی صرف کلب کی مالکہ تھی لیکن اب وہ گارمیتھ کے ساتھ سرکاری طور پر اٹیچ ہو چکی ہے اور اب اس پر ہاتھ ڈالنا بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالنے کے مترادف ہے "...... عزت بیگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ وہاں اتھانیز میں جوڈی اور گارمیتھ کا ٹھکانہ کہاں ہے "...... عمران نے کہا۔

" جوڈی کلب اتھانیز کا سب سے بدنام کلب ہے ۔آپ اسے آنان کے جرائم پیشہ افراد کا گڑھ سمجھ لیں ۔جوڈی اس کی مالک بھی ہے اور منیجر بھی ۔ جب اسے کام نہیں ہوتا تو وہ آفس میں ہی رہتی ہے اور گارمیتھ بھی اسی کلب کے ایک کمرے میں رہتا ہے اور اس نے اسی کلب کے اندر ہی اپنا آفس بنایا ہوا ہے "...... عزت بیگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ اس دوران راسم کافی کا سامان رکھ گیا تھا اور جولیا اور صالحہ نے کافی کی پیالیاں تیار کر کے سب کے سامنے رکھ دی تھیں ۔ عمران نے رسیور رکھ کر اپنے سامنے پڑی ہوئی پیالی اٹھا لی ۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال ابھر آیا تھا۔

" آپ الجھے ہوئے لگ رہے ہیں ۔ یہ عزت بیگ ہے کون "۔ صفدر نے کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یہاں تارکی میں فارن ایجنٹ ہے "۔ عمران کا کافی سپ کرتے ہوئے جواب دیا۔

" تو آپ الجھے ہوئے کس بات پر ہیں "...... صفدر نے کہا۔

" ٹارگٹ کا تعین نہیں ہو رہا "...... عمران نے جواب دیا۔

" کون سا ٹارگٹ "...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"جس سے چمن میں بہار آسکے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ پھر پٹڑی سے اتر رہے ہیں عمران صاحب"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی پٹڑی ہے ہی ٹیڑھی"...... تنویر نے بے ساختہ کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ عمران خود بھی اس ہنسی میں شامل تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں سب کچھ بتانا پڑے گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آخر آپ ہمیں مشن کے بارے میں کیوں کھل کر نہیں بتاتے۔ اس کی اصل وجہ کیا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"میں دراصل نہیں چاہتا کہ تم لوگوں کو کوئی پریشانی ہو۔ آخر چیف نے مجھے ہائر کیا ہے تو اسی لئے کہ تمہیں بھاگ دوڑ نہ کرنی پڑے ورنہ مجھے یقین ہے کہ تم میں سے ہر ایک مجھ سے کہیں زیادہ صلاحیتوں کا مالک ہے اس لئے میں کوشش کرتا ہوں کہ تمہیں اصل مشن کا علم نہ ہو سکے کیونکہ اصل مشن کا علم ہوتے ہی تم سب نے ازخود کام شروع کر دینا ہے اور بات وہیں آپہنچے گی"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا واقعی۔ کیا آپ اسی لئے سب کچھ خود کرتے ہیں"...... صالحہ نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"یہ بکواس کر رہا ہے صالحہ۔ یہ دراصل ہمیں اس قابل ہی نہیں سمجھتا کہ ہمیں اصل بات بتا دے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے

کہا۔

"عمران صاحب۔ اس بار مشن یہی ہے کہ کسی لیبارٹری سے فارمولا حاصل کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ فارمولا نہیں بلکہ ورکنگ پیپرز ہیں۔ وہی ڈاکٹر یوسف والے جس کی لیبارٹری کارجو ٹاپو میں تھی اور جسے اس گارمیتھ اور جوڈی نے تباہ کر دیا ہے جس کے پارٹنر رابرٹ کو ٹائیگر نے ٹریس کر کے ایک مقام پر رکھا لیکن اس گارمیتھ نے اس کا سراغ لگا لیا اور وہاں ریڈ کر دیا جس کے نتیجے میں ٹائیگر کے سینے میں چھ گولیاں لگیں اور وہ یقینی موت کے شکنجے میں پھنس گیا تھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہو گیا کہ اسے نئی زندگی مل گئی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ آنان تو میرا خیال ہے کہ اس قدر ایڈوانس ملک نہیں ہے کہ یہاں اس قدر بڑی لیبارٹریاں ہوں یا ایسے فارمولوں پر کام ہو سکے اور پھر آنان نے کبھی پاکیشیا کے معاملات میں مداخلت نہیں کی اور نہ ہی کبھی دونوں کا ٹکراؤ ہوا ہے"...... خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ اصل صورت حال یہ ہے کہ ایکریمیا بھی ایسی ریز پر کام کر رہا تھا جن ریز پر ڈاکٹر یوسف کام کر رہا تھا اس لئے ایکریمیا نے ڈاکٹر یوسف کا فارمولا حاصل کرنے کے لئے خود براہ راست سامنے آنے کی بجائے آنان کی سرکاری ایجنسی جسے ایف

ایجنسی کہا جاتا ہے، کی خدمات حاصل کیں۔ ایف ایجنسی کے ایک سیکشن کا انچارج گارمیتھ ہے جس کی اسسٹنٹ جوڈی ہے۔ یہ دونوں پاکیشیا گئے اور یہ ساری کارروائی کر کے کاغذات لے اڑے اور پھر یہ کاغذات ایکریمیا پہنچا دیئے گئے لیکن پھر معلوم ہوا کہ یہ کاغذات فارمولا نہیں بلکہ ورکنگ پیپرز ہیں اور ایکریمیا کے لئے یہ بے کار ثابت ہوئے تو آنان حکومت نے انہیں واپس لے لیا اور انہیں کسی لیبارٹری میں بھجوا دیا ہے۔ یہاں تک اگر معاملہ رہتا تو پھر بھی پاکیشیا کے لئے کوئی پرابلم نہ تھا لیکن پھر رپورٹ مل گئی کہ کافرستان ان کاغذات کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اگر کافرستان نے یہ کاغذات حاصل کر لئے تو پھر لامحالہ اس کا نقصان پاکیشیا کو اٹھانا پڑے گا اس لئے تمہارے چیف نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ کاغذات پاکیشیا واپس لائے جائیں"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تو یہ ہے اصل معاملہ"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب موجودہ صورت حال یہ ہے کہ اس لیبارٹری کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے جہاں کاغذات بھجوائے گئے ہیں۔ صرف ایک اشارہ ملا تھا کہ یہ لیبارٹری بحیرہ روم میں واقع جزیرہ کران میں ہے کیونکہ جزیرہ کران پر ہولڈ آنان کا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عزت بیگ تو کہہ رہا تھا کہ اسے اس بارے میں علم نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اب دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ لیبارٹری واقعی کران میں ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ ہمیں باقاعدہ ڈاج دینے کے لئے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ ایف ایجنسی کو ہمارے بارے میں اطلاعات مل چکی ہیں اس لئے اس کے دو سیکشن ہمارے خلاف الرٹ ہیں۔ ان میں سے ایک سیکشن گارمیتھ اور جوڈی کا ہے وہ اتھانیز میں ہیں جبکہ دوسرا سیکشن نک کا ہے اور کران میں ہمارا انتظار کر رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عزت بیگ بتا رہا تھا کہ جوڈی کو ماسٹر زافو کے بارے میں معلوم ہو گا اور اس کے ذریعے لیبارٹری کو ٹریس کیا جا سکتا ہے تو پہلے جوڈی سے کیوں نہ معلوم کر لیا جائے"...... صفدر نے کہا۔

"اس طرح ہم الجھ بھی سکتے ہیں۔ پہلے اتھانیز جائیں۔ وہاں اس سیکشن سے لڑتے پھریں پھر معلوم ہو کہ اصل مشن تو کران میں ہے جبکہ اگر کسی طرح یہ معلومات حاصل ہو جائیں کہ اصل مشن کہاں ہے تو ہم براہ راست وہیں چلے جائیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس بار ہمیں کام کرنے دیں۔ ہم اس جوڈی سے معلومات حاصل کرتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"وہی بات ہوئی جس کے پیش نظر میں اصل مشن نہیں بتایا کرتا تھا کہ پھر مجھے تم نے سائیڈ میں کر کے خود آگے بڑھ جانا

ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو پھر تم ہمارے ساتھ چلو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ عمران کی موجودہ کیفیت سے محظوظ ہو رہی ہو۔

"کاش تم لفظ ہمارے کی بجائے میرے استعمال کر لیتیں"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میرے کہنے سے تمہیں کیا فائدہ ہوتا"...... جولیا نے اسی موڈ میں کہا۔

"ہر طرف دھنک رنگ بکھر جاتے، خزاں بہار میں تبدیل ہو جاتی، پھول کھل اٹھاتے، غنچے چٹخنا شروع ہو جاتے، کلیاں پھول بن جاتیں، بلبل کے نغموں سے گلشن گونج اٹھتا"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"بس۔ بس۔ اتنا ہی کافی ہے"...... جولیا نے اسے درمیان میں ہی ٹوکتے ہوئے کہا تو سب ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی پریسڈ تھا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے عادت کے مطابق مکمل تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"عزت بیگ بول رہا ہوں عمران صاحب۔ آپ کے بارے میں

اطلاع گارمیتھ تک پہنچ گئی ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ کوٹھی پر ریڈ کرائے۔ آپ پلیز الرٹ رہیں"...... دوسری طرف سے عزت بیگ کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا"...... عمران نے مطمئن لہجے میں پوچھا۔

"میں نے گارمیتھ کے سیکشن کے ایک آدمی کو بھاری رقم دے کر ساتھ ملایا ہوا ہے۔ اس نے مجھے ابھی اطلاع دی ہے کہ گارمیتھ کو ہمارا سے باقاعدہ اطلاع دی گئی ہے۔ اس نے شاید یہاں کسی گروپ کے ذمے لگایا تھا۔ انہوں نے آپ کو ٹریس کیا اور چیک بھی کیا اور پھر وہ آپ کے پیچھے کالونی تک پہنچے"...... عزت بیگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم خود ہی اس کی خدمت میں سلام عرض کریں اور کیا ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ میرا فرض آپ کو اطلاع دینا تھا"...... عزت بیگ نے جواب دیا۔

"آنان میں داخلہ زیادہ آسان کیسے رہے گا۔ اس سلسلے میں تم نے کوئی کام کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ راسم کو کہہ دیں وہ سارا کام مکمل کر لے گا"۔ عزت بیگ نے جواب دیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے راسم کو آواز دی تو چند لمحوں بعد راسم اندر آگیا۔

"حکم جناب" ...... راسم نے کہا۔

"ہم نے آنان میں کسی کو معلوم ہوئے بغیر داخل ہونا ہے ۔ کیا انتظامات ہیں" ...... عمران نے کہا۔

"جناب ۔ عزت بیگ صاحب نے اس سلسلے میں مکمل انتظامات کرائے ہیں ۔ آپ کو ایک بڑی لانچ کے ذریعے بحیرہ روم سے گزر کر آنان پہنچنا ہو گا ۔ راستے میں کوئی چیکنگ نہیں ہو گی" ...... راسم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔ ہم تیاری اور میک اپ کرتے ہیں ۔ تم اس سلسلے میں تمام انتظامات کر لو" ...... عمران نے کہا تو راسم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واپس مڑ گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے ساتھ ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں گارمیتھ ایک میز کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا ۔ جوڈی بھی اس کے ساتھ ہی موجود تھی۔

"کیا ایکس گروپ یہ کام کر لے گا گارمیتھ" ...... جوڈی نے کہا۔

"ہاں ۔ بڑی آسانی سے ۔ انہیں تو خدشہ تک نہیں ہو گا کہ انہیں تارکی میں بھی چیک کیا جا سکتا ہے" ...... گارمیتھ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو جوڈی نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا ۔ چند لمحوں بعد میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"رپورٹ آ گئی" ...... گارمیتھ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا جبکہ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس ۔ گارمیتھ بول رہا ہوں" ...... گارمیتھ نے تیز لہجے میں کہا۔

"راکسن بول رہا ہوں تارکی سے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے ۔ ہو گیا کام"..... گارمیتھ نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ۔ وہ کوٹھی خالی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گارمیتھ اور اس کے ساتھ ساتھ جوڈی بھی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا کہہ رہے ہو ۔ وہ تو وہیں گئے تھے اور یہ اطلاع کنفرم ہے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"جی ہاں ۔ اطلاع واقعی درست ہے لیکن جب ہم وہاں پہنچے تو کوٹھی ہمیں خالی محسوس ہوئی ۔ ہم نے چیکنگ کی تو کوٹھی واقعی خالی تھی ۔ ہم نے ادھر ادھر سے معلومات حاصل کیں تو ہمیں پتہ چلا کہ مستقل طور پر اس کوٹھی میں ایک آدمی راسم رہتا ہے ۔ پھر ہم نے وہاں راسم کی واپسی کا انتظار کیا اور تقریباً دو گھنٹوں بعد راسم کی واپسی ہوئی تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ اس نے فوراً ہی زبان کھول دی اس نے بتایا کہ یہ کوٹھی کسی عزت بیگ کی ملکیت ہے اور اس کے مہمان یہاں آئے تھے ۔ انہوں نے خفیہ طور پر آنان جانا تھا ۔ چنانچہ عزت بیگ نے پہلے سے ہی انہیں بڑی لانچ کے ذریعے آنان پہنچانے کا بندوبست کر رکھا تھا اور وہ انہیں اب اس لانچ میں چڑھا کر واپس آیا ہے ۔ اس نے لانچ کے بارے میں تفصیلات بھی بتا دی ہیں"۔ راکسن نے کہا۔

"کیا تفصیلات ہیں"...... گارمیتھ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"لانچ کا نام مے فلاور ہے اور وہ ساراک وے پر سفر کر کے آنان کے ساحلی گھاٹ راونڈو پہنچے گی"...... راکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ساراک وے ۔ اوہ ۔ تو اس راستے کو اختیار کیا گیا ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ اب میں خود ہی اس کا بندوبست کر لوں گا ۔ تم نے راسم سے ان کے بارے میں تفصیلات تو معلوم کی ہوں گی"...... گارمیتھ نے کہا۔

"ہاں ۔ راسم نے بتایا ہے کہ جب وہ آئے تھے تو ان میں ایک سوئس نژاد عورت تھی جبکہ دوسری عورت پاکیشیائی تھی اور چاروں مرد بھی پاکیشیائی تھے لیکن جب وہ یہاں سے گئے ہیں تو وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے ۔ مرد بھی اور عورتیں بھی"...... راکسن نے جواب دیا۔

"ان کے کاغذات کے بارے میں کوئی تفصیل"...... گارمیتھ نے کہا۔

"نہیں ۔ راسم کو اس بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا"۔ راکسن نے جواب دیا۔

"راسم کی کیا پوزیشن ہے اب"...... گارمیتھ نے پوچھا۔

"اسے پوچھ گچھ کے بعد ہلاک کر دیا گیا ہے"...... راکسن نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ میں کرتا ہوں ان کا انتظام" ۔ گارمیتھ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا انہیں پہلے سے اطلاع مل گئی تھی"...... جوڈی نے کہا۔

"نہیں ۔ اگر انہیں اطلاع مل جاتی تو وہ لامحالہ اس راسم کو بھی ہلاک کر دیتے جبکہ انہوں نے ایسا نہیں کیا ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنی روٹین کے مطابق روانہ ہوئے ہیں"...... گارمیتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب تم کیا کرو گے ۔ راونڈو گھاٹ پر کام کرو گے یا" ۔ جوڈی نے کہا۔

"یہی بات میں سوچ رہا ہوں کہ ایسا انتظام کیا جائے کہ ان کی ہلاکت یقینی ہو جائے کیونکہ یہ لوگ انتہائی تیز اور فعال ہیں" ۔ گارمیتھ نے کہا۔

"پھر ایسا ہے گارمیتھ کہ انہیں اطمینان سے آنے دو ۔ جیسے ہی یہ گھاٹ پر پہنچیں ان پر اچانک چاروں طرف سے فائر کھول دیا جائے ورنہ راستے میں کسی بھی وجہ سے یہ بچ سکتے ہیں اور اگر یہ ایک بار بچ گئے تو پھر ہمارے ہاتھوں سے سلپ ہو جائیں گے"...... جوڈی نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو جوڈی ۔ اس طرح واقعی یہ معاملہ یقینی ہو جائے گا"...... گارمیتھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"روجر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"روجر ۔ سیکشن کے تمام افراد کو لے کر روانڈو گھاٹ پر پہنچ جاؤ ۔ میں اور جوڈی بھی وہیں پہنچ رہے ہیں ۔ پاکیشیائی ایجنٹ ایک لانچ پر وہاں پہنچیں گے اور ہم نے انہیں یقینی طور پر ہلاک کرنا ہے" ۔ گارمیتھ نے کہا۔

"کتنے لوگ ہیں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چار مرد اور دو عورتیں اور یہ سب ایکریمین میک اپ میں ہیں اور مے فلاور نامی لانچ میں تارکی سے آ رہے ہیں"...... گارمیتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کی لانچ کو سمندر میں ہی تباہ کیا جا سکتا ہے"...... روجر نے کہا۔

"نہیں ۔ یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے کوئی رسک نہیں لیا جا سکتا ۔ اگر ان میں سے ایک دو بھی بچ گئے تو ہمارے لئے بعد میں ان سے نمٹنا مشکل ہو جائے گا اس لئے انہیں گھاٹ پر آنے دو ۔ یہ پوری طرح مطمئن ہوں گے ۔ پھر ان پر جب چاروں طرف سے فائرنگ ہو گی تو ان کے بچ نکلنے کا کوئی سوال ہی باقی نہ رہے گا"...... گارمیتھ نے کہا۔

"روانڈو گھاٹ ویسے بھی ویران رہتا ہے اس لئے وہاں مورچہ بندی بھی آسانی سے ہو جائے گی ۔ ٹھیک ہے ۔ میں کرتا ہوں انتظام

کب تک پہنچیں گے یہ لوگ "...... روجر نے کہا۔

" وہ جب بھی پہنچیں تم ساتھیوں سمیت فوراً وہاں پہنچو ۔ ضروری اسلحہ ساتھ لے جانا ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ راستے میں رک جائیں اور رات پڑنے پر آئیں اس لئے سرچ لائیٹس بھی ساتھ لے جانا" ۔ گارمیتھ نے کہا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گارمیتھ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" آؤ جوڈی ۔ ان کا شکار کھیلیں "...... گارمیتھ نے کہا۔

" وہ لوگ نجانے کب آئیں ۔ تم روجر کو کہہ دو کہ وہاں پہنچ کر مورچہ بندی کر لے ۔ پھر ہمیں کال کرے ۔ پھر ہم وہاں پہنچ جائیں گے "...... جوڈی نے کہا۔

" نہیں ۔ میں نے خود اس سیٹ اپ کی چیکنگ کرنی ہے ۔ اگر تم نہیں جانا چاہتی تو مت جاؤ "...... گارمیتھ نے کہا۔

" ارے یہ بات نہیں ۔ میں تو وہاں انتظار کی کوفت سے بچنے کے لئے کہہ رہی تھی "...... جوڈی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" اگر یہ بات ہے تو روانڈو گھاٹ سے شمال کی طرف ایک پرانا لائٹ ہاؤس ہے ۔ وہاں نائٹ ٹیلی سکوپ دے کر کسی کو بٹھا دیں گے ۔ وہ ہمیں اطلاع دیتا رہے گا اور اس طرح کم از کم لانچ کے پہنچنے سے ایک گھنٹہ پہلے کی صورت حال سامنے آجائے گی " ۔ گارمیتھ نے کہا تو جوڈی نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی

سے روانڈو گھاٹ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی ۔ انہیں گھاٹ تک پہنچتے پہنچتے ایک گھنٹہ لگ گیا ۔ وہاں چار جیپیں موجود تھیں ۔ روجر اور اس کے ساتھی اور مسلح افراد بھی موجود تھے ۔ پھر گارمیتھ نے ان سب کو باقاعدہ ہدایات دے کر مختلف جگہوں پر بٹھا دیا ۔ ایک آدمی کو اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ دے کر پرانے لائٹ ہاؤس بھجوا دیا اور اس نے گھاٹ پر موجود ویران عمارتوں پر اس انداز میں لائیٹس نصب کرا دیں کہ جب انہیں روشن کیا جائے تو پورا علاقہ روشن ہو جائے جبکہ خود وہ جوڈی کے ساتھ ایک عمارت کی چھت پر مشین گنیں لے کر بیٹھ گیا ۔ جس آدمی کو اس نے پرانے لائٹ ہاؤس بھیجا تھا اسے اس نے براہ راست اپنے ساتھ رابطہ رکھنے کا کہہ دیا تھا جبکہ روجر جنوب کی طرف ایک اور عمارت میں موجود تھا ۔ اس نے یہ سارا سیٹ اپ اس انداز میں کیا تھا کہ آنے والے کسی صورت بھی بچ کر نہ نکل سکیں اور پھر تقریباً چار گھنٹوں کے طویل انتظار کے بعد اچانک زیرو فائیو ٹرانسمیٹر کی مخصوص سیٹی بج اٹھی تو گارمیتھ اور جوڈی دونوں چونک پڑے ۔ گارمیتھ نے ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ باس ۔ جیک بول رہا ہوں ۔ اوور "...... دوسری طرف سے اس آدمی کی آواز سنائی دی جو پرانے لائٹ ہاؤس پر موجود تھا۔

" یس ۔ کیا رپورٹ ہے ۔ اوور "...... گارمیتھ نے کہا۔

" ایک بڑی لانچ آ رہی ہے ۔ اس کا رخ گھاٹ کی طرف ہے۔ اوور"...... جیک نے جواب دیا۔

" کتنے فاصلے پر ہے ۔ اوور"...... گارمیتھ نے پوچھا۔

" تقریباً ایک گھنٹہ اسے گھاٹ تک پہنچنے میں لگ جائے گا باس ۔ اوور"...... جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا تم اس لانچ کا نام دوربین سے پڑھ سکتے ہو ۔ اوور" ۔ گارمیتھ نے پوچھا۔

" ابھی نہیں باس ۔ ابھی وہ بہت دور ہے ۔ اوور"...... جیک نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ جیسے ہی وہ قریب آئے مجھے اس کی تفصیل بتانا ۔ اوور"...... گارمیتھ نے کہا۔

" یس باس ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گارمیتھ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس پر دوسری فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ گارمیتھ کالنگ ۔ اوور"...... گارمیتھ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس باس ۔ روجر اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... روجر کی آواز سنائی دی۔

" روجر ۔ جیک نے لائٹ ہاؤس سے اطلاع دی ہے کہ لانچ آ رہی ہے ۔ تم اپنے ساتھیوں سے کہہ دو کہ وہ آپریشن کے لئے تیار رہیں اور

سرچ لائیٹس کی بیٹریاں اور کنکشن وغیرہ چیک کر لو ۔ میں تمہیں جیسے ہی ریڈ کاشن دوں گا تم نے سرچ لائیٹس آن کر دینی ہیں اور پھر جیسے ہی میں فائر کروں تم سب نے بھی فائرنگ کر دینی ہے ۔ اوور"...... گارمیتھ نے کہا۔

" یس باس ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گارمیتھ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" کیا یہ اتنی آسانی سے مارے جائیں گے گارمیتھ "...... اچانک جوڈی نے کہا تو گارمیتھ چونک پڑا۔

" کیوں ۔ تمہیں یہ خیال کیوں آیا ہے "...... گارمیتھ نے حیران ہو کر کہا۔

" اس لئے کہ جس قدر خطرناک لوگ یہ بتائے جاتے ہیں کیا ایسے لوگ بس منہ اٹھائے یہاں آ جائیں گے اور مارے جائیں گے "...... جوڈی نے کہا تو گارمیتھ بے اختیار ہنس پڑا۔

" جوڈی ۔ سیکرٹ ایجنٹوں کا تمام کام اطلاعات پر ہوتا ہے ۔ اب انہیں کون اطلاع دے گا کہ ہم یہاں ان کے استقبال کے لئے موجود ہیں اس لئے وہ واقعی اطمینان سے یہاں آئیں گے اور تم دیکھنا کہ خرگوشوں کی طرح مارے جائیں گے "...... گارمیتھ نے کہا تو جوڈی نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر کی سیٹی ایک بار پھر سنائی دی تو گارمیتھ نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ جیک بول رہا ہوں باس ۔ اوور"...... دوسری طرف سے

جیک کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... گارمیتھ نے پوچھا۔

"باس۔ میں نے چیک کرایا ہے لانچ پر مے فلاور کا نام درج ہے اور اس میں چار ایکریمین بیٹھے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ ایک عورت اور تین مرد۔ ڈرائیور علیحدہ ہے۔ وہ تارکی نژاد ہے۔ اوور"۔ جیک نے کہا۔

"تو ایک مرد اور ایک عورت کسی دوسرے راستے پر کام کر رہے ہیں۔ ٹھیک ہے انہیں بعد میں ٹریس کر لیا جائے گا۔ ان کا رخ کس طرف ہے۔ اوور"...... گارمیتھ نے پوچھا۔

"روانڈو گھاٹ کی طرف ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ کتنی دیر بعد یہ گھاٹ پر پہنچ جائیں گے۔ اوور"۔ گارمیتھ نے پوچھا۔

"تقریباً آدھے گھنٹے بعد باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... گارمیتھ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اس پر روجر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے روجر کو یہ بات بتا دی تاکہ وہ پوری طرح تیار رہے۔

"جوڈی۔ بیگ میں نائٹ ٹیلی سکوپ موجود ہے وہ نکال لو تاکہ قریب آنے پر ہم خود بھی انہیں چیک کر سکیں"...... گارمیتھ نے کہا

تو جوڈی نے ساتھ پڑے ہوئے بیگ میں سے دو طاقتور نائٹ ٹیلی سکوپ نکال کر ایک اس نے گارمیتھ کو دی اور دوسری کو خود آنکھوں سے لگا لیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد انہیں سمندر کے اندر ایک نقطہ سا نظر آنے لگ گیا۔ گو رات کا اندھیرا خاصا گہرا تھا لیکن نائٹ ٹیلی سکوپ کے خصوصی لینز کی وجہ سے وہ اسے چیک کر رہے تھے۔ پھر آہستہ آہستہ یہ لانچ قریب آتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ساتھ وہ واضح بھی ہو گئی تھی لیکن چونکہ وہ اس کی سیدھ میں تھے اس لئے وہ سائیڈوں پر موجود اس لانچ کا نام نہ پڑھ سکتے تھے لیکن ظاہر ہے یہ وہی مے فلاور نامی لانچ ہی تھی اور پھر کافی قریب آجانے پر لانچ میں موجود افراد بھی واضح طور پر نظر آنے لگ گئے۔ یہ واقعی ایکریمین تھے اور ان کی تعداد چار تھی۔ ان میں ایک عورت بھی تھی اور لانچ کو ڈرائیو کرنے والا تارکی نژاد آدمی تھا۔ تھوڑی دیر بعد لانچ گھاٹ پر لگ گئی اور چاروں ایکریمین جن کے کاندھوں پر سیاحوں جیسے بیگ تھے لانچ سے اتر آئے۔ اس کے ساتھ ہی لانچ پیچھے ہٹی اور پھر چکر کاٹ کر وہ تیزی سے واپس جانے لگی جبکہ وہ چاروں ایکریمین اس طرح ادھر ادھر کا جائزہ لے رہے تھے جیسے ماحول سے مانوس ہونے کی کوشش کر رہے ہوں۔

"لائٹیں کھول کر فائرنگ کر دو گارمیتھ"...... جوڈی نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی نہیں ورنہ یہ سمندر میں چھلانگیں لگا دیں گے اور تیرتے ہوئے کسی گھاٹ کی طرف نکل جائیں گے۔ انہیں اور آگے

آنے دو"...... گارمیتھ نے جواب دیا تو جوڈی نے اثبات میں سر ہلا دیا
تھوڑی دیر بعد وہ چاروں ایکریمین آگے بڑھنے لگے ۔ ان کے انداز میں
اطمینان تھا اور ہر ایک نے اپنی اپنی کمر پر سیاحوں کا مخصوص بیگ
اٹھایا ہوا تھا ۔ گارمیتھ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا ۔ اس کا دل
تیزی سے دھڑک رہا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ
سروس کو دنیا کی خطرناک ترین سروس کہا جاتا ہے اور ان کی ہلاکت
کا سہرا اس کے سر بندھنے والا ہے اور پھر جب آنے والے ساحل سے
کافی اندر آگئے تو گارمیتھ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ میں
پکڑے کاشنز کا بٹن پریس کر دیا اور پھر کاشنز رکھ کر اس نے ساتھ پڑی
ہوئی مشین گن اٹھائی اور دوسرے لمحے تین اطراف سے جیسے یکلخت
روشنی کا سیلاب آگیا اور وہ چاروں ایکریمین اس طرح اچھلے جیسے ان
کے پیروں کے نیچے اچانک کھلنے والے سرنگ آگئے ہوں لیکن اسی
لمحے گارمیتھ نے مشین گن کا فائر کھول دیا اور پھر تینوں اطراف سے
فائرنگ کا جیسے طوفان برپا ہو گیا اور وہ چاروں افراد سنبھلنے سے پہلے
ہی گولیوں کی بارش میں ناچنے کے سے انداز میں گھومتے ہوئے نیچے
گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے ۔ تیز روشنی میں ان
کے جسموں سے نکلنے والے خون کے فوارے نظر آ رہے تھے اور جب
آہستہ آہستہ خاموشی چھا گئی تو گارمیتھ نے مشین گن رکھ کر ٹرانسمیٹر
اٹھایا اور تیزی سے اس کا بٹن پریس کر دیا ۔ فریکونسی وہ پہلے ہی
ایڈجسٹ کر چکا تھا ۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ گارمیتھ کالنگ ۔ اوور"...... گارمیتھ نے تیز لہجے میں
کہا۔

"یس باس ۔ روجر اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... دوسری طرف سے
روجر کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"جا کر چیک کرو ۔ ان میں سے کوئی زخمی ہو تو اسے مزید گولیاں
مار دو ۔ اوور"...... گارمیتھ نے کہا۔

"سب ہی گولیوں سے چھلنی ہو چکے ہیں باس ۔ میں بہرحال جا کر
آپ کو حتمی رپورٹ دیتا ہوں ۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف
سے کہا گیا اور ٹرانسمیٹر آف ہو گیا۔

"کیا تمہیں شک ہے کہ یہ زندہ ہوں گے"...... ساتھ بیٹھی ہوئی
جوڈی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا ۔ ان معاملات میں ہر چیز ممکن ہوتی
ہے"...... گارمیتھ نے جواب دیا تو جوڈی ہونٹ بھینچ کر رہ گئی ۔ چند
لمحوں بعد ہی چار مسلح افراد کے ساتھ روجر اس جگہ پہنچا جہاں لاشیں
پڑی ہوئی تھیں ۔ اس نے پیر کی مدد سے انہیں چیک کیا اور پھر اس
نے ہاتھ اوپر اٹھا کر ان کے ختم ہونے کا مخصوص اشارہ کر دیا۔

"آؤ جوڈی ۔ ہم کامیاب رہے ہیں"...... گارمیتھ نے مسرت
بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں تھوڑی دیر بعد وہاں پہنچ گئے ۔
لاشیں واقعی اس طرح گولیوں سے چھلنی ہو چکی تھیں کہ ان کے جسم
شہد کی مکھیوں کا چھتہ بن گئے تھے ۔ البتہ ان کے چہرے محفوظ تھے ۔

"انہیں اٹھا کر پوائنٹ تھری پر لے چلو روجر ۔ ہم بھی وہیں پہنچ رہے ہیں ۔ اب ان کے میک اپ واش کرنے ہیں اور پھر چیف کو رپورٹ دینی ہے"...... گارمیتھ نے کہا تو روجر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"آؤ جوڈی"...... گارمیتھ نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے دارالحکومت کے ایک مضافاتی علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں ان کا خصوصی پوائنٹ تھری تھا ۔ ان کے وہاں پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد ہی روجر اور اس کے ساتھی بھی لاشیں لے کر وہاں پہنچ گئے اور پھر گارمیتھ کے حکم پر سپیشل میک اپ واشر سے ان کے میک اپ چیک کئے جانے لگے لیکن جب میک اپ واش نہ ہوئے تو گارمیتھ اور جوڈی دونوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ ۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کے میک اپ واش نہ ہوں ۔ دوبارہ چیک کرو"...... گارمیتھ نے کہا تو روجر کے آدمیوں نے دوبارہ کوشش کی لیکن لاشوں کے چہرے ویسے کے ویسے تھے۔

"ویری بیڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم دھوکہ کھا گئے ہیں ۔ یہ کوئی اور لوگ تھے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے ۔ لانچ وہی تھی ۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے خصوصی میک اپ کر رکھے ہوں"...... جوڈی نے کہا۔

"یہ خصوصی میک اپ واش کرنے والا جدید ترین واشر ہے ۔

اس سے زیادہ جدید میں کہاں سے لے آؤں"...... گارمیتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم چیف سے بات کرو ۔ وہ ضرور اس کا کوئی نہ کوئی حل نکال دے گا"...... جوڈی نے کہا تو گارمیتھ نے سرہلایا اور دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس کا کامیابی کی بنا پر چمکتا ہوا چہرہ میک اپ واش نہ ہونے پر اس طرح بجھ گیا جیسے اچانک بجلی چلی جانے پر بلب بجھ جاتا ہے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایکریمین میک اپ میں مے فلاور نامی بڑی اور جدید لانچ میں سوار آنان کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا ۔ راسم انہیں چھوڑ کر ابھی واپس گیا تھا ۔ لانچ ڈرائیور تارکی تھا اور اس کا نام سالم تھا۔

" عمران صاحب ۔ راسم واپس کوٹھی جائے گا اور وہاں ایف ایجنسی نے ریڈ کرنا ہے ۔ وہ راسم سے سب کچھ معلوم کر لیں گے اور ہو سکتا ہے کہ روانڈو گھاٹ پر وہ چیکنگ کر لیں"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ میرے تو ذہن میں یہ خیال نہ آیا تھا ۔ واقعی ایسا ہی ہو گا ۔ ہمیں روانڈو گھاٹ تک پہنچنے میں کئی گھنٹے لگ جائیں گے ۔ رئیلی ویری بیڈ ۔ میرا خیال ہے جب سے جولیا نے جذباتیت پر کنٹرول کیا ہے میرے ذہن کی بیٹریاں بھی اب فیل

ہوتی جا رہی ہیں"...... عمران نے کہا۔

" تمہارے ذہن کی بیٹریاں اب جوتیاں کھانے سے چالو ہوں گی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سالم ۔ لانچ واپس لے چلو"...... عمران نے لانچ ڈرائیور سے کہا۔

" واپس کہاں جناب"...... سالم نے چونک کر کہا۔

" جہاں سے لانچ روانہ ہوئی تھی"...... عمران نے کہا۔

" کیوں جناب ۔ کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... سالم نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ ہمارے بارے میں اطلاع آنان پہنچ جائے گی اور ہم وہاں پہنچتے ہی گھیر لئے جائیں گے اس لئے واپس چلو ۔ اب ہمیں کسی اور ذریعے سے جانا ہو گا"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یس سر ۔ جو آپ کا حکم"...... سالم نے لانچ کی رفتار آہستہ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسے ایک لمبا چکر دے کر موڑ ہی رہا تھا کہ دور سے سمندر میں ایک دھبہ سا نمودار ہوا اور پھر وہ تیزی سے بڑھنے لگا ۔ یہ بھی ایک بڑی لانچ تھی لیکن وہ چلنے کی بجائے لہروں پر ڈولتی ہوئی اس طرف آ رہی تھی اور اس میں کچھ لوگ سوار تھے۔

" یہ کیا ہے ۔ کون ہیں یہ"...... عمران نے چونک کر کہا ۔ اسی لمحے دوسری لانچ میں سوار افراد نے اس انداز میں ہاتھ ہلانے شروع کر

دیئے جیسے وہ اپنے آپ کو بچانے کے لئے مدد کے طالب ہوں۔

"لانچ روک لو سالم۔ یہ کون لوگ ہیں"...... عمران نے کہا تو سالم نے لانچ روک دی۔ البتہ عمران اور اس کے ساتھی چونکے ضرور تھے پھر آہستہ آہستہ لہروں پر ڈولتی ہوئی لانچ ان کے قریب آ گئی۔ اس لانچ پر تین مرد اور ایک عورت موجود تھی اور وہ سب ایکریمین سیاح تھے۔ ان چاروں نے اپنی کمروں پر سیاہ رنگ کے سیاحوں کے لئے مخصوص بیگ اٹھائے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا ہے"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں پوچھا۔

"ہم آنان جا رہے تھے۔ ہماری لانچ خراب ہو گئی ہے"۔ ایک ادھیڑ عمر ایکریمی نے عمران کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب آپ کو کہاں جانا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہم نے جانا تو آنان ہے لیکن اب تو نہیں جا سکتے۔ آپ کہاں جا رہے ہیں"...... اسی ایکریمی نے کہا۔

"ہم تو واپس تارکی ساحل پر جا رہے ہیں۔ ہم نے بھی آنان جانا تھا لیکن اب ہمارا ارادہ ملتوی ہو گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر ہمیں بھی ٹوچین کر کے ساتھ لے جائیں۔ ہم وہاں سے کوئی دوسری لانچ لے لیں گے"...... اس ایکریمی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران کے کہنے پر لانچ ڈرائیور سالم اور دوسری لانچ کے ڈرائیور نے خراب لانچ کو ان کی لانچ کے ساتھ باندھ دیا اور ایک بار پھر واپسی کا سفر شروع ہو گیا۔

"تمہاری پیمنٹ ہو چکی ہے سالم۔ یا نہیں"...... عمران نے اچانک پوچھا۔

"یس سر۔ ہو چکی ہے"...... سالم نے جواب دیا۔

"اوکے"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ اگر آپ ناراض نہ ہو تو میں ایک درخواست کروں"...... اچانک سالم نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا بات ہے۔ کھل کر بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ ان سیاحوں نے ساحل سے دوسری لانچ بک کرانی ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی لانچ پر انہیں لے جاؤں۔ اس طرح مجھے ڈبل رقم مل جائے گی"...... سالم نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ لوگ سیاح ہیں اور روانڈو گھاٹ پر یقیناً ہمارے دشمن موجود ہوں گے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ بے گناہ وہاں مارے جائیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں انہیں کسی اور گھاٹ پر لے جاؤں گا جناب"...... سالم نے کہا۔

"ہاں۔ کسی اور گھاٹ کے لئے اگر یہ لانچ بک کریں تو ہماری طرف سے اجازت ہے"...... عمران نے کہا تو سالم نے مسرت بھرے انداز میں اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واپس گھاٹ پر پہنچ گئے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت لانچ سے اتر کر ساحل پر ایک بڑے ہوٹل کی طرف بڑھ گیا۔

"اب ہم کس ذریعے سے جائیں گے ۔ وہاں لازماً ہمیں ٹریس کرنے کے لئے ہر راستے پر چیکنگ کی جائے گی"...... ہوٹل کے ہال میں بیٹھ کر کافی پیتے ہوئے اچانک صفدر نے کہا۔

"کسی بھی ذریعے سے جا سکتے ہیں لیکن تم نے جو پوائنٹ سوچا ہے وہ واقعی درست ہے ۔ راسم سے انہوں نے تمام باتیں معلوم کر لی ہوں گی اس لئے ہماری واپسی ضروری تھی"...... عمران نے جواب دیا۔

"راسم کو فون کر کے اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے"...... صالحہ نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ہاں واقعی ۔ نجانے کیا بات ہے ۔ مجھے لگتا ہے کہ اب واقعی میرے ذہن کی بیٹریاں فیل ہو چکی ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اٹھ کر تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔

"عمران صاحب کا چہرہ بتا رہا ہے کہ وہ واقعی اپنے ذہن کی وجہ سے نروس ہو رہے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"ارے نہیں ۔ یہ ویسے ہی پوز کرتا رہتا ہے ۔ اس کی باتوں پر مت جایا کرو ۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا اداکار ہے"...... جولیا نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔ تھوڑی دیر بعد عمران واپس آ گیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے پوچھا۔

"تمہارا آئیڈیا درست ثابت ہوا ہے ۔ کوٹھی پر کوئی کال رسیو ہی

نہیں کر رہا تھا اس لئے میں نے عزت بیگ کو فون کیا تو اس نے بتایا کہ راسم کی لاش ایک چوراہے پر پڑی ہوئی پولیس کو ملی ہے ۔ اس پر انتہائی بے رحمانہ تشدد کیا گیا ہے ۔ عزت بیگ میرے کال کرنے پر حیران ہو رہا تھا تو میں نے اسے بتایا کہ میرے ایک ساتھی جس کے ذہن کی بیٹریاں ایک خاص وجہ کی بنیاد پر انتہائی پاورفل ہو گئی ہیں اس نے راستے میں یہ بات سوچی اور اسی لئے مجھے واپس آنا پڑا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا خاص وجہ ۔ کیا مطلب عمران صاحب"...... صفدر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صالحہ کی اس مشن میں موجودگی کی وجہ سے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

"عمران صاحب ۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں لانچ کے ذریعے اسی گھاٹ پر پہنچنا چاہئے ۔ اس طرح ہم بغیر چیکنگ کے آنان میں داخل ہو جائیں گے"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا مطلب ۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔ اسے واقعی کیپٹن شکیل کی بات سمجھ میں نہ آئی تھی۔

"عمران صاحب ۔ ہر راستے پر چیکنگ موجود ہو گی لیکن جب ہم پہنچیں گے تو روانڈو گھاٹ پر چیکنگ ختم ہو چکی ہو گی"...... کیپٹن

شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں ۔وجہ"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس لئے کہ جن سیاحوں کی لانچ خراب ہوئی تھی وہ لامحالہ ہماری لانچ پر روانڈو گھاٹ پر ہم سے پہلے پہنچیں گے اور ان لوگوں کو انہوں نے چیک کر لینا ہے ۔ان کی تعداد بھی کم ہو گی اور وہ چونکہ میک اپ میں نہ ہوں گے اس لئے انہیں تو چھوڑ دیا جائے گا لیکن ظاہر ہے انہوں نے پوچھ گچھ کرنی ہے اور سالم نے اور ان سیاحوں نے انہیں بتا دینا ہے کہ ہم لوگ آ رہے تھے لیکن واپس چلے گئے اس لئے وہ سمجھ جائیں گے کہ ہم نے روانڈو گھاٹ والا آئیڈیا ڈراپ کر دیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب ۔بس میرے ذہن میں ویسے ہی خیال آ گیا تھا۔ میں معافی چاہتا ہوں"...... عمران کے اس انداز میں سر پکڑنے پر کیپٹن شکیل نے یہی سمجھا کہ اس نے کوئی احمقانہ بات کر دی ہے اس لئے اس نے فوراً معذرت کرنا شروع کر دی۔

"ارے ۔میں نے اس لئے سر نہیں پکڑا کہ تم نے غلط بات کی ہے ۔میں نے تو اس لئے سر پکڑا ہے کہ اب واقعی میرے دماغ میں کچھ نہیں رہا۔ یہ بڑی سیدھی سی بات تھی جو میری سمجھ میں تمہارے کہنے سے پہلے آ جانی چاہئے تھی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پہلے بھی کچھ نہ تھا۔ تم خواہ مخواہ پوز کرتے رہتے تھے"۔اچانک

تنویر نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہیں کیا ہوتا جا رہا ہے ۔کہیں واقعی تمہارا ذہن ختم تو نہیں ہوتا جا رہا"...... جولیا نے بڑے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ذہن ختم ہو رہا ہے کہہ رہی ہو جبکہ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ ذہن ختم ہو چکا ہے"...... عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"کیوں ۔کیا ہوا ۔کیا تمہارے خلاف کوئی سازش ہوئی ہے"...... جولیا نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔لگتا ایسے ہی ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیسی سازش ۔کب ہوئی ہے ۔کس نے کی ہے"...... جولیا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اب کیا کہوں ۔بہرحال تم اس سازش کا مین کردار ہو ۔تمہاری جذباتی باتوں سے میرے ذہن کی بیٹریاں چارج ہوتی رہتی تھیں ۔تم نے جب سے اپنے جذبات پر کنٹرول کیا ہے میرے ذہن کی بیٹریاں فیل ہوتے ہوتے اب ختم ہو چکی ہیں ۔بہرحال اب کیا کیا جا سکتا ہے ۔کسی کو مجبور تو نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا تو عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر معنی خیز مسکراہٹ رینگ گئی۔

"بکواس مت کرو ۔جذبات کا ذہن سے کیا تعلق ۔نانسنس"۔جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی

بات کا جواب دیتا ایک ویٹران کے قریب آگیا۔

" آپ میں سے مسٹر مائیکل کون ہیں ۔ ان کا کاؤنٹر پر فون ہے"...... ویٹر نے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا اور تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

" مس جولیا ۔ عمران صاحب کی حالت بتا رہی ہے کہ وہ واقعی سخت پریشان ہیں ۔ کیا آپ ان سے مصنوعی انداز میں باتیں نہیں کر سکتیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو ۔ کیسی مصنوعی باتیں"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" میرا مطلب تھا جذباتی باتیں"...... صفدر نے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا تمہارے ذہن میں بھی وائرس گھس گیا ہے۔ جذبات کیسے مصنوعی ہو سکتے ہیں ۔ فوراً پتہ لگ جائے گا"...... جولیا نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" اگر صفدر صاحب اجازت دیں تو میں ایسا کر سکتی ہوں ۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو نہ صرف صفدر بلکہ باقی ساتھی بھی چونک کر صالحہ کی طرف دیکھنے لگے ۔

" کیا کہہ رہی ہو ۔ کیا کر سکتی ہو تم"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" میں آپ کی جگہ عمران صاحب سے جذباتی باتیں شروع کر دیتی ہوں ۔ میرا مطلب ہے مصنوعی ۔ لیکن شرط ہے کہ آپ اور صفدر

صاحب ناراض نہ ہوں"...... صالحہ نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

" بکواس کی ضرورت نہیں صالحہ ۔ ہمیں مشن کے دوران سنجیدہ رہنا چاہئے"...... جولیا نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اسے صالحہ کی اس بات سے شدید ذہنی دھچکا پہنچا ہے لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران واپس آگیا۔

" آؤ چلیں"...... عمران نے کرسی پر بیٹھنے کی بجائے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" وہ بل تو دے دو"...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" آجاؤ ۔ میں نے کاؤنٹر پر پیمنٹ کر دی ہے"...... عمران نے مڑے بغیر کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ہوٹل سے باہر آگئے۔

" کس کا فون تھا اور اب ہم کہاں جا رہے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

" عزت بیگ کو میں نے کہا تھا کہ وہ کسی دوسری لانچ کا بندوبست کر دے کیونکہ یہاں لانچیں بغیر کسی بڑی ضمانت کے اتنے طویل فاصلے کے لئے عام حالات میں بک نہیں ہوا کرتیں"۔ عمران نے گھاٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" تو اس کا مطلب تھا عمران صاحب کہ آپ پہلے ہی وہ بات سوچ چکے تھے جو میں نے بعد میں کی تھی"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" نہیں ۔ میں نے عزت بیگ سے کہا تھا کہ ہم کسی اور راستے سے

کسی اور گھاٹ پر ڈراپ ہوں گے لیکن تمہاری بات سننے کے بعد اب میں نے اسے کہا ہے کہ ہم دوبارہ اسی راستے سے اور اسی گھاٹ پر ہی پہنچیں گے ۔ تم نے واقعی درست تجزیہ کیا تھا جبکہ مجھے واقعی یہ خیال نہ آیا تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ میرا خیال ہے کہ آپ روزانہ بادام کھانا شروع کر دیں تاکہ آپ کا ذہن دوبارہ کام کر سکے "...... صفدر نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

" ارے نہیں ۔ بادام مخصوص ذہنوں کو تیز کرتے ہیں جبکہ میرا ذہن عام ہے ۔ اس کے لئے مونگ کی دال ہی کافی ہے ۔ مجھے آغا سلیمان پاشا کی منت کرنا پڑے گی کہ وہ دال میں پانی کم ڈالا کرے "...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے ۔

" دال میں پانی کم ڈالا کرے ۔ کیا مطلب عمران صاحب "۔ صفدر نے چونک کر کہا۔

" یہ بڑا باورچیانہ خاندانی نسخہ ہے ۔ دال میں پانی زیادہ ہو گا تو تھوڑی سی دال سے بہت سے مہمان بھگت جائیں گے کیونکہ ہر ایک کے حصے میں دال کم اور پانی زیادہ آئے گا جبکہ پانی کم ہونے کی وجہ سے دال کی زیادہ مقدار معدے میں جائے گی اور اس کے زیادہ اثرات دماغ پر پڑیں گے "...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" تو کیا سلیمان دال میں پانی زیادہ ڈالتا ہے ۔ لیکن کیوں ۔ کیا وہ خود بھی دال کھاتا ہے "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے کیا کہہ رہے ہو ۔ آغا سلیمان پاشا آل ورلڈ کک ایسوسی ایشن کا بلامقابلہ صدر ہے بلکہ تاحیات صدر ہے ۔ وہ کیسے مونگ کی دال کھا سکتا ہے ۔ یہ مقدر تو بے چارے مالکوں کا ہوتا ہے کہ وہ باورچی رکھنے کے جرم میں دال کھاتے ہیں "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

" پھر وہ پانی کیوں زیادہ ڈالتا ہے عمران صاحب "...... اس بار صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ ایک بار دال پکاتا ہے اور پورا ہفتہ مجھے کھلاتا رہتا ہے اور یہ باورچیوں کا اکسیری اور خاندانی نسخہ ہے کہ زیادہ پانی کی وجہ سے دال خراب نہیں ہوتی "...... عمران نے جواب دیا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے ۔

" تم سلیمان کو منع کیوں نہیں کرتے "...... جولیا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب چونک کر بے اختیار جولیا کی طرف دیکھنے لگے کیونکہ جولیا کا اس طرح سنجیدگی سے یہ بات کرنا بتا رہا تھا کہ وہ عمران کے مذاق کو سنجیدگی سے لے رہی ہے ۔

" کئی بار منع کیا ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ اگر مجھے اس کی پکائی ہوئی دال پسند نہیں ہے تو میں شادی کر لوں ۔ پھر میری بیوی چاہے اس سے بھی زیادہ پانی ڈالے دے میں اس کی تعریفیں کرنے پر مجبور ہوں گا "...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

" تو پھر کر لو شادی ۔ تمہیں کس نے روکا ہے ۔ کم از کم تمہاری

بیوی تمہاری صحت کا تو خیال رکھے گی"...... جولیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران کی نظروں میں حیرت ابھر آئی۔

"اسے میری جسمانی صحت کی بجائے اقتصادی صحت کی زیادہ فکر ہو گی اور تم جانتی ہو کہ میری اقتصادی صحت میں تو سرے سے جان ہی نہیں ہے اس لئے میری بیوی اپنے آپ کو اقتصادی بیوی ہی سمجھتی رہے گی"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور اس بار سب کے ساتھ جولیا بھی ہنس پڑی۔

"ٹھیک ہے۔ پھر بھگتو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آج سے نہیں طویل عرصے سے بھگت رہا ہوں۔ مجبوری ہے"...... عمران نے کہا اور وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ گھاٹ پر پہنچتے ہی عزت بیگ کے آدمی نے ان سے رابطہ کیا اور پھر وہ ایک اور بڑی لانچ میں سوار ہو کر روانڈو گھاٹ کی طرف روانہ ہو گئے۔ چونکہ اب رات کافی گہری تھی اس لئے وہ سب لانچ کے عرشے پر بیٹھنے کی بجائے اس کے نچلے کیبن میں بیٹھے ہوئے تھے جہاں روشنی ہو رہی تھی۔ اس لانچ کا نام کڑماسہ تھا جبکہ اس کا ڈرائیور تارکی نژاد تھا۔ اس کا نام ماسٹر رشید تھا۔ پھر تقریباً پچھلی رات ماسٹر رشید نے آکر انہیں اطلاع دی کہ وہ ایک گھنٹے بعد گھاٹ پر پہنچ جائیں گے تو وہ سب سامان اٹھا کر اپنی اپنی پشت پر باندھنے میں مصروف ہو گئے۔

"ضروری نہیں کہ ہماری پہلی لانچ اس گھاٹ پر پہنچی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ابھی وہاں چیکنگ ہو اس لئے سب نے انتہائی

ہوشیار اور چوکنا رہنا ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر صبح کی روشنی نمودار ہوئی تو وہ گھاٹ پر پہنچ گئے۔ ویران گھاٹ تھا۔ لانچ کے گھاٹ سے لگتے ہی عمران اپنے ساتھیوں سمیت لانچ سے اتر کر آنان کے ساحل پر پہنچ گیا۔ ابھی چونکہ پوری طرح روشنی نہیں ہوئی تھی اس لئے ساحل دھندلا دھندلا سا نظر آ رہا تھا۔ کافی فاصلے پر کچھ پرانی عمارتیں بکھری ہوئی نظر آ رہی تھیں لیکن وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ لانچ انہیں چھوڑ کر واپس چلی گئی تھی۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت آگے بڑھنے لگا۔ انہیں معلوم تھا کہ یہ گھاٹ آنان کے ساحل کے شمال مشرقی حصے میں ہے جو مکمل طور پر ویران ہے۔ یہاں سے قریب آبادی بھی چار پانچ میل کے فاصلے پر ہے اس لئے وہ پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔

"کیا ہوا"...... سب نے چونک کر پوچھا۔

"وہ بے چارے سیاح"...... عمران کے منہ سے نکلا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... جولیا نے کہا تو وہ سب ہی عمران کی طرح زمین کی طرف دیکھنے لگے۔

"یہ دیکھو زمین پر نشانات اور خون کے دھبے۔ اس کے ساتھ ہی گولیوں کے بکھرے ہوئے خول۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری بجائے وہ سیاح یہاں پہنچے تو یہاں چیکنگ موجود تھی جس کی وجہ سے انہیں گولیوں سے بھون ڈالا گیا"...... عمران نے اکڑوں بیٹھ کر زمین کو

دیکھتے ہوئے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ واقعی یہاں چند لوگ گرے ہیں اور یہاں ان پر خوفناک فائرنگ کی گئی ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"گولیوں کی پوزیشن بتا رہی ہے کہ بیک وقت تین اطراف سے مشین گنوں سے فائرنگ ہوئی ہے ۔ بہرحال آؤ ۔ اب وہ مطمئن ہو گئے ہوں گے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

"عمران صاحب ۔ ان سیاحوں کی تعداد تو کم تھی ۔ ان کے ساتھ ایک عورت اور تین مرد تھے اور وہ اصل ایکریمین تھے اس لئے لامحالہ ان کی تعداد کم ہونے کے پیش نظر ان پر شک کیا گیا ہو گا ۔ ایسی صورت میں تو انہیں یہاں ہلاک کرنے کی بجائے بے ہوش کر کے لے جانا چاہئے تھا"...... صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ ہونا تو ایسا ہی چاہئے تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب ۔ سیاح اس انداز میں یہاں کیوں داخل ہو رہے تھے ۔ وہ تو باقاعدہ درست راستے سے جا سکتے تھے"...... صالحہ نے کہا۔

"سیاح ہمیشہ کم خرچ کے عادی ہوتے ہیں ۔ تارکی اور آنان کے درمیان ویزا وغیرہ کی کوئی پابندی نہیں ہے اس لئے ہر شخص بغیر کسی رکاوٹ کے آجا سکتا ہے اس کے لئے یہاں یہی راستہ درست ہے اور چونکہ لانچ پر سفر ہوائی جہاز اور ریل سے سستا پڑتا ہے اس لئے انہوں نے کم خرچ کی وجہ سے یہ راستہ اختیار کیا"...... عمران نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ تو بے چارے آنان کی بجائے عالم بالا پہنچ گئے" ۔ صالحہ نے کہا۔

"ہاں ۔ اب انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ اتنے کم خرچ میں وہ اتنا فاصلہ طے کر جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا تو سب نے ایک طویل سانس لیا۔

"عمران صاحب ۔ انہوں نے لامحالہ ان لوگوں کے چہرے واش کرنے کی کوشش کی ہو گی"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں ۔ وہ چونکہ اصل تھے اس لئے واش نہ ہوئے ہوں گے جبکہ انہوں نے اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہی چالاکی سمجھی ہو گی کہ ایسا میک اپ کر دیا ہے جو کسی طرح واش ہی نہیں ہو رہا ۔ ارے ہاں ۔ ویری بیڈ ۔ اب تو واقعی مجھے اس معاملے پر سنجیدگی سے غور کرنا پڑے گا"...... عمران نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ہمارے حلیئے بھی راسم کے ذریعے ان تک پہنچے ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ اب وہ ہمیں دوبارہ تلاش کر رہے ہوں ۔ ہمیں میک اپ تبدیل کر لینا چاہئے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"لیکن آپ کس بات پر سنجیدگی سے غور کرنے کی بات کر رہے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"اس بات پر کہ میرے ذہن کو کیا ہوتا جا رہا ہے۔ اب تو سامنے کی بات بھی نظر انداز ہو جاتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اپنے ذہن کا کسی اچھے ڈاکٹر سے علاج کراؤ"...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"کسی مینٹل ہسپتال میں داخل ہو جاؤ"...... اچانک تنویر نے کہا تو سب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"باجماعت داخلہ ہو گا"...... عمران نے جواب دیا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ پھر ایک پرانی عمارت کے اندر رک کر انہوں نے سامان پشتوں سے اتارا اور پہلا میک اپ ختم کر کے ان سب نے نیا میک اپ کیا اور اس کے بعد وہ سامان اٹھا کر اس عمارت سے نکل کر آگے بڑھتے چلے گئے۔ انہیں معلوم تھا کہ آبادی تک انہیں پیدل جانا ہو گا۔ اس کے بعد ہی انہیں کوئی سواری مل سکتی ہے اس لئے وہ اطمینان سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

گارمیتھ اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا جبکہ جوڈی بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے جن افراد کا انہوں نے خاتمہ کیا تھا اور جن کے میک اپ خصوصی واشر سے بھی واش نہ ہو سکے تھے۔ ان کے بارے میں جوڈی کے کہنے پر گارمیتھ نے چیف سے بات کی تو چیف نے انہیں ایک خصوصی پوائنٹ پر پہنچانے کا حکم دے دیا کیونکہ وہاں ایسی جدید ترین مشینری موجود تھی جس سے فائنل چیکنگ کی جا سکتی تھی اس لئے گارمیتھ نے روجر کو انہیں اس پوائنٹ پر پہنچانے کا کہا اور وہ جوڈی کے ساتھ واپس آفس میں آ گیا۔ رات آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی لیکن انہیں چونکہ چیف کی طرف سے رزلٹ کا انتظار تھا اس لئے وہ آفس میں موجود تھے لیکن چیف کی طرف سے کوئی کال ہی نہ آ رہی تھی۔

"میرا خیال ہے گارمیتھ کہ یہ لوگ اصل نہیں تھے"...... جوڈی

نے کہا۔

"کیوں ۔ وجہ"...... گارمیتھ نے چونک کر کہا۔

"جب یہ ساحل پر پہنچے تو ان کا انداز ایجنٹوں جیسا نہ تھا ۔ میں سمجھی کہ شاید وہ مطمئن ہونے کی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں لیکن جب سرچ لائیٹس آن ہوئیں اور ان پر فائر کھولا گیا تو یہ عام لوگوں کی طرح مارے گئے ۔ اگر یہ ایجنٹ ہوتے تو لامحالہ اپنے بچاؤ کے لئے یہ کوئی نہ کوئی مزاحمت کرتے ۔ سرچ لائیٹس آن ہونے اور فائرنگ ہونے کے درمیان کچھ وقفہ تو بہرحال تھا اور ایجنٹ ایسے وقفوں سے لاشعوری طور پر فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن وہ احمقوں کی طرح کھڑے پلکیں جھپکاتے رہ گئے"...... جوڈی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ تمہارا تجزیہ درست ہے ۔ اب مجھے بھی یہ بات محسوس ہو رہی ہے لیکن یہ ممکن کیسے ہوا کہ لانچ بھی وہی ہو اور ان کے پہنچنے کا وقت بھی وہی تھا ۔ پھر یہ کیسے ہوا اور وہ لوگ کہاں چلے گئے ۔ اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ انہیں یہاں چیکنگ کا علم ہو گیا ہو اور انہوں نے کہیں سے قربانی کے بکرے تلاش کر کے بھجوا دیئے ہوں ۔ اگر ایسا ہوتا تو لامحالہ وہ دوسری لانچ پر پیچھے پہنچ جاتے"...... گارمیتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اسی طرح باتیں کرتے کرتے صبح ہو گئی۔

"یہ چیف کال کیوں نہیں کر رہا ۔ ساری رات ہی گزر گئی

ہے"...... گارمیتھ نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو گارمیتھ نے طویل سانس لیتے ہوئے رسیور اٹھا لیا جبکہ جوڈی نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ۔ فوسٹر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"یس باس ۔ میں گارمیتھ بول رہا ہوں ۔ ہمیں آپ کی کال کا ساری رات جاگ کر انتظار کرنا پڑا"...... گارمیتھ نے کہا۔

"مجھے بھی تمہارے ساتھ ساری رات جاگنا پڑا ہے کیونکہ انتہائی چیکنگ کے باوجود ان لوگوں کے میک اپ واش ہی نہیں ہو سکے جبکہ جو حالات تم نے بتائے تھے ان کے مطابق یہ اصل ایجنٹ ہونے چاہئیں تھے اس لئے میں نے ان سب کے ایلیسٹان ٹیسٹ کے احکامات دے دیئے جن کی وجہ سے دیر ہو گئی ۔ ایلیسٹان ٹیسٹ میں انسانی جلد اور ان کے جسم پر موجود بالوں کے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور یہ ٹیسٹ انتہائی پیچیدہ ہوتے ہیں ۔ بہرحال اس سے حتمی نتائج مل جاتے ہیں کیونکہ اس ٹیسٹ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ آدمی کس براعظم یا علاقے کا رہنے والا ہے ۔ ہمارے مطلوبہ ایجنٹ پاکیشیائی تھے جبکہ ایک عورت سوئس نژاد تھی اور ایلیسٹان ٹیسٹ سے ہی معلوم ہو سکتا تھا کہ یہ لوگ واقعی ایشیائی ہیں یا نہیں اور اب جو رزلٹ سامنے آیا ہے اس کے مطابق یہ چاروں افراد ایکریمین ہیں ۔ ان میں سے کوئی نہ ایشیائی ہے نہ کوئی سوئس نژاد"...... چیف نے

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری ساری محنت رائیگاں چلی گئی"...... گارمیتھ نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اور اب تم نے دوبارہ انہیں ٹریس کرنا ہے اور پھر ختم کرنا ہے۔ وہ بہرحال یہاں پہنچیں گے"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گارمیتھ نے بھی طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"بہت برا ہوا۔ ہم خوش ہو رہے تھے۔ بہرحال اب کیا کیا جا سکتا ہے"...... گارمیتھ نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنا کیا ہے۔ اپنے سیکشن کو ہدایات دے دو۔ یہ گروپ بہرحال اپنے قدوقامت اور مخصوص انداز کی وجہ سے ٹریس تو ہو ہی جائے گا"...... جوڈی نے کہا تو گارمیتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں جا کر سوتی ہوں۔ میرا دماغ بوجھل ہو رہا ہے"...... جوڈی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جا کر سو جاؤ۔ میں بھی روجر کو ہدایات دے کر بیڈ روم کا رخ کرتا ہوں"...... گارمیتھ نے کہا تو جوڈی سر ہلاتی ہوئی تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"تم وقتی طور پر تو بچ گئے ہو پاکیشیائی ایجنٹو لیکن تمہاری موت بہرحال میرے ہی ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے"...... گارمیتھ نے کہا اور پھر رسیور اٹھانے کے لئے اس نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی

بج اٹھی تو گارمیتھ نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ گارمیتھ بول رہا ہوں"...... گارمیتھ نے کہا۔

"روجر بول رہا ہوں باس۔ آپ کے بارے میں چونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ آفس میں موجود ہیں اس لئے میں نے یہاں فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے روجر نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کیوں کال کی ہے اتنی صبح۔ کوئی خاص بات"۔ گارمیتھ نے کہا۔

"یس باس۔ ٹرانسکو ٹاؤن سے مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ صبح سویرے چھ ایکریمین جن میں دو عورتیں اور چار مرد شامل تھے روانڈو گھاٹ کی طرف سے آتے ہوئے چیک کئے گئے ہیں۔ یہ چھ کے چھ افراد پیدل آئے اور پھر ٹاؤن کے قریب سے انہوں نے دو ٹیکسیاں حاصل کیں اور آگے بڑھ گئے۔ چونکہ پاکیشیائی ایجنٹ تو ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے یہ کوئی سیاح ہوں گے لیکن باس۔ اصل بات یہ ہے کہ ان کے قدوقامت اور انداز بتا رہے تھے کہ یہ لوگ محض سیاح نہیں ہیں"...... روجر نے کہا۔

"تمہارے آدمی کو ان پر شک کیوں ہوا"...... گارمیتھ نے پوچھا۔

"میرے آدمی کو شک نہیں ہوا بلکہ میں نے اسے فون کر کے کہا تھا کہ وہ اب چھ افراد کے گروپ کی چیکنگ ختم کر دے کیونکہ یہ ایجنٹ ہلاک ہو چکے ہیں تو اس نے مجھے یہ اطلاع دی کیونکہ وہ

بہر حال چھ افراد کا گروپ ہی تھا"...... روجر نے جواب دیا۔

" ایسی بات تھی تو پھر پہلے اس نے اطلاع کیوں نہیں دی تمہیں"...... گارمیتھ نے سرد لہجے میں کہا۔

" اس لئے باس کہ ہم رات کو وہاں آپریشن کر چکے تھے اور گو میں نے اسے خصوصی طور پر منع تو نہیں کیا تھا لیکن اسے بہر حال معلوم تھا"...... روجر نے جواب دیا۔

" تو اب سن لو کیونکہ میں تمہیں فون کرنے ہی والا تھا کہ تمہاری کال آ گئی۔ جن ایکریمین کے خلاف ہم نے آپریشن مکمل کیا ہے وہ پاکیشیائی نہیں تھے۔ اب ان کے خصوصی ٹیسٹ ہو چکے ہیں اور اس سے اب یہ بات کنفرم ہو چکی ہے کہ وہ اصل ایکریمین تھے اس لئے جو اطلاع تمہارے آدمی نے تمہیں دی ہے وہ بے حد اہم ہے یہ لوگ بعد میں آئے اور انہوں نے پہلے غلط لوگ بھجوا دیئے تاکہ ہم انہیں ہلاک کر کے مطمئن ہو جائیں اور ایسے ہی ہوا۔ اب ہم نے انہیں فوری طور پر ٹریس کرنا ہے"...... گارمیتھ نے تیز لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر تو لازماً یہی لوگ ہوں گے۔ میں ان ٹیکسی ڈرائیوروں کو تلاش کرتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں انہیں ٹریس کر لوں گا"...... روجر نے کہا۔

" ٹریس کرتے ہی انہیں بغیر کسی توقف کے ہلاک کر دینا۔ اگر ایک ہزار آدمی بھی مارے جائیں تب بھی پرواہ نہیں لیکن ان خطرناک لوگوں کو وقفہ نہیں ملنا چاہئے"...... گارمیتھ نے جواب

دیا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے روجر نے کہا۔

" اور سنو۔ اب میں سونے جا رہا ہوں۔ اگر کوئی اہم ترین بات ہو تو مجھے میرے فلیٹ پر رنگ کر لینا ورنہ مجھے ڈسٹرب نہ کرنا"۔ گارمیتھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھیں واقعی نیند سے بوجھل ہو رہی تھیں۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک کالونی کی کوٹھی میں موجود تھ
راونڈو گھاٹ سے پیدل چل کر وہ قریبی ٹاؤن میں پہنچے تھے جہاں سے
انہیں دو ٹیکسیاں مل گئیں اور وہ سب ان ٹیکسیوں میں سوار ہو
مین مارکیٹ کے آغاز میں ہی ڈراپ ہو گئے۔ پھر عمران نے سیاحو
کو رہائش گاہیں فراہم کرنے والی ایجنسی سے رابطہ کیا اور اس طر
انہوں نے یہ رہائش گاہ حاصل کر لی۔

"اب کیا پروگرام ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میرا تو وہی پہلے والا پروگرام ہے۔ تم اپنی بات کرو"۔ عم
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم لیڈر ہو اس لئے جو تمہارا پروگرام ہو گا وہی ہمارا ہو گا"۔ جو
نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس
پڑا۔

"عمران صاحب۔ مس جولیا کو آپ اب پہلے کی طرح ایسی باتیں کر کے جذباتی نہیں کر سکتے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہمیں تیزی سے حرکت میں آنا چاہئے کیونکہ جنہیں ہماری جگہ ہلاک کیا گیا ہے جلد ہی انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ اصل ہیں اور جس انداز میں یہ ایف ایجنسی کام کر رہی ہے انہوں نے ہمیں بہرحال ٹریس کر لینا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ اب واقعی کام ہونا چاہئے۔ لیکن سب سے پہلے تو ہم نے یہ سوچنا ہے کہ کرنا کیا ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں بتاتی ہوں کہ کیا کرنا ہے۔ عزت بیگ نے تمہیں فون پر بتایا تھا کہ گارمیتھ کی اسسٹنٹ جوڈی کو معلوم ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے اس لئے ہم یہاں آئے ہیں تاکہ کنفرم ہو سکیں۔ اب ہم نے جوڈی کو تلاش کرنا ہے"...... جولیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسے تلاش کرو گی"...... عمران نے کہا تو جولیا نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جوڈی کلب کا نمبر دیں"...... جولیا نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ جولیا نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے

پراس نے تیزی سے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"جوڈی کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"گریٹ لینڈ سے مادام سوسن بول رہی ہوں ۔ جوڈی سے بات کراؤ"...... جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ کوئی بہت بڑی شخصیت ہو ۔

"مادام جوڈی چونکہ گزشتہ رات جاگتی رہی ہیں مادام اس لیئے وہ سو رہی ہیں ۔ آپ شام کو دوبارہ فون کر لیں تو ان سے بات ہو سکے گی"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اس کی رہائش گاہ کہاں ہے ۔ کیا ایڈریس ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"کلب میں ہی ان کا خصوصی پورشن ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے رسیور رکھ دیا۔

"وہ کلب کے ہی کسی خصوصی پورشن میں موجود ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں ۔ عزت بیگ نے مجھے بتایا تھا کہ وہ کلب میں ہی رہتی ہے بہرحال میرا خیال ہے کہ جوڈی سے زیادہ اس کا باس گارمیتھ یا ان کا چیف فوسٹر اس بارے میں جانتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے عمران صاحب کہ ہم بیک وقت ان تینوں پر کام

شروع کر دیتے ہیں ۔ کوئی تو جانتا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ گروپنگ کر لی جائے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ مس جولیا اور صالحہ جوڈی کو کور کریں ۔ میں اور کیپٹن شکیل اس گارمیتھ کو کور کرتے ہیں جبکہ آپ تنویر کے ساتھ اس فوسٹر کو کور کریں"...... صفدر نے کہا۔

"تینوں پر بیک وقت کام نہیں ہو سکتا اور خاص طور پر فوسٹر پر تو کام نہیں ہو سکتا کیونکہ اس تک پہنچنا خاصا وقت طلب ہو گا ۔ البتہ جوڈی اور گارمیتھ پر کام ہو سکتا ہے اور دوسری بات یہ بھی بتا دوں کہ ایف ایجنسی دوسری تمام ایجنسیوں سے اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اس کے ہر ایجنٹ کو مارشل آرٹ کی خصوصی ٹریننگ کرائی جاتی ہے اس لیئے اس کا نام ہی فائٹ ایجنسی رکھا گیا ہے ۔ فائٹ ایجنسی کا مخفف ایف ایجنسی ہے اور گارمیتھ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ مارشل آرٹ کا واقعی ماہر ہے ۔ اسے ایکریمیا اور یورپ میں مارشل آرٹ کا دیوتا یا لیجنڈ کہا جاتا ہے اور یقیناً ایسی ہی مہارت جوڈی بھی رکھتی ہو گی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ پھر میں گارمیتھ پر کام کروں گا ۔ میں دیکھوں گا کہ وہ کتنا ماہر ہے"...... تنویر نے فوراً ہی کہا۔

"جولیا اور صالحہ جوڈی کو کور کریں گی اور مس جولیا کو یہ بات بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہمارا مقصد صرف جوڈی سے لڑنا یا

اسے ہلاک کرنا نہیں ہے بلکہ اس سے لیبارٹری کے بارے میں پوچھنا ہے اور یہی بات میں صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر سے کہوں گا کہ گارمتھ سے مقابلہ کرنا اور اسے شکست دینا ہمارا مقصد نہیں ہے بلکہ اس سے لیبارٹری کے بارے میں پوچھ گچھ کرنی ہے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اور تم کیا کرو گے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"میں یہاں بیٹھ کر تمہارے حق میں دعائے خیر کروں گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"نہیں۔ تم اصل بات بتاؤ کہ تم کیا کرنا چاہتے ہو"...... جولیا نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"بتایا تو ہے کہ تمہارے حق میں دعائے خیر کروں گا اور اس سے زیادہ میں کر بھی کیا سکتا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دیکھو عمران۔ میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں اس لئے تم مجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتے۔ مجھے معلوم ہے کہ ہم جوڈی اور گارمتھ سے لڑتے رہ جائیں گے اور تم کوئی اور چکر چلا کر کنفرمیشن کر لو گے اس لئے کھل کر بات کرو"...... جولیا نے سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ کون کون سی رگ سے واقف ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ شاید کرنل فوسٹر پر کام کرنا چاہتے

ہیں"...... عمران کی بات کا کوئی جواب آنے سے پہلے کیپٹن شکیل بول پڑا۔

"کرنل فوسٹر تک پہنچنا خاصا مشکل کام ہے۔ وہ بہرحال ایک ایجنسی کا چیف ہے۔ البتہ میں اس دوران کوشش کروں گا کہ کران جا کر وہاں سے معلومات حاصل کروں کیونکہ اس طرح ہمارا وقت بچ جائے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ اکیلے وہاں جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"اکیلے سیاحت کرنے میں جو لطف ہے وہ گروپ میں نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جبکہ محاورہ تو یہ ہے کہ اکیلا تو درخت بھی خوش نہیں رہتا"۔ صفدر نے کہا۔

"بے چارہ درخت گھوم پھر کر ساتھی تلاش نہیں کر سکتا جبکہ سنا ہے کہ کران میں ان دنوں پوری دنیا کا حسن اکٹھا ہو جاتا ہے اور جہاں حسن اتنی تعداد میں ہو تو ایک آدھ پھول تو ہمیں بھی میسر آ ہی سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو تم وہاں عیاشی کرنے جا رہے ہو"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"عیاشی۔ لاحول ولا قوۃ۔ تم نے خاتون ہونے کے باوجود کس طرح منہ پھاڑ کر یہ لفظ بول دیا ہے۔ حد ہو گئی۔ پھول کو دیکھنا اور اس کی تعریف کرنا کیا اسے عیاشی کہتے ہیں"...... عمران نے منہ

بناتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ جو مرضی آئے کرتے پھرو ۔ میرا کیا تعلق ۔ آؤ صالحہ "...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا تو صالحہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی ۔ پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتی ہوئیں کمرے سے باہر چلی گئیں۔

" جولیا نے جوڈی کے بارے میں معلوم کر لیا ہے لیکن گارمیتھ کے بارے میں کیسے معلوم ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

" اس کے آفس سے "...... عمران نے جواب دیا۔

" اس کے آفس کا کیا ایڈریس ہے "...... صفدر نے چونک کر کہا۔

" جوڈی کلب فون کر کے معلوم کر لو ۔ عزت بیگ نے بتایا تھا کہ گارمیتھ بھی اس جوڈی کلب میں ہی اٹھتا بیٹھتا ہے "...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ چونکہ پہلے جولیا جوڈی کلب کا نمبر انکوائری سے معلوم کر کے پریس کر چکی تھی اور صفدر اسے دیکھ رہا تھا اس لئے اسے نمبر معلوم ہو گیا تھا۔

" جوڈی کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" جیکب بول رہا ہوں ولنگٹن سے ۔ مسٹر گارمیتھ سے بات کرنی ہے ۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ آپ کے کلب میں آتے جاتے رہتے

ہیں "...... صفدر نے ایکریمین لہجے اور زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یس سر ۔ وہ آتے جاتے رہتے ہیں بلکہ یہاں ان کی رہائش کے لئے ایک کمرہ بھی وقف ہے لیکن اس وقت وہ یہاں نہیں نہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" برائے مہربانی ان سے ملاقات کا کوئی ایڈریس بتا دیں ۔ میرے لئے یہ زندگی اور موت کا مسئلہ ہے "...... صفدر نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں کیا بتا سکتی ہوں مسٹر جیکب ۔ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے آفس میں ہوں یا اپنے فلیٹ پر جہاں وہ اکثر رہتے ہیں "...... لڑکی نے کہا۔

" وہاں کے فون نمبر تو یقیناً آپ کے کمپیوٹر میں فیڈ ہوں گے ۔ وہی بتا دیں ۔ میں ہمیشہ آپ کا مشکور رہوں گا "...... صفدر نے کہا۔

" ایک منٹ ہولڈ کریں ۔ میں بتاتی ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد لڑکی نے نمبر بتا دیئے تو صفدر نے اس کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے پہلے آفس کا نمبر پریس کر دیا۔

" یس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" جناب گارمیتھ سے بات کرائیں ۔ میں ولنگٹن سے جیکب بول رہا ہوں ۔ میں ان کا کزن ہوں "...... صفدر نے کہا تو عمران بے

اختیار مسکرا دیا۔

"جناب گارمیتھ تو موجود نہیں ہیں۔ وہ رات بھر کام کے سلسلے میں جاگتے رہے ہیں اس لئے اس وقت وہ آرام کر رہے ہیں اور انہیں ڈسٹرب نہیں کیا جا سکتا۔ آپ چار گھنٹوں بعد فون کریں تو ملاقات ہو جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صفدر نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن رابطہ ہوتے ہی ایک مشینی آواز سنائی دی۔

"نمبر وقتی طور پر آف ہے۔ آپ پیغام ریکارڈ کرا دیں"۔ مشینی آواز میں کہا گیا تو صفدر نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"محترمہ۔ میں ولنگٹن سے آیا ہوں اور میں نے فوری طور واپس بھی جانا ہے۔ میرے پاس ایک صاحب کا نمبر ہے لیکن وہاں سے جواب مل رہا ہے کہ نمبر وقتی طور پر آف ہے جبکہ میں نے ان صاحب سے فوری ملاقات کرنی ہے۔ آپ برائے کرم کمپیوٹر سے اس فون نمبر کا ایڈریس بتا دیں"...... صفدر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی بتائیں۔ کیا نمبر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو صفدر نے نمبر بتا دیا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... تھوڑی دیر بعد دوبارہ نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس مس"...... صفدر نے کہا۔

"نمبر واقعی وقتی طور پر آف ہے۔ ایڈریس نوٹ کر لیں۔ یہ فون امپریل پلازہ کے فلیٹ نمبر ایک سو ایک میں نصب ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو صفدر نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"آج معلوم ہوا ہے کہ آپ کی انگلیوں کو کتنی ورزش کرنا پڑتی ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے پولیس آفیسر بن کر ایڈریس پوچھنے کی بجائے منت کیوں کی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اس لڑکی کا کوئی تعلق اس گارمیتھ سے ہو کیونکہ میں نے سنا ہوا ہے کہ وہ لیڈی کلر ہے"...... صفدر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے صفدر۔ اس کا ایڈریس تو مل گیا ہے اور وہ وہاں سو رہا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں"...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بھی اٹھ کھڑا ہوا جبکہ تنویر ویسے ہی بیٹھا ہوا تھا۔

"تم ہمارے ساتھ نہیں چلو گے"...... صفدر نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ میں عمران کے ساتھ جاؤں گا"...... تنویر نے جواب

دیا۔

" کیوں ۔ پہلے تو تم کہہ رہے تھے کہ تم گارمیتھ سے فائٹ کرنے جاؤ گے "...... صفدر نے کہا۔

" یہ جولیا کی طرف سے مجھ پر نگران مقرر ہو گیا ہے اس لئے اب یہ تمہارے ساتھ کیسے جا سکتا ہے "...... عمران نے کہا۔

" کیا مطلب ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا "...... تنویر نے چونک کر کہا۔

" جس طرح جولیا میری رگ رگ سے واقف ہے اس طرح میں جولیا اور تمہاری دونوں کی رگ رگ سے واقف ہوں ۔ گو جولیا نے تمہیں صرف مخصوص انداز میں دو بار سر ہلا کر مخصوص اشارہ کیا لیکن تم دیکھو کہ میں سمجھ گیا ہوں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران صاحب ۔ ہم کیوں نہیں سمجھ سکے "...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس لئے کہ تم اس تکون سے باہر ہو "...... عمران نے جواب دیا۔

" تکون سے آپ کا مطلب ہے جولیا، آپ اور تنویر "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ البتہ صالحہ اشارہ کرتی تو لازماً تمہیں علم ہو جاتا "۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" اوکے ۔ آؤ چلیں کیپٹن شکیل "...... صفدر نے کہا اور پھر وہ

دونوں ہی تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر چلے گئے۔

" ہاں اب بتاؤ تمہارا کیا پروگرام ہے "...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جو تمہارا پروگرام ہو گا ۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ تم کران نہیں جا رہے "...... تنویر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیوں ۔ اس یقین کی وجہ "...... عمران نے چونک کر قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیونکہ اگر واقعی وہاں لیبارٹری ہو گی بھی سہی تو تم وہاں پہنچ کر ادھر ادھر سے معلومات حاصل نہیں کر سکتے ۔ مجھے تمہاری فطرت کا اندازہ ہے ۔ تم کوشش کرتے ہو کہ پہلے ٹارگٹ کا تعین کر لو پھر آگے بڑھو ۔ تمہاری کامیابی کی اصل وجہ بھی یہی ہے کہ تم اندھوں کی طرح ہوا میں لاٹھیاں نہیں گھماتے "...... تنویر جب بولنے پر آیا تو مسلسل بولتا چلا گیا۔

" حیرت ہے ۔ جولیا کے ایک اشارے پر تمہارے ذہن کے تمام خلیات روشن ہو گئے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" جولیا کو بھی معلوم ہے کہ تم وہاں نہیں جا سکتے اس لئے اس نے مجھے اشارہ کیا تھا کہ میں تمہارے ساتھ رہوں "...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں تو سمجھا تھا کہ میری تمام رگوں کا کسی کو علم نہیں ہے لیکن اب تو لگتا ہے کہ میری تمام رگوں کے بارے میں اخبارات اور ٹی

وی پر باقاعدہ اشتہارات آتے رہتے ہیں ۔ بہرحال ٹھیک ہے ۔
اٹھو"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔
"کہاں جانا ہے"...... تنویر نے اٹھتے ہوئے کہا۔
"تم آؤ تو سہی"...... عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں اس کوٹھی کے بیرونی احاطے میں آگئے ۔یہاں چونکہ دو گیراجوں میں چار کاریں موجود تھیں جن میں سے دو کاریں جولیا اور کیپٹن شکیل لے گئے تھے اس لئے ایک کار عمران نے گیراج سے نکالی اور پھر تنویر نے بیرونی پھاٹک کھولا تو عمران نے کار باہر نکال کر روک دی ۔ تنویر نے بڑا پھاٹک بند کیا اور پھر باہر نکل کر اس نے چھوٹا پھاٹک بند کر کے اس پر نمبروں والا مخصوص تالا لگا دیا اور آگے بڑھ کر وہ کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا تو عمران نے کار آگے بڑھا دی ۔ تھوڑی دیر بعد مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد عمران نے کار ایک کلب کی دو منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔
"یہاں کون ہے"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔
"تم آؤ تو سہی"...... عمران نے کار پارکنگ میں موڑتے ہوئے کہا اور پھر کار پارک کر کے وہ نیچے اتر گیا۔ تنویر بھی کار سے نیچے اترا تو عمران نے کار لاک کی اور پارکنگ بوائے سے پارکنگ کارڈ لے کر وہ مڑا اور کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔
"یہ کلب تو جرائم پیشہ افراد کا گڑھ لگتا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں ۔ یہ ڈیلاس کلب ہے ۔آنان کا سب سے بدنام کلب"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔
"یہاں کس سے ملنا ہے تم نے"...... تنویر نے کہا۔
"اس کلب کا مینجر وائلڈ ہے جو ایف ۶ ایجنسی کا ممبر رہا ہے لیکن وائلڈ غصے کا بڑا تیز ہے ۔اس نے ایک بار صرف غصے کی وجہ سے دس بے گناہ افراد کو ہلاک کر دیا تھا ۔ اس کا کورٹ مارشل کیا گیا لیکن اسے کوئی جسمانی سزا دینے کی بجائے ایجنسی سے علیحدہ کر دیا گیا اور تب سے وائلڈ یہاں مینجر ہے اور اس وقت وہ آنان کا معروف غنڈہ اور گینگسٹر ہے"...... عمران نے کلب کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے مختصر طور پر بتا دیا۔
"لیکن اس سے کیا پوچھنا ہے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"کران میں ایف ۶ ایجنسی کا سیکشن انچارج نک اپنے سیکشن سمیت موجود ہے اور وائلڈ اور نک دونوں میں بے حد گہری دوستی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کلب کا اصل مالک نک ہے اور نک کو یقیناً اس لیبارٹری کے بارے میں علم ہو گا اور اگر ایسا ہے تو اس وائلڈ کو بھی اس بارے میں معلوم ہو گا"...... عمران نے جواب دیا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"تم نے خواہ مخواہ لمبی پوچھ گچھ کے چکر میں پڑ جانا ہے اس لئے میں پوچھوں گا اس سے"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں تنویر۔ جب تک جولیا اور صفدر اپنی رپورٹ مکمل نہیں کر لیتے ہم نے کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی جس سے یہاں معاملات بگڑ جائیں اس لئے تم نے خاموش رہنا ہے۔ ہاں ضرورت پڑنے پر میں تمہیں اشارہ کر دوں گا"...... عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر وہ ہال میں داخل ہو گیا۔ تنویر بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گیا۔ ہال عورتوں اور مردوں سے بھرا ہوا تھا لیکن سب کے لباس، چہرے مہرے اور انداز سے نمایاں تھا کہ یہ سب لوگ انتہائی خطرناک غنڈے اور جرائم پیشہ افراد ہیں۔ ہال منشیات کے دھوئیں اور شراب کی تیز بو سے بھرا ہوا تھا۔ وہاں سرعام انتہائی اخلاق سوز حرکتیں جاری تھیں۔ دیواروں کے ساتھ چار لحیم شحیم غنڈے ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے کھڑے تھے۔ ان کی آنکھیں سرچ لائٹوں کی طرح پورے ہال کی نگرانی کر رہی تھیں۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر ایک نوجوان کھڑا تھا جبکہ دو لڑکیاں ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھیں۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"وائلڈ سے کہو کہ ناراک سے لارڈ ٹمپل آیا ہے"...... عمران نے کاؤنٹر پر کھڑے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سیدھے ہاتھ پر راہداری میں باس کا آفس ہے"...... نوجوان نے کہا تو عمران راہداری کی طرف مڑ گیا۔ تنویر خاموشی سے اس کے پیچھے تھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ایک خاصے بڑے آفس میں داخل ہو رہے تھے لیکن یہاں دروازے کے ساتھ ایک بیضوی کاؤنٹر تھا جس

کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ باقی دیواروں کے ساتھ صوفے موجود تھے جن پر چار مرد اور دو عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔

"جی فرمائیے"...... کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھی ہوئی لڑکی نے عمران کے قریب پہنچنے پر کہا۔

"میرا نام لارڈ ٹمپل ہے اور یہ میرا ساتھی ہے جیکب۔ ہم ناراک سے آئے ہیں۔ وائلڈ سے کہو کہ وہ فوراً ہم سے ملاقات کرے ورنہ لارڈ ٹمپل ناراض ہو جائے گا اور لارڈ ٹمپل کی ناراضگی وائلڈ کے لئے انتہائی بدقسمتی کا باعث بھی بن سکتی ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ تشریف رکھیں۔ میں باس سے بات کرتی ہوں"...... لڑکی نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی باہر آئی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی جبکہ سیکرٹری نے ان چار مردوں اور دو عورتوں کو اشارہ کیا تو وہ سب اکٹھے ہی اٹھے اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔

"آؤ جیکب۔ بہرحال معزز لوگوں کا یہی شعار ہے کہ اپنی باری کا انتظار کیا جائے"...... عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر نے صرف ہونٹ بھینچنے پر اکتفا کیا۔ البتہ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ مشکل سے یہ سب کچھ برداشت کر رہا ہے۔ بہرحال وہ صوفوں پر بیٹھ گئے جبکہ لڑکی نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کئے اور چند لمحے بات کرنے کے بعد اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے شدید انتظار کے

بعد بند دروازہ کھلا اور چاروں مرد اور دونوں عورتیں باہر آئیں تو
سیکرٹری کے اشارے پر عمران اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
تنویر اس کی پیروی کر رہا تھا۔ عمران دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو
چھوٹی سی راہداری کے بعد ایک بڑا کمرہ تھا جسے انتہائی خوبصورت
انداز میں سجایا گیا تھا۔ سامنے ایک بڑی میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور
قدرے بھاری جسم کا آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ اس کے
جسم کی مناسبت سے چھوٹا تھا۔ البتہ اس کی فراخ پیشانی اور دونوں
آنکھوں میں تیز چمک اس کی ذہانت کو واضح کر رہی تھی۔

"میں لارڈ ٹمپل اور ان کے ساتھی جیکب کو خوش آمدید کہتا
ہوں"...... اس آدمی نے جو وائلڈ تھا اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے
رسمی سے لہجے میں کہا۔

"لیکن اتنا طویل انتظار لارڈ ٹمپل کے لئے انتہائی صبر آزما ثابت
ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ سوری لارڈ۔ تشریف رکھیں"...... وائلڈ نے کہا لیکن اس
کا لہجہ رسمی اور کاروباری ہی تھا۔ اس نے عمران اور تنویر سے مصافحہ
بھی اسی انداز میں کیا تھا۔

"آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے"...... وائلڈ نے رسمی سے لہجے میں
کہا۔

"کچھ نہیں۔ ہم نے پہلے ہی کافی غصہ پی لیا ہے۔ بہرحال مسٹر
وائلڈ۔ آپ کو کافی طویل عرصہ ہو گیا ہے ایف ایجنسی کو چھوڑے

ہوئے اس لئے آپ تو یقیناً گریٹ لینڈ کی سب سے مشہور ایجنسی
تھری سٹار کے فرسٹ گریڈ ایجنٹ لارڈ ٹمپل سے واقف نہ ہوں گے
لیکن آپ کا دوست نک بہرحال اچھی طرح واقف ہے اس لئے آپ
نک کو کال کریں اور اسے بتائیں کہ لارڈ ٹمپل کو آپ سے ملاقات
کرنے کی غرض سے باہر صوفے پر بیٹھ کر اونگھنا پڑا ہے تو یقیناً وہ
آپ کو بتائے گا کہ لارڈ ٹمپل کے لئے اس انداز کا انتظار کتنا صبر آزما
ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو وائلڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ کا تعلق گریٹ لینڈ کی سرکاری ایجنسی
سے ہے"...... وائلڈ نے کہا۔

"لارڈ ٹمپل بذات خود ایک ایجنسی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہمیں
نک نے فون کر کے کہا تھا کہ وہ کران آئی لینڈ میں آنان کی کسی
لیبارٹری کے تحفظ کے لئے گیا ہوا ہے اور اس لیبارٹری کے خلاف
ایشیائی ایجنٹ کام کر رہے ہیں۔ ہم مصروفیت کی وجہ سے وہاں جا تو
نہیں سکتے لیکن آپ کی معرفت نک کو چند مشورے دینا چاہتے ہیں
اس لئے برائے کرم آپ نک کو کال کر کے میری اس سے بات کرا
دیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن آپ کو کس نے بتایا ہے کہ میں نک کو جانتا ہوں"۔
وائلڈ نے کہا۔

"نک نے خود ہی۔ اس نے کہا تھا کہ جب بھی اس سے رابطہ
کرنا ہو تو وائلڈ کے ذریعے بات کی جا سکتی ہے اس لئے ہمیں آپ سے

ملاقات کے لئے باہر صوفوں پر بیٹھنا پڑا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کے ساتھ نک کی کب بات ہوئی ہے"...... وائلڈ نے کہا۔

"آپ یہ ساری باتیں مجھ سے پوچھنے کی بجائے نک سے ہی پوچھ لیں۔ لارڈ ٹمپل یہاں نوکری کرنے نہیں آیا کہ بیٹھا آپ کو انٹرویو دیتا رہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ آپ جا سکتے ہیں۔ میں نک کو نہیں جانتا"...... وائلڈ نے یکلخت تیز لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آؤ جیکب چلیں۔ ہم نے بہرحال اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اب نک جانے اور مسٹر وائلڈ۔ اوکے مسٹر وائلڈ۔ گڈ بائی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ بیٹھا ہوا تنویر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آئی ایم سوری۔ تشریف رکھیں۔ میں آپ کی بات کرواتا ہوں نک سے"...... وائلڈ نے یکلخت معذرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران اور تنویر دوبارہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ وائلڈ نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران کی نظریں ان نمبروں پر جمی ہوئی تھیں۔ جب نمبر پریس کر دیئے گئے تو عمران نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور وائلڈ نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے کہہ رہا ہو کہ ٹھیک ہے۔ ایسا ہونا چاہئے تھا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ نک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رسیور اٹھائے جانے کے ساتھ ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"وائلڈ بول رہا ہوں نک۔ کیا تم گریٹ لینڈ کے کسی لارڈ ٹمپل کو جانتے ہو"...... وائلڈ نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ لارڈ ٹمپل۔ ہاں۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ لارڈ ٹمپل تو گریٹ لینڈ کا بڑا معروف ایجنٹ ہے اور میرا بہترین دوست ہے"...... نک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا بہترین دوست لارڈ ٹمپل یہاں میرے آفس میں موجود ہے۔ بات کرو"...... وائلڈ نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو نک۔ یہ تمہارا دوست وائلڈ تو واقعی وائلڈ فلاور ہے۔ بڑی تیز خوشبو ہے اس کی"...... عمران نے رسیور لے کر کہا تو دوسری طرف سے نک بے اختیار ہنس پڑا۔

"اسے معلوم نہیں ہے لارڈ کہ تم کیا ہو۔ بہرحال کیسے آنا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہاں ٹاپ ہیڈز کی میٹنگ تھی اور تمہیں تو معلوم ہے کہ جہاں ٹاپ ہیڈز ہوں وہاں لارڈ ٹمپل کی موجودگی ضروری ہوتی ہے لیکن تم بتاؤ کہ کیا اب کران میں اس لیبارٹری کے گرد جال بننے میں مصروف ہو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نک ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کے انتظار میں بیٹھا ہوں اور وہ ادھر کا رخ ہی نہیں کر رہے ۔ پہلے اطلاع ملی تھی کہ گارمیتھ نے چار پاکیشیائی ایجنٹوں کا ساحل پر ہی خاتمہ کر دیا ہے لیکن پھر چیف نے اطلاع دی کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ نہیں تھے بلکہ ایکریمین تھے جو غلط فہمی میں ہلاک ہوگئے" ...... نک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا لیبارٹری میں تمہاری پوسٹ فون آپریٹر کی ہے کہ ادھر وائلڈ نے نمبر پریس کیا ادھر تم نے براہ راست بات شروع کر دی" ...... عمران نے کہا تو نک بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بات نہیں ۔ میں لیبارٹری میں نہیں رہ رہا ۔ مجھے تو خود معلوم نہیں ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے ۔ میں تو یہاں اپنا جال بچھائے پاکیشیائی ایجنٹوں کا انتظار کر رہا ہوں" ...... نک نے جواب دیا۔

"اوہ ۔ پھر تو مسئلہ خراب ہے نک ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ وہ اس وقت تک ٹارگٹ کا رخ نہیں کرتے جب تک لیبارٹری کے بارے میں واضح معلومات حاصل نہ کر لیں اس لئے یقیناً وہ تمہارے چیف کے پیچھے لگے ہوئے ہوں گے" ...... عمران ن کہا۔

"چیف کو بھی معلوم نہیں ہے ۔ صرف سپیشل سیکرٹری ڈیفنس کو معلوم ہوگا اور وہ طویل دورے پر ملک سے باہر ہے ۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ آنان آئیں گے تو گارمیتھ اور جوڈی ان

کا خاتمہ کر دیں گے ۔ میں تو صرف حفظ ماتقدم کے طور پر یہاں ہوں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ پھر تو وہ واقعی نہ پہنچ سکیں گے نک ۔ میں کران آتا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ گریٹ لینڈ میں ایک انتہائی اہم مشن درپیش ہے اس لئے میرا واپس جانا ضروری ہے ۔ ویسے کوئی مسئلہ ہو تو میری خدمات ہر وقت حاضر ہیں" ...... عمران نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"تھینک یو لارڈ ٹمپل" ...... نک نے کہا تو عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"آئی ایم سوری لارڈ ٹمپل ۔ میں چونکہ آپ کو جانتا نہیں تھا اس لئے آپ کو تکلیف ہوئی" ۔ وائلڈ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں ۔ ایسی کوئی بات نہیں ۔ اب اجازت دیں ۔ ہم نے واپس جانا ہے ۔ پھر ملاقات ہو گی" ...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ اور تنویر اس سے مصافحہ کر کے آفس سے باہر آئے اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے واپس کالونی کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

"اس ساری کارروائی کا کیا فائدہ ہوا" ...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ نک اس لیبارٹری کے محل وقوع سے واقف نہیں ہے اور نہ ہی اس کا چیف فوسٹر ۔ اس طرح ہمارا

کران جانے اور وہاں کام کرنے میں جو وقت ضائع ہوتا وہ بچ گیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر چیف اور نک کو معلوم نہیں ہے تو پھر گارمیتھ اور جوڈی کو کیسے معلوم ہوگا"...... تنویر نے کہا۔

"گارمیتھ کے بارے میں تو معلوم نہیں۔ البتہ جوڈی کے بارے میں اطلاعات موجود ہیں کہ اس کے کلب میں بڑے بڑے سرکاری افسران کا آنا جانا رہتا ہے اور خاص طور پر سپیشل سیکرٹری ڈیفنس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ جوڈی کا خاص دوست ہے اور نک نے ابھی تمہارے سامنے بتایا ہے کہ سپیشل سیکرٹری ڈیفنس کو اس بارے میں معلوم ہے اس لئے اگر جوڈی کو معلوم نہ ہو گا تو اسے مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ سپیشل سیکرٹری ڈیفنس سے معلوم کرے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن وہ تو طویل دورے پر ملک سے باہر ہے"۔ تنویر نے کہا۔

"اس سے فون پر رابطہ تو ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ایک بات تو بتاؤ۔ یہ لارڈ ٹمپل کون ہے۔ یہ نام میں پہلی بار سن رہا ہوں اور تمہیں اس کی آواز اور لہجے کا علم تھا اور کیسے تمہیں نک سے اس کی دوستی کا علم ہوا"...... تنویر نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"میں نے عزت بیگ کی مدد سے نک کے بارے میں تفصیلات

حاصل کی تھیں۔ اس نے بتایا تھا کہ گریٹ لینڈ کا ایک ایجنٹ جس کا نام آرتھر ہے ایکریمیا کے مشہور لارڈ ٹمپل کا بھائی ہے اور لارڈ ٹمپل کی ایک بہن کی شادی گریٹ لینڈ میں ہوئی ہے جبکہ اس کی ایک ہی بیٹی ہے ڈینی جو ایکریمیا میں خود بھی سیکرٹ ایجنٹ ہے لیکن چونکہ وہ لڑکی ہے اس لئے قانون کے مطابق لارڈ کا خطاب اسے نہیں مل سکتا اور چونکہ آرتھر کے علاوہ اور کوئی مرد وارث نہیں تھا اس لئے لارڈ کا خطاب اسے مل گیا اور تب سے اس نے اپنے آپ کو لارڈ ٹمپل بھی کہلوانا شروع کر دیا۔ وہ خاصا تیز طرار نوجوان ہے۔ چنانچہ میں نے اسے تارکی سے فون کر کے اس کی آواز اور لہجہ بھی سن لیا"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن نک کا دوست وائلڈ تو لارڈ ٹمپل سے واقف نہ تھا"۔ تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو وہ ہمیں پہچان نہ سکا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر نے ایسے انداز میں سر ہلا دیا جیسے کہہ رہا ہو کہ خوش قسمتی سے بچ جاتے ہو۔

"اب کیا ہم ایسے ہی اندھیرے میں تیر چلاتے رہیں گے"۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ میری طرف سے اجازت ہے کہ تم سرچ لائٹ جلا کر بھی تیر اندازی کر سکتے ہو"...... عمران نے جواب دیا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ظاہر ہے اب وہ مزید کیا کہہ سکتا تھا۔

جولیا اور صالحہ دونوں ایکریمین میک اپ میں تھیں ۔ کوٹھی جہاں ان کی رہائش تھی وہاں کئی کاریں موجود تھیں اس لئے جولیا اور صالحہ نے وہیں گیراج سے ایک جدید ماڈل کی کار نکالی اور پھر وہ جوڈی کلب کی طرف روانہ ہو گئیں ۔ انہوں نے کالونی کی مارکیٹ سے اتھانیز کا تفصیلی نقشہ خریدا اور پھر کار میں بیٹھ کر اس نقشے پر اس کالونی میں جوڈی کلب کو مارک کر کے راستے کا تعین کیا اور جب راستے انہیں ازبر ہو گئے تو وہ کار لے کر جوڈی کلب کی طرف روانہ ہو گئیں ۔ جولیا ڈرائیونگ سیٹ پر تھی جبکہ سائیڈ سیٹ پر صالحہ بیٹھی ہوئی تھی۔

"جولیا ۔ کیا واقعی اب تمہیں عمران اچھا نہیں لگتا"...... اچانک صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب ۔ کیا کہنا چاہتی ہو تم"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے دیکھا ہے کہ اب تم عمران کے سلسلے میں اتنی جذباتی نہیں ہوتیں جتنی پہلے ہوا کرتی تھیں ۔ اس کا تو ایک ہی مطلب ہے کہ کسی وجہ سے وہ تمہارے دل سے اتر گیا ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ دل سے نہیں اترا اور نہ ہی اتر سکتا ہے لیکن میں نے اسے دماغ سے نکال دیا ہے ۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ چیف نے دھمکی دے دی ہے کہ اگر میں نے جذبات پر کنٹرول نہ کیا تو مجھے واپس بھیجا جا سکتا ہے اور پھر تم صفدر اور دوسرے لوگ مجھے کسی ڈاکٹر کے پاس لے گئے تو اس نے مجھے جذبات کنٹرول کرنے کا ایسا طریقہ بتایا کہ میں نے کنٹرول کر لیا"...... جولیا نے کہا تو صالحہ دل ہی دل میں ہنس پڑی کیونکہ جولیا کو معلوم ہی نہ تھا کہ اس کے ذہن کو ہپناٹزم کے مخصوص عمل سے کنٹرول میں کیا گیا ہے اور عمران کو بھی اس کا علم ہے ۔ گو صالحہ اور دوسرے ساتھیوں کو خدشہ تھا کہ ایسا سیٹ اپ زیادہ دیر نہیں چل سکے گا کیونکہ عمران اس ڈاکٹر سے بھی زیادہ اس ہپناٹزم میں ماہر تھا ۔ وہ چاہتا تو جولیا کا ذہن دوبارہ پہلے والی سطح پر لا سکتا تھا یا اسے ایسے نفسیاتی جھٹکے دیتا کہ اس ڈاکٹر کی ساری محنت ختم ہو جاتی لیکن شاید عمران خود بھی یہی چاہتا تھا کہ جولیا جذباتیت میں اتنی آگے نہ بڑھ جائے کہ پھر اس کے بارے میں کوئی

غلط بات سوچنا پڑے لیکن جولیا کو اس سیٹ اپ کا علم نہ تھا۔ وہ یہی سمجھ رہی تھی کہ اس نے خود ہی اپنی جذباتیت پر کنٹرول کر لیا ہے۔

"تم نے یہ بات کیوں پوچھی تھی۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... اچانک جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے دیکھا ہے کہ اب تمہارے اندر عمران کے لئے وہ والہانہ پن نہیں رہا اس لئے میرا خیال تھا کہ اب شاید کسی وجہ سے وہ تمہیں اچھا نہیں لگتا اور میں وہ وجہ معلوم کرنا چاہتی تھی"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کاش تم یہ بات مجھ سے پوچھنے کی بجائے عمران سے پوچھتی"۔ جولیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"کیوں۔ عمران کا اس بات سے کیا تعلق"...... صالحہ نے واقعی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اصل بات کا تمہیں بھی علم ہے اور مجھے بھی۔ عمران صرف میرے جذبات کا مذاق اڑاتا ہے ورنہ میں اسے اچھی نہیں لگتی ہوں ورنہ وہ اپنی اماں بی کو بتا چکا ہوتا۔ وہ ایسا آدمی ہے کہ وہ چاہے تو اس کی اماں بی خود میرے سر پر ہاتھ رکھ کر مجھے اپنی بہو بنا لیں لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ اس کی یقیناً یہی وجہ ہے کہ جو جذبات عمران کے لئے میرے ہیں وہ عمران کے میرے بارے میں نہیں ہیں"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ عمران واقعی تمہارے لئے

اپنے اندر نرم گوشہ رکھتا ہے لیکن اس جیسے شخص نے اپنے آپ کو ملک و قوم کے لئے وقف کر رکھا ہے اور وہ اس میں اس قدر آگے بڑھ چکا ہے کہ اب اس کی واپسی ناممکن ہے"...... صالحہ نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی انسان اپنے جذبات اور احساسات کو بھی وقف کر دے"...... جولیا نے کہا۔

"تم نے ابھی خود کہا ہے کہ اگر عمران چاہے تو اپنی اماں بی سے کہہ کر تمہارے ساتھ شادی کر سکتا ہے لیکن وہ ایسا نہیں کر رہا اور میں اپنی بات کے ثبوت میں کہہ سکتی ہوں کہ عمران اپنے والدین کا اکلوتا لڑکا ہے۔ اس کے ماں باپ اب بوڑھے ہو چکے ہیں اور ظاہر ہے انہیں بھی اس کی شادی کا شوق ہو گا لیکن اس کے باوجود وہ ایسا نہیں کر رہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ عمران نے کسی نہ کسی انداز میں انہیں ایسا کرنے سے روک رکھا ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ عمران چونکہ اپنے آپ کو ملک و قوم کے لئے وقف کر چکا ہے اس لئے وہ ملک و قوم کے لئے جذبات اور احساسات کی قربانی بھی دے رہا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"یہی بات تو تمام ممبرز پر لاگو ہو سکتی ہے۔ خود چیف پر بھی"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ سب عمران کی قبیل کے لوگ ہیں اور مجھے فخر ہے کہ میں آپ جیسے لوگوں کی ساتھی ہوں"...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے

اختیار ہنس پڑی۔

"اور اس فخر کے چکر میں تم بوڑھی ہوتی جا رہی ہو"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ قربانی ہے۔ آخر عیسائی خواتین جو نن بن جاتی ہیں وہ بھی تو اپنے مذہب کے لئے قربانی دیتی ہیں"...... صالحہ نے کہا تو جولیا نے اس بار جواب دینے کی بجائے کار کو جوڈی کلب کی شاندار عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑا اور اسے ایک طرف بنی ہوئی وسیع و عریض پارکنگ میں لے گئی۔ عمارت جدید طرز تعمیر کی حامل تھی اور یہاں آنے جانے والے بھی سب مہذب اور پوش طبقے کے افراد دکھائی دے رہے تھے اس لئے جولیا اور صالحہ دونوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ جولیا نے کار پارکنگ میں روکی اور نیچے اتر آئی۔ دوسری طرف سے صالحہ نیچے اتری تو پارکنگ بوائے نے قریب آکر جولیا کے ہاتھ میں پارکنگ کارڈ دے دیا۔

"ہم نے مادام جوڈی سے ملنا ہے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ مادام جوڈی کلب کے کسی مخصوص حصے میں آرام کر رہی ہیں۔ کیا تم ہمیں وہاں جانے کا راستہ بتا سکتے ہو"...... جولیا نے جیب سے ایک بڑی مالیت کا نوٹ نکال کر پارکنگ بوائے کے ہاتھ میں دیتے ہوئے آہستہ سے کہا تو پارکنگ بوائے چونک پڑا لیکن اس نے بجلی کی سی تیزی سے نوٹ جیب میں ڈال لیا۔

"میرا نام تو نہیں بتائیں گی آپ مادام کو"...... پارکنگ بوائے

نے اسی طرح سرگوشی میں کہا۔

"فکر مت کرو۔ ہمیں اپنے کام سے مطلب ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کلب کے آخری حصے میں دوسری طرف ایک گلی سی چار دیواری کے ساتھ جا رہی ہے جو گھوم کر اس کلب کے عقب میں چلی جاتی ہے وہاں ایک دروازہ دیوار میں موجود ہے جہاں مادام کا خصوصی محافظ موجود ہو گا۔ اگر آپ نے اسے راضی کر لیا تو آپ مادام کے خصوصی پورشن میں داخل ہو سکیں گی ورنہ نہیں"...... لڑکے نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ایک اور پہنچنے والی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"آؤ صالحہ"...... جولیا نے کہا۔

"صالحہ نہیں میری"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی۔ آؤ"...... جولیا نے چونک کر مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں آگے بڑھنے لگیں۔

"وہ محافظ صاحب کیسے رام ہوں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"پہلے دولت دے کر راضی کرنے کی کوشش کریں گے ورنہ سائیلنسر لگے مشین پسٹل کی گولیاں اسے مارنا ہوں گی"...... جولیا نے جواب دیا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ عمارت کے آخر میں ایک چوڑی گلی سے گزر کر عمارت کے عقبی حصے کی طرف آئیں یہاں کلب کی عمارت کی سائیڈ والا حصہ تھا۔ کافی آگے جا کر دیوار

میں ایک دروازہ بھی موجود تھا اور اس کے سامنے سیاہ رنگ کی ایک
کار کھڑی تھی جبکہ کار کی سائیڈ میں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی
کاندھے سے مشین گن لٹکائے کھڑا ہوا تھا۔ وہ جولیا اور صالحہ کو اپنی
طرف آتے دیکھ کر چونک کر خود ہی آگے بڑھنے لگا۔ اس کے چہرے پر
حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ کون ہیں اور ادھر کیوں آئی ہیں۔ کلب کا مین گیٹ تو
سامنے ہے"...... محافظ نے ان کے قریب آنے پر انتہائی تیز لہجے میں
کہا۔

"ہمیں مادام جوڈی نے خصوصی ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے"۔
جولیا نے نرم لہجے میں جواب دیا۔

"لیکن مادام تو آرام کر رہی ہیں اور وہ اپنے اس مخصوص حصے میں
کسی سے ملاقات نہیں کرتیں۔ آپ واپس جائیں"...... محافظ نے
پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"سنو۔ ہمارا کام انتہائی ضروری ہے۔ اگر مادام سے ملاقات نہ
ہوئی تو ہمارا نقصان ہو جائے گا"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے ایک بڑی مالیت کا نوٹ محافظ کے ہاتھ میں دے دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر۔ اوہ اچھا۔ لیکن میں تمہیں سٹنگ روم میں
جا سکتا ہوں۔ آگے نہیں"...... محافظ نے جلدی سے نوٹ جیب میں
ڈالتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم مادام کے اٹھنے

کا انتظار کر لیں گی"...... جولیا نے کہا تو محافظ نے اثبات میں سر
ہلاتے ہوئے نوٹ کو جیب میں رکھا اور مڑ کر اس جیب سے ایک
سنہرے رنگ کی پتی نکالی اور اسے بند دروازے سے لگایا تو کٹک کی
ہلکی سی آواز سنائی دی اور محافظ نے پتی ہٹا کر واپس جیب میں ڈالی اور
دروازے کو دھکیلا تو دروازہ اندر کھلتا چلا گیا۔ سامنے ایک طویل
راہداری تھی۔

"اس راہداری میں چلی جائیں۔ آگے سیڑھیاں اوپر جا رہی ہیں اور
سیڑھیوں کا اختتام ایک اور راہداری میں ہو گا۔ وہاں سامنے ہی ایک
دروازہ ہے جو کھلا ہوا ہو گا۔ وہ سٹنگ روم ہے۔ وہاں بیٹھ کر انتظار
کرنا"...... محافظ نے کہا تو جولیا نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر
راہداری میں داخل ہو گئی۔ صالحہ اس کے پیچھے اندر داخل ہوئی تو
دروازہ خود بخود ان کے عقب میں بند ہو گیا۔ وہ دونوں تیزی سے آگے
بڑھتی چلی گئیں۔

"میرا خیال ہے کہ مادام جوڈی کے مہمان اس طرف سے آتے
جاتے رہتے ہوں گے ورنہ یہ محافظ اس طرح ہمیں اندر نہ بھیجتا"۔
صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ان مہمانوں کی باقاعدہ اطلاع دی جاتی ہو گی"۔
جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ راہداری کے اختتام پر
سیڑھیاں تھیں جو گھومتی ہوئی اوپر جا رہی تھیں۔ وہ دونوں سیڑھیاں
چڑھتی ہوئی اوپر پہنچیں تو وہاں واقعی ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس

میں ایک ہی دروازہ تھا۔ یہ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ اس کمرے میں
داخل ہو گئیں۔ کمرہ سٹنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ جیسے ہی
وہ کمرے میں داخل ہوئیں کمرے کا عقبی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان
لڑکی تیزی سے اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر حیرت ابھر آئی
تھی۔

"آپ۔ آپ کون ہیں"...... آنے والی نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"ہمیں مادام جوڈی نے خصوصی ملاقات کے لئے بلوایا ہے۔
کہاں ہیں وہ"...... جولیا نے کہا۔

"وہ تو آرام کر رہی ہیں۔ میں ان کی سیکرٹری ہوں۔ اگر انہوں
نے آپ کو بلایا ہوتا تو مجھے معلوم ہوتا۔ آپ یہاں کیسے آ گئی
ہیں"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باہر موجود محافظ نے ہمیں یہاں بھیجا ہے۔ کیا یہاں تمہارے
علاوہ اور کوئی نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ حصہ مادام کے آرام کے لئے خصوصی طور پر بنایا گیا ہے اس
لئے یہاں ملازم نہیں رکھے گئے۔ کبھی کبھی مادام یہاں خصوصی
مہمانوں سے ملاقات کرتی ہیں لیکن ان مہمانوں کو سپیشل کارڈ
جاری کئے جاتے ہیں اور یہ کارڈ میں ہی جاری کرتی ہوں لیکن میں نے
تو کوئی کارڈ جاری نہیں کیا۔ پھر"...... لڑکی کے لہجے میں واقعی حیرت
تھی۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میرا نام جوزفین ہے"...... لڑکی نے کہا۔

"تو اب بتاؤ کہ تمہاری مادام کہاں آرام کر رہی ہیں"...... جولیا
نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جوزفین کوئی جواب
دیتی جولیا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور چٹاخ کی آواز سے
جوزفین چیختی ہوئی ایک سائیڈ پر جا گری۔ اس نے نیچے گرتے ہی
تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے آگے
بڑھ کر اپنا پیر اس کی گردن پر رکھ کر گھما دیا اور اٹھتی ہوئی جوزفین کا
جسم دوبارہ ایک جھٹکے سے نیچے جا گرا۔ اس کا خوبصورت چہرہ ایک
لمحے میں اس قدر مسخ ہو گیا کہ اس کی طرف دیکھا نہ جا رہا تھا۔

"بولو کہاں ہے جوڈی۔ تفصیل بتاؤ"...... جولیا نے پیر کو واپس
موڑتے ہوئے کہا۔ یہ ترکیب اس نے باقاعدہ عمران سے نہ صرف
سیکھی تھی بلکہ اس نے مختلف کلبوں میں جا کر اس کی باقاعدہ مشق
بھی کی تھی۔ وہ کلب کے کسی ایسے کمرے میں گھس جاتی جہاں کوئی
جوڑا موجود ہوتا اور پھر مرد تو اس کی گولی کا نشانہ بن جاتے جبکہ
عورت کو نیچے گرا کر اس پر مشق شروع کر دیتی۔ پہلے پہل تو وہ
عورت ایک ہی بار پیر کو گھمانے سے ہلاک ہو جاتی لیکن پھر چار پانچ
عورتوں پر مشق کر کے اس نے اپنے آپ پر قابو پا لیا تھا لیکن آخر کار وہ
اس عورت کو ہلاک کر دیتی۔ یہ اس کی نظر میں اس لئے کوئی جرم نہ
تھا کہ اس کے نقطہ نظر سے مردوں کے ساتھ اس طرح ساؤنڈ پروف

کمروں میں گجھرے اڑانے والی عورتیں سرے سے عورتیں ہی نہیں ہوتی تھیں ۔ اس طرح اس نے بہرحال اس ترکیب کی باقاعدہ ٹریننگ لے لی تھی ۔ یہ اور بات تھی کہ اس کا علم صالحہ تو ایک طرف عمران سمیت اور کسی ساتھی کو نہ تھا اس لئے صالحہ نے جب جولیا کو اس انداز میں کارروائی کرتے ہوئے دیکھا تو وہ چونک پڑی تھی لیکن چند ہی لمحوں بعد جولیا نے جوزفین سے اس پورے حصے کے بارے میں نہ صرف پوری تفصیل معلوم کر لی بلکہ اس نے اس کمرے کے بارے میں بھی معلوم کر لیا جس میں مادام جوڈی موجود تھی ۔ گو جوزفین نے اسے بتا دیا کہ اس حصے کو صرف اندر سے ہی کھولا جا سکتا ہے لیکن جولیا کو اس کی پرواہ نہ تھی ۔ جب اس نے جوزفین سے اپنی مرضی کی معلومات حاصل کر لیں تو اس نے پیر آگے موڑ دیا اور چند لمحوں تک تڑپنے کے بعد جوزفین کا اکڑا ہوا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا ۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں ۔

"آؤ صالحہ "...... جولیا نے پیر جوزفین کی گردن سے ہٹا کر صالحہ سے کہا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے اس دروازے کی طرف بڑھ گئیں جس سے جوزفین آئی تھی ۔ دوسری طرف ایک راہداری تھی جس کے آخر میں ایک کمرے میں روشنی ہو رہی تھی ۔ کمرے کا دروازہ کھلا تھا ۔ جولیا اس کمرے میں داخل ہوئی ۔ یہ سیکرٹری کے آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا اور میز پر ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی جس پر سٹنگ روم کا اندرونی منظر نظر آ

رہا تھا ۔

"اوہ ۔ تو یہ جوزفین سکرین پر ہمیں دیکھ کر آئی تھی "...... جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے فون سیٹ کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر دیا ۔ اسے معلوم تھا کہ اس بٹن کے دبتے ہی جوڈی کے کمرے یا حصے میں موجود فون کی گھنٹی بج اٹھے گی کیونکہ سیکرٹری کے فون خصوصی طور پر تیار کئے جاتے تھے ۔ دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی اور پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا ۔

"یس ۔ کیا بات ہے جوزفین ۔ کیوں ڈسٹرب کیا ہے "۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی غصیلی آواز سنائی دی ۔

"میرا نام مارگریٹ ہے مادام ۔ جوزفین ہلاک ہو گئی ہے "۔ جولیا نے کہا ۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہی ہو ۔ کون مارگریٹ ۔ جوزفین کو کیا ہوا ہے ۔ کیا مطلب "...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا ۔

"مادام ۔ میں جوزفین کی دوست ہوں ۔ اس سے ملنے آئی تھی ۔ ہم یہاں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں کہ جوزفین نے اچانک چیختے ہوئے اپنا گلا پکڑ لیا اور پھر اچانک کرسی سے نیچے گر کر ہلاک ہو گئی اس لئے مجبوراً مجھے آپ کو کال کرنا پڑا "...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہی ہو ۔ کون ہو تم اور جوزفین کے آفس تک

کیسے پہنچی ہو"...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"میں اکثر جوزفین سے ملنے آتی رہتی ہوں مادام اور آپ سے بھی دو بار ملاقات ہو چکی ہے"...... جولیا نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ میں آ رہی ہوں"...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور کریڈل پر پٹخے جانے کی آواز سنائی دی تو جولیا نے رسیور رکھا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"ادھر دیوار سے لگ کر کھڑی ہو جاؤ صالحہ۔ اس دیوار سے راستہ کھلے گا۔ ہم نے اس جوڈی پر قابو پا کر اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس دیوار کی ایک سائیڈ پر صالحہ اور دوسری سائیڈ پر جولیا دیوار سے پشت لگا کر کھڑی ہو گئیں کیونکہ جولیا نے جوزفین سے جو معلومات حاصل کی تھیں ان کے مطابق اس دیوار کے درمیان سے دروازہ نمودار ہوتا تھا۔ وہ دونوں بڑے چوکنے انداز میں کھڑی تھیں لیکن وقت گزرتا جا رہا تھا اور نہ راستہ نمودار ہو رہا تھا اور نہ ہی جوڈی اندر آ رہی تھی۔

"میرا خیال ہے کہ جوڈی غسل کر کے اور تیار ہو کر ہی آئے گی"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہاں باہر سے راستہ کھل نہیں سکتا ورنہ ہم خود اندر پہنچ جاتیں"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات

میں سر ہلا دیا اور پھر اس طرح وقت گزرتا رہا کہ اچانک سامنے والا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی کوئی چیز دیوار سے ٹکرا کر پھٹی اور صالحہ اور جولیا جو ابھی اس افتاد پر ذہنی طور پر سنبھلی بھی نہ تھیں دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے انہیں چھت کے پوری رفتار سے چلتے ہوئے پنکھے سے باندھ دیا ہو۔ انہوں نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ ان دونوں کے احساسات گہری تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔ پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں روشنی ہوتی ہے اس طرح جولیا کے ذہن میں روشنی کی لہر نمودار ہوئی اور اس کے ساتھ ہی جولیا کو محسوس ہوا کہ اس کے پورے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑ رہی ہیں۔ اس کا شعور ایک جھٹکے سے جاگ اٹھا اور آنکھیں کھلتے ہی جولیا نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کے ذہن کو جھٹکا سا لگا کہ اس کے جسم کو زنجیروں میں جکڑ کر ایک دیوار میں نصب فولادی کنڈوں سے باندھا گیا ہے اور اس کا جسم نیچے کی طرف ڈھلکا ہوا تھا۔ وہ ایک تہہ خانے نما کمرے میں تھی۔ اس نے نظریں گھمائیں تو وہ بے اختیار چونک پڑی کیونکہ اس سے کچھ فاصلے پر صالحہ بھی اس کی طرح زنجیروں میں جکڑی ہوئی موجود تھی۔ اس کا جسم بھی ڈھلکا ہوا تھا۔ ایک لحیم شحیم مرد صالحہ کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ جولیا کے جسم میں واقعی درد کی تیز لہریں دوڑ رہی تھیں لیکن ہوش میں آتے ہی جولیا سیدھی ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی وہ آدمی ایک طرف ہٹا تو جولیا

یک بار پھر چونک پڑی کیونکہ صالحہ اپنے اصل چہرے میں تھی۔ اس کا ایکریمین میک اپ واش ہو چکا تھا۔

"ہم کہاں ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"تم سب سیکشن ہیڈ کوارٹر میں ہو"...... اس آدمی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"کس کے سب سیکشن ہیڈ کوارٹر میں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایف ٦ ایجنسی کے گارمیتھ سب سیکشن ہیڈ کوارٹر میں"۔ اس آدمی نے جواب دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا سامنے موجود دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی اس کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ اسی لمحے صالحہ کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ نہ صرف چیک ہو گئی ہیں بلکہ اس جوڈی نے اسے چکر دے دیا ہے۔ اس نے اس دیوار والے راستے سے آنے کی بجائے دوسری طرف کے راستے سے کسی کو بھیج کر کمرے میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی۔ اب جولیا کو اپنی حماقت کا احساس ہو رہا تھا کہ اس نے اس خفیہ راستے کو یکسر نظرانداز کر دیا تھا حالانکہ اسے چاہئے تھا کہ صالحہ کو ادھر کی نگرانی کے لئے وہیں چھوڑ دیتی لیکن اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ جوڈی نے یہاں اپنے آرام کرنے والے خصوصی پورشن میں بھی چیکنگ کا کوئی خصوصی انتظام کر رکھا ہو گا۔ بہرحال اب تو جو ہونا تھا وہ ہو گیا اس لئے جولیا نے ان زنجیروں کو چیک کرنا شروع کر دیا جن سے اسے باندھا گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک کنڈا اس کے سر سے اوپر دیوار میں نصب تھا جس سے دو زنجیریں نکل کر اس کے جسم کے گرد گھومتی ہوئی نیچے اس کے پیروں کے قریب موجود فولادی کنڈوں میں جا کر ختم ہوتی تھیں۔ اس طرح اس کا پورا جسم زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا کہ اس کے لئے معمولی سی حرکت بھی مشکل ثابت ہو رہی تھی۔ اسی لمحے اسے صالحہ کی آواز سنائی دی۔

"جولیا۔ جولیا تم اصل شکل میں ہو۔ ہم کہاں ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"میرا نام مارگریٹ ہے"...... جولیا نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر تم اصل چہرے میں ہو"...... صالحہ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس سے کیا ہوتا ہے۔ لیکن نام مت لو"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہم کس کی قید میں ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"ہم ایف ٦ ایجنسی کے گارمیتھ سب سیکشن ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں"...... جولیا کہا اور ایک بار پھر اس نے اپنے پیروں کو اس انداز میں ہلانے جلانے کی کوشش شروع کر دی کہ وہ پیروں میں موجود مخصوص جوتے کی ایڑی کو اس فولادی کڑے کے اس حصے پر مارنے

میں کامیاب ہو جائے جہاں ایک بٹن اسے صاف دکھائی دے رہا تھا اور جولیا کو معلوم تھا کہ اگر اس نے اپنی رہائی کی کوشش نہ کی تو لامحالہ اسے گولیوں سے اڑا دیا جائے گا لیکن اس کے پیر اس انداز میں حکڑے ہوئے تھے کہ باوجود شدید کوشش کے وہ اس بٹن پر ایڑی کی ضرب نہ لگا پا رہی تھی لیکن چونکہ انہیں سبق یہی دیا گیا تھا کہ وہ آخری لمحے تک جدوجہد جاری رکھیں اس لئے جولیا مسلسل کوشش میں لگی ہوئی تھی کہ اچانک ہلکی سی کٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی فولادی کنڈا تھوڑا سا کھل گیا لیکن زنجیریں اس کھلے ہوئے حصے سے کچھ فاصلے پر تھیں اور جب تک دونوں زنجیریں اس کھلے ہوئے حصے کے سامنے نہ آئیں گی وہ کنڈے سے باہر نہ نکل سکیں گی ۔ چنانچہ اس نے پوری کوشش کر کے اپنے جسم کو اس انداز میں سائیڈ پر موڑنا شروع کر دیا کہ زنجیریں کھسک کر اس کھلے حصے کے سامنے آ جائیں لیکن باوجود شدید کوشش کے وہ کامیاب نہ ہو سکی کیونکہ زنجیریں اس قدر ٹائٹ تھیں کہ وہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر رہی تھیں لیکن جولیا ابھی اس جدوجہد میں مصروف تھی کہ یکلخت سامنے والا دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی جولیا یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ دو آدمی اندر داخل ہوئے ۔ ان دونوں کے کاندھوں پر ایک ایک آدمی موجود تھا ۔ وہ دونوں اس دیوار کے قریب آئے اور انہوں نے کاندھوں پر لدے ہوئے دونوں آدمیوں کو بے دردی سے فرش پر پٹخ دیا اور اس کے ساتھ ہی جولیا کے ذہن میں دھماکے سے

ہونے شروع ہو گئے کیونکہ وہ دونوں صفدر اور کیپٹن شکیل تھے اور وہ دونوں اپنے اصل چہروں میں تھے ۔ ان کے چہروں سے میک اپ غائب ہو چکا تھا ۔ انہیں لے آنے والوں نے جولیا کے ساتھ دیوار پر ہاتھ مارا تو دیوار سرر کی آواز سے ہٹ گئی ۔ اب وہاں کنڈا اور لٹکتی ہوئی زنجیریں نظر آنے لگی تھیں ۔ شاید یہ خفیہ سسٹم بنایا گیا تھا ورنہ عام حالات میں وہ سپاٹ دیوار تھی ۔ پھر صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں کو جولیا اور صالحہ کی طرح زنجیروں میں حکڑ دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی انہیں لے آنے والے واپس مڑ گئے ۔

اس کا مطلب ہے مارگریٹ کہ یہ دونوں بھی ناکام ہو گئے ۔ صالحہ نے کہا ۔

ہاں ۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ ایک بار پھر کھلا اور وہی آدمی اندر داخل ہوا جس نے صالحہ کو انجکشن لگایا تھا اور جولیا سے بات کی تھی ۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی ۔

یہ کون لوگ ہیں اور کہاں سے آئے ہیں ۔ جولیا نے اس آدمی سے کہا تو وہ بے اختیار ہنس پڑا ۔

یہ دونوں تمہارے ساتھی ہیں ۔ اب صرف تمہارے دو اور ساتھی رہ گئے ہیں ۔ ان کی بھی تلاش جاری ہے ۔ پھر تم سب کو اکٹھے ہی گولیوں سے اڑا دیا جائے گا ۔ اس آدمی نے صفدر کے بازو میں انجکشن لگاتے ہوئے بڑے تضحیک آمیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے

کہا۔

"میرے ساتھی۔ کیا مطلب۔ یہ میرے ساتھی کیسے ہو گئے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... اس آدمی نے سخت لہجے میں کہا اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں کو انجکشن لگا کر وہ مڑا ہی تھا کہ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا قد لمبا اور جسم ورزشی نظر آ رہا تھا۔ اس کے انداز میں بے پناہ پھرتی اور تیزی تھی۔ اس نے سیاہ رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی بھی اندر آئی تھی جس نے پینٹ اور شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ ان دونوں کے پیچھے ایک آدمی ہاتھ میں مشین گن اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"انہیں انجکشن لگا دیئے ہیں ٹونی"...... اس سیاہ سوٹ والے نے اس آدمی سے پوچھا جس نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو انجکشن لگائے تھے۔

"یس باس"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب الماری سے کوڑا نکال لاؤ"...... اس آدمی نے کہا اور پھر سامنے رکھی ہوئی کرسی پر اس انداز میں بیٹھ گیا جیسے وہ پوری دنیا کا مالک ہو جبکہ لڑکی اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"یہ سوئس نژاد لڑکی تیسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ممبر ہو سکتی ہے گارمیتھ"...... اس لڑکی نے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا تو جولیا

سمجھ گئی کہ یہ گارمیتھ ہے۔ ایف سی ایجنسی کا ٹاپ ایجنٹ جس نے پاکیشیا میں واردات کی تھی۔

"مجھے تارکی سے جو اطلاع ملی تھی جوڈی اس کے مطابق یہ سوئس نژاد اس گروپ میں شامل تھی۔ شاید یہ اس عمران کی عورت ہو گی"...... گارمیتھ نے جواب دیا تو جولیا کنفرم ہو گئی کہ یہی وہ جوڈی ہے جس سے پوچھ گچھ کرنے وہ اور صالحہ آئی تھیں۔ اسی لمحے صفدر اور پھر چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی تو گارمیتھ ان دونوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"تم نے جوزفین کو ہلاک کیا تھا"...... جوڈی نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ خود ہلاک ہوئی تھی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میں تمہاری کھال ادھیڑ دوں گی۔ اب تک میں تمہیں جہنم پہنچا چکی ہوتی لیکن میں گارمیتھ کی وجہ سے مجبور ہو گئی تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ پورے گروپ کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے"...... جوڈی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"تم فکر مت کرو جوڈی۔ پہلے ان دونوں لڑکیوں کی کھالیں ادھیڑیں گی پھر آگے بات ہو گی"...... گارمیتھ نے گردن موڑ کر جوڈی سے کہا۔

"تم کہاں ہیں اور تم کون ہو"...... اسی لمحے صفدر کی آواز سنائی

دی۔

"تم دونوں اپنے اصل چہروں میں ہو۔ تمہارے میک اپ صاف ہو چکے ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ تم چاروں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اب صرف تمہارے دو ساتھی رہ گئے ہیں۔ ایک وہ عمران اور دوسرا تمہارا پانچواں ساتھی اور اب تم بتاؤ گے کہ وہ دونوں کہاں ہیں"...... گارمیتھ نے سرد لہجے میں کہا۔

"پہلے تم اپنا تعارف تو کراؤ"...... صفدر نے کہا۔

"میرا نام گارمیتھ ہے۔ میں ایف ایجنسی کا ٹاپ ایجنٹ ہوں اور سیکشن انچارج ہوں اور یہ جوڈی ہے میری اسسٹنٹ۔ تمہاری یہ دونوں ساتھی لڑکیاں جوڈی کلب کے مخصوص پورشن میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئیں اور انہوں نے جوڈی کی سیکرٹری جوزفین پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کر لیں اور پھر جوڈی کو فون کر کے اسے جوزفین کی ہلاکت کی اطلاع دی تاکہ جوڈی اس کے آفس میں پہنچ جائے لیکن جوڈی کے بارے میں انہیں معلوم نہ تھا کہ جوڈی کا نام ذہانت کے لحاظ سے ضرب المثل ہے۔ اس نے چیکنگ کی تو یہ دونوں لڑکیاں جوزفین کے آفس میں موجود نظر آ گئیں جس پر جوڈی کے حکم پر خفیہ راستے سے آدمی بھیجے گئے جنہوں نے انہیں بے ہوش کر کے ہیڈ کوارٹر بھجوا دیا جہاں ان کے میک اپ واش کئے گئے اور پھر انہیں یہاں ٹارچنگ روم میں زنجیروں سے جکڑ دیا گیا"۔ گارمیتھ نے اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے وہ لطف لے لے کر باقاعدہ

کہانی سنا رہا ہو۔

"ہم اس وقت کہاں ہیں"...... صفدر نے پوچھا۔

"تم سب اس وقت سیکشن ہیڈ کوارٹر میں ہو۔ تم دونوں میری نظر میں دنیا کے احمق ترین آدمی ہو جو میرے فلیٹ میں اس طرح داخل ہو گئے جیسے وہ کسی عام آدمی کا فلیٹ ہو۔ تمہیں سوچنا چاہئے تھا کہ گارمیتھ ٹاپ ایجنٹ ہے۔ کیا وہ عام سے فلیٹ میں جا کر سوئے گا اور تم نے دیکھ لیا کہ جیسے ہی تم ماسٹر کی سے لاک کھول کر اندر داخل ہوئے تو تم دونوں خود بخود بے ہوش ہو گئے۔ ویسے اگر تم بے ہوش نہ ہوتے تو لامحالہ میرے ہاتھوں وہیں فلیٹ پر ہی ہلاک ہو جاتے۔ میں نہ صرف نیند پوری کر چکا تھا بلکہ باتھ روم میں تھا۔ میں جب آوازیں سن کر باتھ روم سے باہر آیا تو تم دونوں دروازے کے سامنے بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ میں نے ہیڈ کوارٹر سے آدمی منگوا کر تمہیں بے ہوشی کے عالم میں ہیڈ کوارٹر بھجوایا جہاں تمہارے میک اپ واش کئے گئے اور اب تم یہاں موجود ہو"۔ گارمیتھ نے پہلے کی طرح ایک بار پھر لطف لے لے کر ساری کہانی بیان کرتے ہوئے کہا۔ اس کا شاید یہ خاص انداز تھا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہمارا کوئی تعلق سیکرٹ سروس سے نہیں ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ٹونی"...... گارمیتھ نے کرسی کی سائیڈ میں کھڑے اس آدمی سے کہا جو اب ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا اٹھائے کھڑا تھا۔

"یس باس" ... ٹونی نے جواب دیا۔

"کوڑے سے ان کی کھال ادھیڑ دو" ... گارمیتھ نے کہا۔

"نہیں ٹھہرو۔ یہ کوڑا مجھے دو۔ اس نے میری سیکرٹری جوزفین پر تشدد بھی کیا ہے اور اسے ہلاک بھی کیا ہے۔ اس پر کوڑے میں برساؤں گی" ... جوڈی نے بے اختیار اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس طرح تم اپنا انتقام بھی لے لو گی۔" گارمیتھ نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوڈی نے ٹونی کے ہاتھ سے کوڑا لیا اور جولیا کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔ اس کی آنکھوں سے نفرت کے شعلے سے نکل رہے تھے۔

"تم بزدل ہو گارمیتھ۔ جو اس طرح بندھی ہوئی عورتوں پر کوڑے برسانا چاہتے ہو" ... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ جوڈی کی مجرم ہیں اس لئے جوڈی انہیں جو چاہے سزا دے" ... گارمیتھ نے کہا اور پھر وہ جولیا سے مخاطب ہو گیا۔

"تمہارا کیا نام ہے" ... گارمیتھ نے کہا۔

"مارگریٹ" ... جولیا نے اطمینان بھرے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو مارگریٹ۔ اگر تم اپنی کھال ادھڑنے سے بچانا چاہتی ہو تو بتا دو کہ عمران کہاں ہے اور کس روپ میں ہے" ... گارمیتھ نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں کسی عمران کو نہیں جانتی" ... جولیا نے منہ بناتے

ہوئے جواب دیا۔

"جوڈی۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ اس سے سب کچھ اگلواؤ۔" گارمیتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ابھی اس کا فقرہ مکمل نہ ہوا تھا کہ جوڈی کا بازو گھوما اور شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں موجود خاردار کوڑا پوری قوت سے جولیا کے جسم پر پڑا اور جولیا کے منہ سے بے اختیار سسکاری سی نکل گئی۔ اس کا پورا جسم ایک جھٹکے سے دوسری سائیڈ پر ہوا ہی تھا کہ شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی دوسرا کوڑا پڑا اور جولیا کے منہ سے اس بار ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ اس کا جسم بری طرح تڑپنے لگا تھا کیونکہ کوڑے نے واقعی اس کے جسم پر موجود نہ صرف لباس پھاڑ دیا تھا بلکہ اس کے جسم پر زخم بھی ڈال دیئے تھے لیکن اسی لمحے کھڑکھڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی جوڈی کا تیسری بار گھومتا ہوا بازو یکلخت رک گیا۔

"یہ کیا ہوا ہے" ... جوڈی اور گارمیتھ کے منہ سے اچانک نکلا لیکن دوسرے لمحے جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح جولیا نے زنجیروں کی قید سے آزاد ہو کر سامنے کھڑی جوڈی پر چھلانگ لگا دی اور پھر جوڈی چیختی ہوئی ہوا میں اڑتی ہوئی سیدھی کرسی پر بیٹھے ہوئے گارمیتھ سے ٹکرائی اور وہ دونوں چیختے ہوئے کرسی سمیت نیچے گرے جبکہ کوڑا اب جولیا کے ہاتھ میں تھا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس پوزیشن پر سنبھلتا جولیا دوڑ کر آگے بڑھی اور دوسرے لمحے شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی سائیڈ پر کھڑے ہوئے مشین گن بردار کے منہ سے

چیخ نکلی اور وہ کوڑے کی ضرب کھا کر چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرا۔ مشین گن اس کے ہاتھوں سے نکل کر ہوا میں اڑتی ہوئی ایک طرف گری ہی تھی کہ جولیا نے یکلخت جمپ لگایا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے جھک کر اور پھر بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں اور ٹونی اور مشین گن بردار دونوں کی چیخوں سے گونج اٹھا اور وہ گولیاں کھا کر گر کر تڑپنے لگے لیکن ابھی فائرنگ کی گونج ختم نہ ہوئی تھی کہ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی جولیا چیختی ہوئی گھوم کر نیچے گری۔ یہ فائرنگ گارمیتھ نے مشین پسٹل سے کی تھی۔ اس نے نیچے گر کر اٹھتے ہی فائر کھول دیا تھا اور جولیا اس طرح گھوم کر گری تھی جیسے گولیاں اس کے پیٹ میں پیوست ہو گئی ہوں اور پھر چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ بے حس و حرکت ہو گئی تو گارمیتھ نے ایک طویل سانس لیا اور تیزی سے دوڑ کر جولیا کی طرف بڑھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ جولیا کے قریب پہنچتا فرش پر پہلو کے بل پڑی ہوئی جولیا یکلخت کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح اچھلی اور اس کے ساتھ ہی گارمیتھ بھاری جسم کے باوجود چیختا ہوا اچھل کر ایک دھماکے سے پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ جولیا نے واقعی انتہائی مہارت سے اچھل کر اس پر فلائنگ کک لگائی تھی اور یہ فلائنگ کک اس قدر بھرپور تھی کہ گارمیتھ سنبھل نہ سکا تھا جبکہ جوڈی جو کہ گارمیتھ کے اوپر گری تھی گارمیتھ کے بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے کی وجہ سے اڑتی ہوئی عقبی دیوار سے جا ٹکرائی تھی اور شاید

اس کے سر پر ضرب لگی تھی کہ دیوار سے ٹکرا کر دیوار کی جڑ میں ہی گر کر گٹھڑی سی بنی ہوئی پڑی تھی۔ گارمیتھ نے نیچے گرتے ہی بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے قلابازی کھائی اور جولیا جو فلائنگ کک لگا کر ابھی پلٹ کر فرش پر قدم جما رہی تھی کہ چیختی ہوئی اڑ کر مقابل دیوار کی طرف اس قدر تیزی سے گئی جیسے توپ سے نکلنے والا گولا جاتا ہے۔ گارمیتھ نے واقعی انتہائی مہارت سے قلابازی لگاتے ہوئے دونوں پیروں کی مدد سے فرش پر قدم جماتی ہوئی جولیا کو اٹھا کر اپنے سر کے اوپر سے مقابل دیوار کی طرف اچھال دیا تھا۔ گارمیتھ کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ واقعی مارشل آرٹ میں مہارت کا درجہ رکھتا ہے۔ صفدر، صالحہ اور کیپٹن شکیل تینوں ہونٹ بھینچے خاموش کھڑے ہوئے تھے کیونکہ وہ اس انداز میں زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے کہ معمولی سی حرکت بھی ان کے لئے مشکل ثابت ہو رہی تھی اور وہ تینوں اس بات پر حیران ہو رہے تھے کہ کوڑے کھانے سے جولیا کس طرح زنجیروں سے آزاد ہو گئی۔ جولیا کا جسم کوڑوں کی ضرب سے پہلے ہی خاصا زخمی ہو رہا تھا اور پھر اس کے ایک بازو پر گولیاں لگی تھیں لیکن اس کے باوجود جولیا نے ہمت نہ ہاری تھی اور اس بار بھی ایسا ہی ہوا۔ جولیا انتہائی تیز رفتاری سے دیوار کی طرف گئی اور جس وقت اور انداز سے اسے پھینکا گیا تھا اس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ جولیا اپنے سر کو پوری قوت سے دیوار سے ٹکرانے سے نہ بچا سکے گی اور اس کا سر دیوار سے ٹکرا کر ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے گا لیکن جولیا نے

دیوار تک پہنچنے سے پہلے ہی شعوری طور پر اپنا رخ بدلا اور دوسرے لمحے اس کا جسم ہوا میں قلابازی کھاتا ہوا دیوار کی طرف بڑھا اور اس کی اس کوشش کا نتیجہ یہ نکلا کہ بجائے اس کا سر دیوار سے ٹکرانے کے اس کے دونوں پیر پوری قوت سے دیوار سے ٹکرائے اور گارمیتھ جو جولیا کو اچھال کر قلابازی کھا کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ یکلخت چیختا ہوا ایک دھماکے سے دیوار سے جا ٹکرایا اور جولیا جو اس کے جسم سے توپ کے گولے کی طرح آ ٹکرائی تھی اس کے ساتھ ہی دیوار تک گھسٹتی چلی گئی۔ گارمیتھ دیوار سے ٹکرا کر سائیڈ پر گرا تو جولیا بجلی کی سی تیزی سے الٹی قلابازی کھاتے ہوئے دوبارہ اچھلی اور دوسرے لمحے اوپر کو اٹھتے ہوئے گارمیتھ کے سینے پر دونوں پیر پوری قوت سے پڑے۔ گو گارمیتھ کے منہ سے ہلکی سی سسکاری ضرور نکلی لیکن اس نے جولیا کی دونوں ٹانگوں پر ایک ہاتھ سے اس طرح ضرب لگائی جیسے کوئی آٹومیٹک مشین حرکت کرتی ہے اور جولیا ضرب کھا کر چیختی ہوئی اچھل کر سائیڈ دیوار سے جا ٹکرائی اور پھر نیچے گر کر اس نے اٹھنے کی کوشش کی جبکہ گارمیتھ جو ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی جولیا کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ جولیا کا بازو تیزی سے پھیلا اور اس کے ہاتھ میں گارمیتھ کے ہاتھ سے نکلا ہوا مشین پسٹل آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی آواز ابھری اور گارمیتھ چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے فرش پر گرا۔ گارمیتھ کے اس انداز سے نیچے گرتے ہی جولیا نے فائرنگ روک دی۔ وہ سمجھ گئی

تھی کہ گارمیتھ ہٹ ہو گیا ہے۔ اس نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش شروع کر دی۔ گارمیتھ نیچے گر کر چند لمحے تو بے حس و حرکت پڑا رہا لیکن پھر وہ اچانک اس طرح تڑپا جیسے اس کے جسم میں یکلخت لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ دوڑنے لگا ہو اور اس کے ساتھ ہی وہ لڑکھڑا کر اٹھا ہی تھا کہ جولیا نے جو اب سیدھی کھڑی ہو رہی تھی اس پر دوبارہ فائرنگ کرنا چاہی لیکن اچانک ہاتھ کو حرکت دینے کی وجہ سے وہ توازن برقرار نہ رکھ سکی اور نیچے گر گئی لیکن اس کے باوجود اس نے مشین پسٹل کا فائر کھول دیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ گولیاں گارمیتھ کو لگتیں گارمیتھ نے یکلخت چھلانگ لگائی اور وہ اڑتا ہوا کھلے دروازے سے باہر جا گرا۔ جولیا کی نیچے گر کر چلائی گئی گولیاں دروازے کی سائیڈ دیوار سے ٹکرا گئیں۔

"میں تمہیں بھاگنے نہیں دوں گی"...... جولیا نے اسے بھاگتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر اس طرح کھڑی ہو گئی جیسے وہ سرے سے زخمی نہ ہو۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں تھا۔ وہ دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔ دروازے کی دوسری طرف راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی۔ جولیا دوڑتی ہوئی اس موڑ تک پہنچی ہی تھی کہ دور سے اس کے کانوں میں کسی کار کے سٹارٹ ہونے کی آواز پڑی تو جیسے اس کے پیروں میں مشین فٹ ہو گئی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ گارمیتھ فرار ہو رہا ہے لیکن یہ بات بھی اس کے ذہن میں تھی کہ یہ گارمیتھ کا سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے اس لئے یہاں

اور بھی لوگ موجود ہوں گے اس لئے اس نے بے اختیار اپنی رفتار آہستہ کر دی۔ راہداری کا اختتام ایک برآمدے میں ہوا اور دوسرے لمحے اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ یہ ایک زرعی فارم دکھائی دے رہا تھا جس کا وسیع وعریض صحن اور سامنے لکڑی کا بنا ہوا پھاٹک تھا جو کھلا ہوا تھا۔ برآمدے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا جولیا نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا اور پھر تیزی سے دوڑتی ہوئی پھاٹک کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ایک لمحے کے لئے پھاٹک کے قریب رک کر وہ تیزی سے باہر آئی تو اس نے دور سے گرد کے بادل اٹھتے دیکھ لئے۔ یہ واقعی ایک زرعی فارم تھا جس کے گرد درختوں کا ذخیرہ تھا اور ارد گرد دور دور تک کھیت پھیلے ہوئے تھے۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیا اور پھر پھاٹک بند کر کے وہ مڑی۔ صحن خالی تھا وہاں کوئی کار وغیرہ بھی موجود نہ تھی۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ یہاں اور کوئی آدمی نہیں ہے تو وہ دوڑتی ہوئی واپس راہداری سے گزر کر اس بڑے کمرے میں آگئی۔ یہاں کا ماحول ویسے ہی تھا۔ ٹونی اور دوسرا آدمی گولیوں سے چھلنی ہوئے پڑے تھے جبکہ جوڈی ویسے ہی دیوار کی جڑ میں گٹھڑی بنی پڑی تھی اور اس کے ساتھی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔

"ویل ڈن مس جولیا۔ ویل ڈن"...... صفدر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔ گو اس کا سارا جسم زخمی ہو رہا تھا۔ جیکٹ پھٹ چکی تھی اور ایک بازو سے ابھی تک

خون بہہ رہا تھا لیکن جولیا کا چہرہ مسرت سے چمک رہا تھا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی اور پھر اس نے جھک کر صفدر کے پیروں کے قریب موجود دیوار میں نصب فولادی کنڈے کا بٹن پریس کیا اور پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کو ایک طرف رکھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے زنجیروں کو پکڑ کر ایک جھٹکے سے کنڈے کے کھلے ہوئے حصے کی طرف لے آکر باہر نکال دیا اور پھر جیسے ہی اس نے ہاتھ چھوڑا زنجیریں تیزی سے گھومتی ہوئی کھل گئیں اور صفدر زنجیروں کی گرفت سے آزاد ہو گیا تو جولیا نے مشین پسٹل اٹھایا اور سیدھی کھڑی ہو گئی۔

"تم کیپٹن شکیل کو کھولو۔ میں صالحہ کو کھولتی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"میں کھول دوں گا۔ تم زخمی ہو۔ یہاں میڈیکل باکس ہو گا تم وہ تلاش کرو"...... صفدر نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی مڑ کر دوبارہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی اور پھر اس نے ایک ایسا کمرہ تلاش کر لیا جس میں فون بھی موجود تھا اور الماریاں بھی موجود تھیں۔ جولیا نے ایک الماری کھولی تو اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اس میں میڈیکل باکس بھی موجود تھا اور پانی کی بوتلیں بھی۔ اسے چونکہ شدید پیاس محسوس ہو رہی تھی اس لئے اس نے پانی کی بوتل اٹھائی اسے کھولا اور منہ سے لگا لیا۔ جب بوتل خالی ہو گئی تو اس نے اسے وہیں پھینک دیا۔ پانی پینے سے اس کے جسم میں یکلخت توانائی

کی لہریں سی دوڑنے لگی تھیں ۔اس نے دوسری بوتل اٹھائی اور اسے
کھول کر اس کا پانی اپنے زخموں پر ڈالنا شروع کر دیا ۔ پانی پڑنے سے
زخموں میں لگنے والی آگ یکلخت جیسے بجھ سی گئی اور جولیا کو بے حد
سکون سا محسوس ہونے لگ گیا ۔اس نے دوسری الماری کھولی تو اس
میں مشین پسٹل، مشین گنیں، ان کے میگزین اور انتہائی خطرناک
بم مختلف خانوں میں موجود تھے ۔جولیا نے میڈیکل باکس اور پانی کی
دو بوتلیں اٹھائیں اور واپس اس بڑے کمرے میں آ گئی ۔

" مس جولیا ۔آپ اطمینان سے گھومتی پھر رہی ہیں ۔ یہ تو سیکشن
ہیڈ کوارٹر ہے"...... صفدر نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے میڈیکل
باکس لیتے ہوئے کہا ۔ کیپٹن شکیل اور صالحہ بھی زنجیروں سے آزاد
ہو چکے تھے ۔

" انہوں نے جھوٹ بولا تھا ۔ یہ زرعی فارم ہے اور یہاں اور کوئی
آدمی نہیں ہے اور یہ کوئی مضافاتی علاقہ ہے ۔ باہر دور دور تک
کھیت پھیلے ہوئے ہیں"...... جولیا نے کہا ۔

" اوہ ۔ پھر تو ہمیں یہاں سے فوری نکلنا ہو گا ۔ گارمیتھ ابھی یہاں
پوری فوج چڑھا کر لے آئے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا ۔

" لیکن باہر کوئی کار وغیرہ موجود نہیں ہے"...... جولیا نے کہا ۔

" کیپٹن شکیل تم مس جولیا کے زخموں کی بینڈیج کرو ۔ میں اچھی
طرح باہر چیک کرتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور تیزی سے بیرونی
دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ صالحہ اس کے پیچھے باہر چلی گئی ۔

" آپ نے کمال کر دیا ہے مس جولیا ۔جس انداز میں آپ نے یہ
فائٹ کی ہے وہ واقعی حیران کن ہے"...... کیپٹن شکیل نے جولیا
کے زخموں کی بینڈیج کرتے ہوئے کہا ۔

" تعریف کا شکریہ کیپٹن ۔ مجھے افسوس ہے کہ میری غفلت سے
گارمیتھ نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ورنہ میں اسے نکلنے نہ
دیتی"...... جولیا نے جواب دیا ۔

" آپ نے کوئی غفلت نہیں کی ۔ سچوئیشن ہی ایسی تھی ۔ آپ
زخمی تھیں جبکہ گارمیتھ ہر لحاظ سے فٹ تھا ۔ اب اس جوڈی سے ہمیں
سب کچھ اگلوانا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا ۔

" ہاں ۔ اوہ ۔ لیکن کیا تم نے چیک کیا کہ وہ زندہ بھی ہے یا
نہیں"...... جولیا نے چونک کر کہا ۔

" ہاں ۔ زندہ ہے ۔ لیکن اس کے سر پر کوئی خطرناک چوٹ لگی
ہے اس لئے اسے ہوش میں لانے کے لئے خاصی جدوجہد کرنا پڑے
گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا ۔اسی لمحے صفدر واپس آ گیا ۔

" عقبی طرف ایک نیلے رنگ کی اسٹیشن ویگن موجود ہے ۔ جلدی
کرو ۔ ہمیں فوری یہاں سے نکلنا ہے"...... صفدر نے کہا ۔

" بینڈیج ہو گئی ہے ۔ آؤ ۔ میں اس جوڈی کو اٹھاتا ہوں ۔ تم باہر
چلو"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے فرش پر
پڑی ہوئی جوڈی کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب
نیلے رنگ کی اسٹیشن ویگن میں سوار اس زرعی فارم سے نکل کر کچی

سڑک پر آگے بڑھتے چلے گئے۔

"ہمیں اس ویگن سے جلد از جلد چھٹکارہ حاصل کرنا ہو گا"۔ ڈرائیونگ سیٹ پر موجود صفدر نے کہا۔اس کی سائیڈ سیٹ پر صالحہ بیٹھی ہوئی تھی جبکہ عقبی سیٹوں پر کیپٹن شکیل اور جولیا تھے اور اس سے آخر میں جوڈی فرش پر اسی طرح بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔

"یہاں کوئی اور فارم بھی ہو گا۔ہمیں وہاں کا رخ کرنا چاہیے"۔ جولیا نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ پختہ سڑک پر پہنچ گئے۔صفدر نے پختہ سڑک پر پہنچ کر ایک لمحے کے لئے دونوں طرف دیکھا اور پھر تیزی سے بائیں طرف مڑ گیا۔سڑک سنسان پڑی تھی۔دور دور تک بس کھیت اور درخت ہی نظر آ رہے تھے اور پھر ویگن ابھی تھوڑا ہی آگے بڑھی ہو گی کہ ایک سائیڈ پر ویسی ہی کچی سڑک جاتی ہوئی دکھائی دی جیسی پہلے وہ کراس کر کے آئے تھے اور صفدر نے اس کچی سڑک پر ویگن موڑ دی۔اس سڑک کے دونوں طرف درخت تھے اور تھوڑی دیر بعد اس سڑک کا اختتام واقعی ایک خاصے بڑے زرعی فارم پر ہوا۔اس کا لکڑی کا پھاٹک بند تھا۔ اندر ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی کار کھڑی نظر آ رہی تھی۔صفدر نے ویگن پھاٹک کے سامنے لے جا کر روکی اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل نیچے اتر آئے جبکہ جولیا اور صالحہ اندر ہی بیٹھی رہیں۔اسی لمحے برآمدے میں ایک ادھیڑ عمر آدمی نظر آیا جس نے پینٹ اور شرٹ پہنی ہوئی تھی۔اس کے سر پر گھنے بال تھے اور اس کی بڑی بڑی مونچھیں

منہ کے دونوں اطراف سے سلاخوں کی طرح اکڑی ہوئی تھیں۔وہ ایک لمحے کے لئے رکا اور پھر تیزی سے برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر پھاٹک کی طرف بڑھ آیا۔

"کون ہو تم"...... اس آدمی نے پھاٹک کھولنے کی بجائے اونچی آواز میں کہا۔

"یہ کس کا فارم ہے اور آپ کون ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"یہ فارم میرا ہے اور ارد گرد پھیلے ہوئے کھیت بھی میرے ہیں۔میرا نام راجر ہے۔میں لینڈ لارڈ ہوں۔تم کون ہو"...... اس آدمی نے بڑے فاخرانہ اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق فاریسٹ ڈیپارٹمنٹ سے ہے۔ہماری ایک ساتھی کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے۔وہ ویگن میں بے ہوش پڑی ہے۔کیا آپ کے پاس میڈیکل باکس ہے۔ہماری ساتھی کو فوری طبی امداد کی ضرورت ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ اچھا۔میں پھاٹک کھولتا ہوں۔ویگن اندر لے آؤ۔یہاں ایمرجنسی میڈیکل باکس موجود ہے"...... راجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی تیزی سے اس نے پھاٹک کھول دیا۔

"کیا آپ یہاں اکیلے ہیں"...... صفدر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اندر میری ایک فرینڈ موجود ہے۔میں جب کام سے تھک جاتا ہوں تو آرام کرنے کے لئے یہاں آ جاتا ہوں"...... راجر نے کہا لیکن

دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ پر گرا۔ صفدر کا بازو اچانک
گھوما تھا اور راجر کی کنپٹی پر پڑنے والی ضرب نے اسے اچھال دیا تھا۔
نیچے گر کر راجر نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن صفدر کی لات گھومی او
اٹھتا ہوا راجر ایک بار پھر چیخ مار کر نیچے گر گیا۔
"کیا ہوا راجر۔ کون چیخ رہا ہے"...... اسی لمحے عمارت کے اند
سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
"کیپٹن شکیل۔ ویگن اندر لاؤ اور عقبی طرف لے جا کر کھڑی کر
دو تاکہ اگر گارمیتھ یہاں آئے تو اسے ویگن نظر نہ آئے۔ میں اس لڑکی
کو بے ہوش کرتا ہوں"...... صفدر نے تیز لہجے میں کہا اور دوڑتا ہو
عمارت کی اندرونی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ برآمدے میں ہی پہنچا تھ
کہ راہداری سے ایک نوجوان لڑکی جس نے معمولی سا لباس پہنا ہو
تھا ایک کمرے سے نکل کر آتی دکھائی دی۔ وہ صفدر کو دیکھ کر ابھی
حیرت سے آنکھیں پھیلا ہی رہی تھی کہ صفدر اس کے سر پر پہنچ گیا۔
دوسرے لمحے لڑکی کی گھٹی گھٹی آواز نکالتی فضا میں اٹھتی چلی گئی۔ صفد
نے اچانک ہاتھ بڑھا کر اسے گردن سے پکڑا اور ہوا میں اٹھا لیا تھا۔
پھر اس سے پہلے کہ لڑکی اس افتاد پر سنبھلتی صفدر نے ہاتھ و
مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر اسے ایک طرف پھینک دیا۔ لڑکی ک
جسم بے حس و حرکت ہو چکا تھا۔ اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔
وہ گردن میں بل آجانے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی۔ صفد
اسے اٹھا کر اندر لے آیا۔ یہ کمرہ بیڈ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔

ایک طرف باتھ روم تھا جس کی لائٹ جل رہی تھی اور دروازہ کھلا
ہوا تھا۔ شاید لڑکی باتھ روم سے نکل کر باہر آئی تھی۔ صفدر نے
لڑکی کو بیڈ پر ڈالا اور پھر ایک طرف پڑی ہوئی چادر اٹھا کر اس نے
لڑکی کے اوپر ڈال دی اور واپس مڑا اور کمرے سے باہر آگیا۔ اسی لمحے
جولیا اور صالحہ برآمدے کی سیڑھیاں چڑھ کر اندر آتی دکھائی دیں۔
"آپ یہاں ٹھہریں میں اس فارم کو اچھی طرح چیک کر
لوں"...... صفدر نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ فارم زیادہ بڑا نہ تھا۔ اس
میں صرف چار کمرے تھے جن میں سے ایک بیڈ روم تھا جبکہ ایک کمرہ
سٹنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ باقی دو کمروں میں سے ایک
کچن تھا اور دوسرا سٹور جس میں بیجوں اور کھاد کی بوریاں اور دوسرا
سامان بھرا ہوا تھا صفدر کو اس سٹور میں موجود رسی کا ایک بڑا بنڈل
مل گیا تھا جو اس نے اٹھا لیا اور پھر جب وہ واپس بیڈ روم کی طرف آیا
تو وہاں جولیا، صالحہ اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ ایک طرف فرش پر
جوڈی اسی طرح بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔
"باہر وہ راجر پڑا تھا۔ اسے بھی اٹھا لائے ہو"...... صفدر نے کہا۔
"میں نے اسے گولی مار دی ہے اور اس کی لاش کو عقبی طرف
لے جا کر پھینک دیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔
"تم لوگ باہر جا کر نگرانی کرو۔ میں اور صالحہ اس جوڈی سے
پوچھ گچھ کرتی ہیں"...... جولیا نے کہا۔
"یہ آسانی سے زبان نہیں کھولے گی مس جولیا۔ آپ زخمی ہیں

اس لئے صالحہ اور کیپٹن شکیل باہر نگرانی کریں گے آپ یہاں اطمینان سے بیٹھ جائیں اور یہ پوچھ گچھ کا کام مجھ پر چھوڑ دیں"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ چلو تم یہ کام کر لو"....... جولیا نے کہا اور ایک طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔ صفدر نے رسی کو درمیان سے توڑا اور اس کا ایک حصہ جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

" بیڈ پر راجر کی ساتھی لڑکی پڑی ہے اسے باندھ دو ورنہ ہوش میں آ کر اس نے اچھا خاصا اودھم مچانا ہے"....... صفدر نے کہا۔

" اس کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ تم نے اس کی گردن میں بل دے دیا جو زیادہ ٹائٹ تھا۔ اس طرح یہ بے ہوشی میں ہی سانس رک جانے کی وجہ سے ہلاک ہو گئی ہے۔ میں نے یہاں آتے ہی پہلے اسے چیک کیا تھا"....... جولیا نے جواب دیا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ میرا یہ مقصد نہ تھا"....... صفدر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک طرف فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی جوڈی کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور پھر رسی کی مدد سے اس نے جوڈی کو کرسی کے ساتھ اس انداز میں باندھنا شروع کر دیا کہ وہ ہوش میں آنے کے بعد ان رسیوں کو کسی صورت بھی نہ کھول سکے۔

" یہ اتنی دیر سے آخر کیوں بے ہوش ہے"....... جولیا نے کہا۔

" سر پر چوٹ لگی ہے اسے "....... صفدر نے کہا اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس

نے یکلخت ہاتھ ہٹا لئے اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر پیچھے ہٹا۔ جولیا بھی بے اختیار اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی کیونکہ جوڈی کی ناک اور منہ سے یکلخت خون کسی فوارے کی طرح نکلنے لگ گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بندھا ہوا جسم بے اختیار ہلکا ہلکا لرزنے لگ گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایک جھٹکے سے وہ ساکت ہو گئی تو صفدر نے ہاتھ بڑھا کر باری باری اس کی دونوں بند آنکھیں کھول کر دیکھیں اور پھر ایک طویل سانس لے کر پیچھے ہٹ گیا۔

" یہ ختم ہو چکی ہے"....... صفدر نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ چوٹ کی وجہ سے خون اس کے ذہن کے پردوں میں پھنسا رہا۔ اب تم نے ناک اور منہ بند کیا تو دباؤ کی وجہ سے خون باہر آ گیا اور یہ ختم ہو گئی"....... جولیا نے کہا۔

" ہاں "....... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوڈی کی رسیاں کھولنا شروع کر دی۔ وہ آنے والوں کو یہ تاثر نہ دینا چاہتا تھا کہ اسے باندھ کر اس سے پوچھ گچھ کی گئی ہے اور پھر اس نے رسی ایک طرف ڈالی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا پہلے ہی باہر جا چکی تھی۔

" اب واپس چلنا ہے "....... باہر موجود کیپٹن شکیل نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔ صالحہ بھی وہیں موجود تھی اور جولیا شاید انہیں جوڈی کے بارے میں بتا چکی تھی۔

" ہاں۔ اور کیا کریں۔ اب اس کار کو لے چلتے ہیں"....... صفدر

نے کہا۔

"اس کی چابیاں یقیناً اس راجر کی جیب میں ہوں گی۔ میں لے آتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ گلی کی طرف بڑھ گیا کیونکہ راجر کی لاش اس نے عقبی طرف لے جا کر ڈال دی تھی۔

گارمیتھ کمرے میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ وہ اس وقت اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے آفس میں تھا۔ وہ اپنے فلیٹ میں ہی تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دو آدمی اندر داخل ہوئے اور ریز فائر ہونے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے۔ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ انہیں اٹھوا کر ہیڈ کوارٹر پہنچائے کہ جوڈی کا فون آگیا اور جوڈی نے اسے بتایا کہ اس کے کلب کے مخصوص پورشن میں دو لڑکیاں جبراً گھس آئی تھیں اور انہوں نے اس کی سیکرٹری جوزفین کو ہلاک کر دیا اور پھر اس نے انہیں بے ہوش کر دیا۔ پھر جب ان کا میک اپ واش کیا گیا تو ان میں سے ایک سوئس نژاد تھی اور دوسری ایشیائی نژاد اور جوڈی کو یقین تھا کہ یہ دونوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن ہیں اور اس کے جواب میں جب گارمیتھ نے اسے ان دونوں مردوں کے بارے میں بتایا تو جوڈی نے تجویز پیش کی کہ چونکہ یہ انتہائی

خطرناک لوگ ہیں اس لئے انہیں ہیڈ کوارٹر کی بجائے زرعی فارم والے پوائنٹ پر لے جایا جائے ۔ وہاں ان سے اطمینان سے پوچھ گچھ ہو سکتی تھی ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ گارمیتھ نے اپنے ہیڈ کوارٹر کال کر کے وہاں سے دو آدمیوں کو سپیشل میک اپ واشر سمیت فلیٹ پر طلب کر لیا اور پھر جب ان دونوں کے ایکریمین میک اپ واش کئے گئے اور دونوں ایشیائی نژاد نکلے جس سے گارمیتھ کنفرم ہو گیا کہ یہ دونوں ان دو عورتوں سمیت پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں چنانچہ اس نے ان دونوں کو زرعی فارم والے پوائنٹ پر لے جانے کا حکم دے دیا اور پھر وہ خود تیار ہو کر کلب پہنچا اور پھر جوڈی کو ساتھ لے کر وہ مضافات میں موجود زرعی فارم پہنچ گیا ۔ لیکن جب وہاں اچانک کوڑے کھاتی ہوئی لڑکی زنجیروں سے آزاد ہو گئی اور اس نے واقعی انتہائی حیرت انگیز طور پر گارمیتھ سے ایسی فائٹ کی کہ گارمیتھ کا ذہن ہی گھوم گیا اور خاص طور پر جب اس پر فائرنگ ہوئی تو گارمیتھ سمجھ گیا کہ اب اگر اس نے یہاں رکنے کی کوشش کی تو اسے گولیوں سے چھلنی کر دیا جائے گا ۔ جوڈی ویسے ہی دیوار سے ٹکرا کر بے ہوش ہو چکی تھی اور فارم پر مستقل طور پر رہنے والے اس کے دونوں آدمی پہلے ہی ہلاک ہو چکے تھے اس لئے گارمیتھ وہاں سے اپنی کار لے کر نکل آیا تھا اور کار دوڑاتا سیدھا وہ ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا تھا ۔ یہاں سے اس نے روجر اور اس کے پورے گروپ کو فارم پر بھیج دیا تا کہ اگر وہ وہاں موجود ہوں تو انہیں ہلاک کر دیا جائے اور وہاں سے جوڈی کو

اٹھا کر لایا جائے اور اب روجر اور اس کے گروپ کو گئے ہوئے دو گھنٹے گزر گئے تھے لیکن ابھی تک ان کی طرف سے کوئی کال نہ آئی تھی اس لئے وہ انتہائی بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہا تھا ۔ اسے اپنے آپ پر غصہ بھی آ رہا تھا کہ ایک عورت سے خوفزدہ ہو کر وہ وہاں سے بھاگ آیا تھا لیکن پھر وہ اپنے آپ کو مطمئن کر لیتا تھا کہ عورت کے پاس مشین پسٹل تھا اور وہ اس سے فائٹ تو کر سکتا تھا لیکن گولیوں سے کیسے بچ سکتا تھا اس لئے اس کا اس طرح وہاں سے نکل آنا عقلمندی کا کام تھا ۔ ابھی وہ یہ سب سوچتے ہوئے ٹہل رہا تھا کہ میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا بٹن آن کر دیا ۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ روجر کالنگ ۔ اوور "...... دوسری طرف سے روجر کی آواز سنائی دی ۔

" یس ۔ گارمیتھ بول رہا ہوں ۔ کیا رپورٹ ہے ۔ اوور " ۔ گارمیتھ نے تیز لہجے میں کہا ۔

" باس ۔ زرعی فارم پوائنٹ پر جب ہم پہنچے تو وہاں صرف دو لاشیں موجود تھیں جن میں سے ایک ٹونی تھا اور وہاں کوئی بھی نہ تھا میں نے ارد گرد عمارتوں کی چیکنگ شروع کر دی اور پھر میرے ایک آدمی نے اطلاع دی کہ کچھ دور ایک زرعی فارم میں لاشیں موجود ہیں اور وہاں مادام جوڈی کی لاش بھی موجود ہے ۔ اوور " ۔ روجر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا تو گارمیتھ بے اختیار اچھل پڑا ۔

"جوڈی کی لاش ۔ اوہ ۔ ویری سیڈ ۔ انہوں نے اس سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی ہو گی اور اس کے انکار پر اسے گولی مار دی ہو گی اوور"...... گارمیتھ نے خود کلامی کے انداز میں کہا۔

"نہیں باس ۔ مادام جوڈی کو گولی نہیں ماری گئی بلکہ ان کی ناک اور منہ سے خون بہہ کر ان کے جسم پر پھیلا ہوا تھا ۔ وہ دماغی چوٹ کی وجہ سے ہلاک ہوئی ہیں ۔ شاید انہوں نے اس کے سر پر کوئی خطرناک چوٹ لگائی ہو ۔ اوور"...... روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جیسے بھی ہوا بہرحال جوڈی ہلاک ہو گئی ہے ۔ اب اس کا انتقام میں لوں گا اور انہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گا ۔ اوور"۔ گارمیتھ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔ ہم جلد ہی ان کا سراغ لگا لیں گے ۔ میں پورے گروپ کو حرکت میں لے آیا ہوں ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"انہیں ٹریس کرو ۔ ہر صورت میں ۔ ہر قیمت پر ۔ اوور اینڈ آل"...... گارمیتھ نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے چھت سے سیدھا کرسی پر گرا ہو ۔ جوڈی کی ہلاکت نے واقعی اسے زبردست شاک پہنچایا تھا ۔ وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ گارمیتھ بول رہا ہوں"...... گارمیتھ نے کہا۔

"فوسٹر بول رہا ہوں گارمیتھ ۔ تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کوئی رپورٹ ہی نہیں دی"...... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"باس ۔ میں آپ کو رپورٹ دینے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی"...... گارمیتھ نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے ۔ کوئی خاص بات"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"یس باس ۔ جوڈی کو پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا ہے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کب ۔ کس طرح"...... فوسٹر نے چیختے ہوئے پوچھا۔

"جوڈی اپنے کلب کے مخصوص پورشن میں تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی دو عورتیں اور دو مرد وہاں پہنچ گئے لیکن جوڈی نے انہیں بے ہوش کر دیا اور پھر اس نے اپنے طور پر انہیں مضافاتی علاقے میں موجود ایک خصوصی پوائنٹ پر لے جا کر زنجیروں میں جکڑ دیا ۔ ان کے میک اپ واش کئے گئے تو ان میں ایک عورت سوئس نژاد تھی جبکہ دوسری عورت اور دونوں مرد پاکیشیائی تھے ۔ اس کے بعد جوڈی نے مجھے فون کر کے رپورٹ دی تو میں نے اسے کہا کہ وہ انہیں ہیڈ کوارٹر بھجوا دیتی لیکن اس نے کہا کہ وہ یہاں ان کا

عبرت ناک حشر کرے گی۔ میں نے اسے روکا کہ میں خود آکر ان سے ان کے باقی دو آدمیوں کے بارے میں پوچھ گچھ کروں گا۔ چنانچہ میں کار لے کر وہاں پہنچا تو وہاں نہ مادام جوڈی تھی اور نہ ہی وہ پاکیشیائی ایجنٹ جبکہ اس پوائنٹ پر رہنے والے دو آدمیوں کی لاشیں وہاں موجود تھیں۔ میں بہت حیران ہوا۔ پھر میں واپس آگیا اور میں نے روجر کو انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا اور ابھی چند لمحے پہلے اس کی ٹرانسمیٹر کال آئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اس علاقے کے ایک اور زرعی فارم پر لاشیں بکھری ہوئی پڑی ہیں لیکن یہ لاشیں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی نہیں ہیں بلکہ مقامی افراد کی ہیں اور جوڈی کی لاش بھی ان میں شامل ہے۔ اسے گولی نہیں ماری گئی بلکہ سر پر کوئی چوٹ لگا کر ہلاک کیا گیا ہے اور اس کی ناک اور منہ سے خون بہہ کر اس کے سارے جسم پر پھیلا ہوا تھا اور اب روجر پورے اتھانز میں انہیں تلاش کر رہا ہے"...... گارمیتھ نے اپنے بارے میں سب کچھ چھپاتے ہوئے تفصیل بتا دی۔

"ویری بیڈ۔ جوڈی نے یہ کیا حماقت کی۔ اسے معلوم تو تھا کہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ ویری بیڈ۔ اب انہیں کیسے ٹریس کرو گے"...... فوسٹر نے کہا۔

"باس۔ روجر انہیں خود ٹریس کر لے گا"...... گارمیتھ نے کہا۔

"وہ جوڈی کے بعد اب لازماً تمہارے پیچھے آئیں گے اس لئے اب تم نے ہوشیار رہنا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ جوڈی کی طرح مجھے تم سے بھی

ہاتھ دھونے پڑیں"...... فوسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ اب روجر کے ساتھ ساتھ میں خود بھی انہیں ٹریس کروں گا۔ اب ان کا خاتمہ میرے ہی ہاتھوں ہو گا"۔ گارمیتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ انہیں ٹریس کرنے کے لئے کراؤن گروپ کی خدمات حاصل کرو۔ جوڈی کی ہلاکت کا مطلب ہے کہ وہ نہ صرف یہاں پہنچ چکے ہیں بلکہ باقاعدہ ایکشن میں ہیں۔ کراؤن گروپ انتہائی جدید ترین ٹریسنگ آلات استعمال کرتا ہے۔ وہ انہیں لازماً ٹریس کر لے گا اور پھر جیسے ہی وہ ٹریس ہوں گے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر انہیں اڑا دو"...... فوسٹر نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ ان کے بارے میں سوائے تعداد کے اور کوئی اطلاع ہمارے پاس نہیں ہے"۔ گارمیتھ نے کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ کراؤن گروپ کی خدمات حاصل کرو وہ ایسے کیمرے اور ڈیوائسز استعمال کرتے ہیں کہ وہ لوگ چاہے جس روپ میں بھی ہوں گے وہ انہیں ٹریس کر لیں گے لیکن انہیں صرف ٹریسنگ تک محدود رکھنا۔ ان کے خلاف ایکشن تم نے خود کرنا ہے"...... فوسٹر نے کہا۔

"یس باس"...... گارمیتھ نے جواب دیا۔

"کسی بھی اہم پیش رفت کے سلسلے میں مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ

دیتے رہنا"...... فوسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گارمیتھ نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ کراؤن کلب "...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کراؤن سے بات کراؤ۔ میں گارمیتھ بول رہا ہوں" ۔ گارمیتھ نے کہا ۔ وہ چونکہ کراؤن کلب کے مالک کراؤن کا خاصا بے تکلف اور گہرا دوست تھا اس لئے اس کی سیکرٹری بھی اسے بہت اچھی طرح جانتی تھی۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ کراؤن بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"گارمیتھ بول رہا ہوں"...... گارمیتھ نے کہا۔

"اوہ تم ۔ آج کیسے فون کر لیا۔ اب تو تمہاری شکل بھی سالوں بعد کہیں کسی فنکشن میں نظر آتی ہے"...... دوسری طرف سے کراؤن نے بڑے تکلفانہ انداز میں گلہ کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ ایجنسی کی مصروفیت کیسی ہوتی ہے ۔ تم سناؤ ۔ تمہاری ٹریسنگ ایجنسی کیسی جا رہی ہے ۔ چیف فوسٹر تم نے نجانے اپنے کارکردگی کا کیا رعب بٹھا رکھا ہے کہ وہ تمہاری تعریفیں کرتا نہیں تھکتا"...... گارمیتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیف فوسٹر قدر شناس ہیں ۔ تمہاری طرح کٹھور نہیں کہ بس دوستی کا دعویٰ ہی کرتے رہ جاتے ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گارمیتھ بے اختیار ہنس پڑا۔

"بات تو ویسے تمہاری ٹھیک ہے ۔ اس بار بھی چیف نے مجھ پر زور ڈالا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنے کا کام کراؤن کے حوالے کیا جائے کیونکہ کراؤن گروپ انتہائی جدید ترین آلات اور ڈیوائسز استعمال کرتا ہے"...... گارمیتھ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا کہا ہے تم نے ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ۔ کیا تم نے یہی الفاظ کہے ہیں یا میرے کان خراب ہو گئے ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہاں ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی کہا ہے میں نے ۔ کیوں ۔ کیا بات ہے"...... گارمیتھ نے چونک کر کہا۔

"لیکن یہاں آنان میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا کام ۔ جہاں تک میرے علم میں ہے یہ سروس ایکریمیا، اسرائیل اور کافرستان وغیرہ میں ہی کام کرتی ہے کیونکہ یہ تینوں ممالک ہی پاکیشیا کے خلاف کارروائیاں کرتے رہتے ہیں"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اس کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو ۔ کیسے جانتے ہو"...... گارمیتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی کہ کیسے جانتے ہو ۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں کسی کنوئیں میں رہتا ہوں ۔ میری ساری عمر ایکریمیا میں گزری ہے

اور میں وہاں مختلف سرکاری ایجنسیوں سے بھی متعلق رہا ہوں ۔ یہ تو
اب میں آنان کو اپنا آبائی وطن سمجھتے ہوئے یہاں آیا ہوں اور کلب
اور ٹریننگ ایجنسی کا کام کر رہا ہوں "...... کراؤن نے جواب دیا۔
" تمہاری بات درست ہے ۔ اس بار بھی اصل میں کام ایکریمیا کا
تھا اور اس نے آگے کر دیا آنان کو "...... گارمیتھ نے جواب دیا۔
" اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ مسئلہ کیا ہے "...... کراؤن نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
" مسئلہ یہ ہے کہ ایکریمیا ایک سائنسی فارمولے پر کام کر رہا تھا
اور وہ اس فارمولے کو پوری دنیا پر اوپن نہ کرنا چاہتا تھا لیکن پھر
اسے اطلاع ملی کہ پاکیشیا میں بھی ایک سائنس دان اس فارمولے پر
کام کر رہا ہے ۔ اس نے کوئی ذاتی لیبارٹری بنائی ہوئی ہے لیکن
ایکریمیا براہ راست اس سائنس دان پر ہاتھ نہ ڈالنا چاہتا تھا کیونکہ
اس طرح روسیاہ، کارمن اور دوسرے ممالک کے ایجنٹ چونک سکتے
تھے ۔ چنانچہ انہوں نے آنان حکومت سے بات چیت کی اور ہماری
حکومت کو ایسی مراعات دیں کہ ہم یہ کام کرنے کے لئے تیار ہو گئے
اور یہ کام ہماری ایجنسی کے ذمے لگایا گیا اور چیف فوسٹر نے یہ کام
مجھے دے دیا ۔ میں پاکیشیا گیا اور وہاں میں نے خفیہ لیبارٹری کو
ٹریس کر کے اس سائنس دان کو ہلاک کر دیا اور وہاں جو کاغذات
تھے وہ لا کر چیف کو دے دیئے ۔ پھر وہ کاغذات ایکریمیا بھیجے گئے تو
معلوم ہوا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ فارمولا نہیں ہے بلکہ

فارمولے کے ورکنگ پیپرز ہیں ۔ فارمولا اس سائنس دان کے ذہن
میں تھا اور دوسری بات یہ کہ ایکریمیا کو غلط اطلاع ملی تھی کہ
ایکریمین فارمولے پر ہی پاکیشیا میں کام ہو رہا ہے جبکہ پاکیشیا میں جو
کام ہو رہا تھا وہ ایکریمیا سے مختلف تھا اور اس سے ہلکا بھی ۔ چنانچہ ان
کے لئے یہ ورکنگ پیپرز بے کار تھے لیکن اس دوران کافرستان کو جو
پاکیشیا کا ہمسایہ ہے اور دشمن ملک ہے اس فارمولے کا علم ہو گیا تو
انہوں نے ان ورکنگ پیپرز کو خریدنے کی خواہش ظاہر کی ۔ چنانچہ
ہماری حکومت نے ایکریمیا سے یہ ورکنگ پیپرز واپس منگوائے اور
یہاں آنان کی ایک لیبارٹری میں بھیج دیئے ۔ کافرستان ورکنگ پیپرز
لینے کی بجائے مکمل فارمولے کا خواہش مند تھا ۔ چنانچہ یہ طے ہوا کہ
آنان کے سائنس دان ان ورکنگ پیپرز کی بنیاد پر فارمولا تیار کر کے
کافرستان کو فروخت کر دیں گے کیونکہ کافرستان نے اس کی انتہائی
بھاری قیمت لگا دی تھی ۔ اس دوران اطلاع ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ
سروس ان ورکنگ پیپرز کو حاصل کرنے آنان آ رہی ہے ۔ انہیں
نجانے کس طرح معلوم ہو گیا کہ یہ ورکنگ پیپرز ہم لے آئے ہیں
اور کسی طرح یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ پیپرز ایکریمیا کی بجائے آنان
میں ہیں "...... گارمیتھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
" یہی بات تو دنیا کو حیران کر دیتی ہے گارمیتھ کہ یہ لوگ ہر وہ
بات معلوم کر لیتے ہیں جو باقی دنیا معلوم نہیں کر سکتی ۔ بہرحال
اب کیا مسئلہ ہے "...... کراؤن نے کہا۔

"ہم نے انہیں ٹریس کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن ہم انہیں ٹریس نہیں کر سکے ۔ صرف اتنی اطلاع ہے کہ ان کی تعداد چھ ہے ۔ دو عورتیں اور چار مرد جن میں ایک عورت سوئس نژاد ہے جبکہ دوسری عورت اور چاروں مرد پاکیشیائی ہیں اور تم جوڈی کو تو جانتے ہو"...... گارمیتھ نے کہا۔

"اپنی فرینڈ اور اسسٹنٹ جوڈی کی بات کر رہے ہو یا کسی اور جوڈی کی"...... کراؤن نے چونک کر کہا۔

"اسی کی بات کر رہا ہوں ۔ وہ پاکیشیا میرے ساتھ گئی تھی ۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ جوڈی کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ جوڈی کو ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ کب ۔ کس نے کیا ہے ۔ وہ تو انتہائی ذہین اور فعال لڑکی تھی ۔ وہ تو آسانی سے مار کھانے والی نہیں تھی"...... کراؤن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ وہ واقعی ایسی ہی تھی جیسی تم کہہ رہے ہو ۔ جہاں تک معلوم ہوا ہے اس نے شاید اپنی ذہانت سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر گھیر لیا اور انہیں بے ہوش کر کے وہ مضافاتی علاقے میں واقع ایک خصوصی پوائنٹ جو ایک زرعی فارم تھا، پر لے گئی لیکن پھر وہ لوگ غائب ہو گئے اور جوڈی کی لاش سامنے آئی"۔ گارمیتھ نے اصل حقیقت چھپاتے ہوئے سارا ملبہ جوڈی پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ اس نے حماقت کی کہ انہیں بچ نکلنے کا موقع دے دیا ۔ پھر"...... کراؤن نے کہا۔

"اب صورت حال یہ ہے کہ جوڈی بھی ہلاک ہو چکی ہے اور وہ لوگ بھی غائب ہیں ۔ چیف نے کہا ہے کہ انہیں ٹریس کرنے کا کام تمہیں دیا جائے جبکہ ایکشن میں خود کروں گا اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"یہ تو انتہائی خطرناک ترین کام ہے گارمیتھ ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا آدمی عمران دنیا کا سب سے خطرناک ایجنٹ ہے ۔ اگر اسے معمولی سا شبہ بھی پڑ گیا کہ کراؤن گروپ انہیں ٹریس کر رہا ہے تو پھر ہو سکتا ہے کہ نہ کراؤن رہے اور نہ ہی کراؤن گروپ"...... کراؤن نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم انکار کر رہے ہو"...... گارمیتھ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں پیچھے ہٹ جاؤں ۔ میں تو تمہیں بتا رہا تھا کہ یہ عام لوگ نہیں ہیں"...... کراؤن نے کہا۔

"تم نے انہیں صرف ٹریس کرنا ہے اور بس ۔ باقی کام میں خود کر لوں گا"...... گارمیتھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ دس لاکھ ڈالر لوں گا ۔ بولو ۔ تیار ہو دینے کے لئے یا نہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ انہیں صرف میں ہی ٹریس کر سکتا ہوں ورنہ اور کوئی ایسا نہیں کر سکتا"...... کراؤن نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ مجھے منظور ہے ۔ لیکن یہ ٹریسنگ جلد از جلد ہونی چاہئے ۔ میں نے ان سے جوڈی کا انتقام بھی لینا ہے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"تم فکر مت کرو ۔ میں ان کے لیڈر عمران کو ذاتی طور پر جانتا ہوں اس لئے میں اسے آسانی سے ٹریس کر لوں گا ۔ تم ان کے بارے میں جو کچھ جانتے ہو بتا دو"...... کراؤن نے کہا۔

"میں نے جوڈی کے ایک آدمی سے جو وہاں بے ہوش پڑا ہوا ملا ہے ان کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کی ہیں ۔ ان میں سے ایک لڑکی سوئس نژاد ہے جس کا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل میں تمہیں بتا دیتا ہوں"...... گارمیتھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتا دی ۔ اس نے آدمی کا سہارا اس لئے لیا تھا کہ اپنی وہاں موجودگی کو گول کر سکے ۔

"کیا وہ اصل چہروں میں ہیں"...... کراؤن نے پوچھا۔

"نہیں ۔ وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے لیکن جوڈی نے انہیں بے ہوش کر کے ان کے میک اپ واش کر دیئے تھے"۔ گارمیتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ ٹھیک ہے ۔ دوسروں کے بارے میں کیا معلومات ہیں"...... کراؤن نے پوچھا تو گارمیتھ نے دوسری عورت اور دونوں مردوں کے حلیئے اور قدوقامت کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ ان دو مردوں میں عمران شامل نہیں

تھا کیونکہ نہ ہی اس کا حلیہ تم نے بتایا ہے اور نہ قدوقامت اس کا ان دونوں میں سے کسی سے ملتا ہے"...... کراؤن نے کہا۔

"میں نے پہلے بتایا تھا کہ یہ گروپ چھ افراد پر مشتمل ہے ۔ ان میں سے چار جوڈی کے ہاتھ آئے تھے ۔ باقی دو کا علم نہیں ہو سکا"۔ گارمیتھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ اب میں انہیں خود ٹریس کر لوں گا ۔ تمہیں کہاں اطلاع دی جائے"...... کراؤن نے کہا۔

"میری مخصوص ٹرانسمیٹر فریکونسی تم نوٹ کر لو اور آفس کا نمبر بھی"...... گارمیتھ نے کہا اور پھر فریکونسی اور آفس کا فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے ۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں اور پھر جلد ہی تمہیں رپورٹ دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گارمیتھ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت رہائش گاہ پر موجود تھا ۔ وہ سب لوگ سٹنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے ۔ جولیا کی بینڈیج کر دی گئی تھی اور عمران نے اپنا اور تنویر کا عام میک اپ واش کر کے سپیشل میک اپ کر دیا تھا جبکہ یہی کام اس نے جولیا، صالحہ، صفدر اور کیپٹن شکیل کے چہروں پر کیا تھا لیکن اب وہ سب ایکریمین میک اپ میں نہ تھے بلکہ عمران نے اپنا اور تنویر کا گریٹ لینڈ کے باشندوں کا میک اپ کیا جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل ایکریمین تھے ۔ جولیا اور صالحہ دونوں کارمن نژاد دکھائی دے رہی تھیں ۔ جولیا کی ہمت اور جدوجہد کی عمران نے بھی دل کھول کر تعریف کی تھی اس لئے جولیا کی آنکھوں میں تیز چمک موجود تھی۔

"اب مسئلہ یہ ہے کہ اس لیبارٹری کا سراغ کیسے لگایا جائے" ۔ اچانک عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ فوسٹر کو لازماً معلوم ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔

"چلو ۔ تسلی کر لیتے ہیں" .... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"عزت بیگ بول رہا ہوں" .... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے عزت بیگ کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں عزت بیگ ۔ آنان سے ۔ کیا تمہیں چیف آف ایف ایجنسی فوسٹر کا فون نمبر معلوم ہے" .... عمران نے کہا۔

"یس سر" .... دوسری طرف سے عزت بیگ نے کہا اور پھر نمبر بتا دیا۔

"یہاں آنان میں کوئی ایسی ایجنسی ہے جو یہاں لیبارٹری کو ٹریس کر سکے" .... عمران نے کہا۔

"ایک ٹریسنگ ایجنسی ہے تو سہی ۔ کراؤن گروپ کے نام سے ۔ اس کا چیف کراؤن کلب کا مالک کراؤن ہے جو پہلے ایکریمیا کی سرکاری ایجنسیوں سے متعلق رہا ہے ۔ کراؤن گروپ انتہائی جدید ترین آلات اور ڈیوائسز استعمال کرتا ہے ۔ اگر آپ کہیں تو اس سے رابطہ کیا جائے ۔ ویسے جہاں تک مجھے اس کے بارے میں معلوم ہے کراؤن گارمیتھ کا بے حد گہرا اور بے تکلف دوست ہے اور ایف ایجنسی کے چیف فوسٹر سے بھی اس کے بے حد قریبی تعلقات ہیں" .... عزت بیگ نے جواب دیا۔

"اوہ ۔ پھر تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فوسٹر یا گارمیتھ نے ہمیں ٹریس کرنے کا کام بھی اس کے ذمے لگایا ہو"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں ۔ ایسا ہو سکتا ہے اور مسٹر مائیکل ۔ اگر ایسا ہے تو پھر آپ کو بے حد محتاط رہنا ہو گا"...... عزت بیگ نے جواب دیا۔

"یہ کراؤن خود کہاں ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کراؤن کلب میں ۔ وہ مستقل وہیں رہتا ہے بطور مینجر ۔ اس کی ٹیم کام کرتی ہے"...... عزت بیگ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔ اب میں اسے خود چیک کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ تنویر ۔ ان لوگوں نے تو کام کیا ہے جبکہ ہم دونوں بے کار رہے ہیں ۔ اب ہم بھی کام کر لیں اور سنو ۔ تم سب نے ہماری واپسی تک ساتھ والی خالی کوٹھی میں رہنا ہے تاکہ اگر ہماری کامیابی سے پہلے وہ ہمیں ٹریس کر لیں تو فوری حملہ نہ ہو سکے کیونکہ جوڈی کی موت اور اپنی شکست پر گارمیتھ اب پاگل ہو رہا ہو گا اور معمولی سا شبہ ملتے ہی وہ کوٹھی میزائلوں سے اڑا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... سب نے کہا تو عمران تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ تنویر اس کے پیچھے تھا ۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار کوٹھی سے نکل کر تیزی سے کراؤن کلب کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ تنویر سائیڈ

سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"تم نے پھر وہاں جا کر باتوں کا چرخہ چلا دینا ہے اس لئے تم باہر ہی رہنا ۔ میں اس کراؤن سے ملوں گا"...... تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا کرو گے اس سے مل کر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اس سے معلوم کروں گا کہ کیا وہ ہمیں ٹریس کرنے کا کام کر رہا ہے یا نہیں ۔ اور کیا معلوم کرنا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ۔ پھر تم کیا معلوم کرنے جا رہے ہو"...... تنویر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو اسے لیبارٹری ٹریس کرنے کا کام دینے جا رہا ہوں" ۔ عمران نے کہا۔

"یہ کام تو فون پر بھی ہو سکتا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جب وہ ہمیں جانتا ہی نہیں تو پھر کام کیسے کرے گا" ۔ عمران نے کہا۔

"تو کیا اب تم جا کر اسے اپنا اصل تعارف کراؤ گے"...... تنویر

نے کہا۔

" ہاں ۔ اور وہ تعارف ہے بڑی مالیت کے کرنسی نوٹوں کی گڈیاں جو فون پر دکھائی نہیں جا سکتی تھیں"...... عمران نے کہا۔

" لیکن وہ جب گارمیتھ اور فوسٹر کا دوست ہے تو وہ کام کیوں کرے گا"...... تنویر نے کہا۔

" ٹرائی تو کی جا سکتی ہے ۔ ہمارے سامنے تمام راستے بند ہیں اور ہم خواہ مخواہ اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے پھر رہے ہیں ۔ ایک جوڈی کے بارے میں معلوم ہوا تھا کہ وہ لیبارٹری کے بارے میں جانتی ہے ۔ وہ جولیا کی حماقت کی وجہ سے ہلاک ہو گئی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ جولیا کی حماقت ۔ کیا مطلب ۔ اس نے تو زبردست اور ناقابل یقین جدوجہد کی ہے ورنہ وہ اور باقی سارے ساتھی ہلاک ہو جاتے اور تم کہہ رہے ہو کہ اس نے حماقت کی ہے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" جولیا نے واقعی وہ سب کچھ کیا ہے جو تم کہہ رہے ہو لیکن جولیا کو معلوم تھا کہ اس نے جوڈی سے معلومات حاصل کرنی ہیں اس لئے اسے ایسا انداز اختیار کرنا چاہئے تھا کہ جوڈی بچ جاتی لیکن اس نے اندھا دھند انداز میں سب کچھ ختم کر دیا"...... عمران نے جواب دیا۔

" جو تفصیل بتائی گئی ہے اس کے مطابق جولیا نے اسے ہلاک

نہیں کیا بلکہ دیوار سے ٹکرانے کی وجہ سے اس کے سر پر اندرونی چوٹ آئی تھی"...... تنویر نے مسلسل جولیا کی حمایت میں بولتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ بات تھی تو اسے کیوں اس انداز میں ہوش میں لانے کی کوشش کی گئی کہ وہ ہلاک ہو گئی"...... عمران نے کہا۔

" تو اور کیا کرتے ۔ کیا اس کے دماغ کا آپریشن کرتے"...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کچھ تو کرتے ۔ لیکن انہوں نے تو اسے ہلاک کر دیا"...... عمران نے کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور خاموش ہو گیا۔

" اگر تم اس کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے "...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اچانک تنویر نے کہا۔

" میں اس کے کان میں پھونک مارتا اور وہ ہوش میں آ جاتی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہیں ایک واقعہ سناتا ہوں ۔ پھر تمہاری سمجھ میں بات آئے گی ایک رئیس کا پالتو گھوڑا بگڑ گیا ۔ وہ ہر ایک کو کاٹ کھانے کو دوڑتا رئیس نے بڑے بڑے ماہرین سے اس کا علاج کرایا لیکن وہ کسی طرح قابو میں ہی نہ آتا تھا ۔ آخر ایک عام سے آدمی نے دعویٰ کر دیا کہ وہ اس گھوڑے کو ٹھیک کر سکتا ہے تو رئیس نے اسے بڑا انعام

دینے کا وعدہ کر لیا تو وہ آدمی بندھے ہوئے گھوڑے کے پاس گیا اور
اس کے کان میں پھونک ماری اور پھر اسے کھول دیا تو بگڑا ہوا گھوڑا
اس طرح رام ہو گیا کہ سب حیران رہ گئے۔ رئیس نے اس آدمی کو
انعام دیا لیکن ساتھ ہی پوچھا کہ آخر اس نے کیا جادو کیا ہے تو اس
عام آدمی نے بتایا کہ اس نے گھوڑے کے کان میں ایک بات کی ہے
اور بس"...... عمران نے کہا۔

"کیا بات"...... تنویر نے انتہائی تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس نے گھوڑے سے کہا کہ ٹھیک ہو جاؤ ورنہ تمہارا نام گدھا
رکھ دیا جائے گا اور گھوڑا ٹھیک ہو گیا"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ نانسنس"...... تنویر نے بری طرح منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اصل بات بتا دوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا اصل بات"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"اس آدمی نے گھوڑے کے کان میں کہا کہ ٹھیک ہو جاؤ ورنہ
تنویر کو بلا لیا جائے گا اور وہ ٹھیک ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ فضول باتیں ضرور تم نے کرنی ہوتی ہیں"۔
تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ حقیقت ہے کہ تمہارا نام سن کر ہلاکو اور چنگیز خان سہم
جاتے ہیں۔ بے چارے گھوڑے کی کیا مجال تھی کہ ٹھیک نہ ہوتا۔

عمران نے کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے خواہ مخواہ مجھے بدنام کر رکھا ہے۔ کیا میں تمہیں جلاد نظر
آتا ہوں"...... تنویر نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"ابھی تجربہ ہو جائے گا۔ میں کراؤن کے سامنے تمہارا نام لوں گا
اور ردعمل تم دیکھ لینا"...... عمران نے کہا تو تنویر کا چہرہ مسرت
سے کھل اٹھا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ تم باہر رہو۔ پھر دیکھو میں اس کے
ساتھ کیا سلوک کرتا ہوں"...... تنویر نے کہا۔

"وہی سلوک جو بادشاہ بادشاہوں سے کرتے ہیں"...... عمران
نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو تنویر ایک بار پھر ہنس پڑا۔ اسی
لمحے عمران نے کار ایک دو منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ میں موڑ دی۔
عمارت پر کراؤن کلب کا نیون سائن مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ البتہ
کلب میں آنے جانے والے افراد اعلیٰ طبقے کے افراد نظر آ رہے تھے۔
پارکنگ بھی رنگ برنگی کاروں سے بھری ہوئی تھی۔ عمران نے کار
روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی اور پارکنگ بوائے نے
تیزی سے قریب آ کر اسے کارڈ دے دیا اور پھر مڑ کر تیزی سے دوسری
آنے والی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"بڑا پھرتیلا ہے"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر ہمارے ملک کے تمام لوگ اس طرح تیزی اور پھرتی سے
کام کریں تو ہمارا ملک دنیا کا سب سے ترقی یافتہ ملک بن جائے لیکن

وہاں تو کام کرنا ہی توہین سمجھا جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دی بعد وہ ہال میں داخل ہوئے۔ ہال خوبصورت انداز میں سجا ہوا تھا۔ ہال آدھے سے زیادہ بھرا ہوا تھا۔ البتہ عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ تھی لیکن وہاں نہ کوئی شور تھا اور نہ ہی کوئی غیر اخلاقی حرکت نظر آرہی تھی۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر تین لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے دو سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے سامنے فون رکھا ہوا تھا۔

"کیا میں فون کر سکتا ہوں"...... عمران نے قریب جا کر کہا۔

"یس سر"...... لڑکی نے چونک کر کہا اور فون کا رخ پلٹ کر عمران کی طرف کر دیا۔ تنویر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید اسے عمران کی بات سمجھ میں نہ آئی تھی کہ وہ یہاں کر کس کو فون کرنا چاہتا ہے۔

"اب مینجر کراؤن کے نمبر بھی بتا دو"...... عمران نے کہا تو سٹول پر بیٹھی ہوئی لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ یہاں سے باس کو فون کرنا چاہتے ہیں"...... لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے سوچا کہ تمہاری یہ نازک سی انگلیاں بٹن پریس کر کر کے تھک گئی ہوں گی اس لئے انہیں تھوڑا سا ریسٹ مل جائے۔

عمران نے کہا تو لڑکی کے چہرے پر چمک سی آ گئی۔

"بے حد شکریہ جناب۔ یہ تو میری ڈیوٹی ہے۔ فرمائیے"۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور فون کو اپنی طرف کر کے اس نے رسیور عمران سے لے لیا۔

"اسے کہو کہ گریٹ لینڈ سے وارنر برادرز آئے ہیں۔ مائیکل وارنر اور البرٹ وارنر"...... عمران نے کہا تو لڑکی نے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے میگی بول رہی ہوں باس۔ گریٹ لینڈ سے وارنر برادرز آئے ہیں۔ ایک صاحب نے اپنا نام مائیکل وارنر بتایا ہے اور دوسرے صاحب کا نام البرٹ وارنر ہے"...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... لڑکی نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تاکہ دوسری طرف سے باس جو حکم دے وہ سن سکے۔

"ہیلو۔ ڈنکی بوائے۔ تم مجھ سے بچ کر کہاں جا سکتے ہو۔ دیکھ لو میں یہاں بھی آ گیا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا تو لڑکی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"نانسنس۔ تم کہاں سے ٹپک پڑے"...... دوسری طرف سے بھی اسی طرح بے تکلفانہ انداز میں کہا گیا۔

"پکے ہوئے پھل تو تم نے کاؤنٹر پر جمع کر رکھے ہیں"...... عمران

نے جواب دیا تو دوسری طرف سے بولنے والا بے اختیار ہنس پڑا۔

" ٹھیک ہے ۔ رسیور اس پکے ہوئے پھل کو دے دو"۔ کراؤن نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران نے رسیور میگی کی طرف بڑھا دیا۔

"یس باس "...... لڑکی نے کہا۔

" میگی ۔ انہیں میرے سپیشل آفس میں بھجوا دو اور سنو ۔ تھری ایس بلیک وہسکی کی تین بوتلیں بھی بھجوا دینا اور اب جب تک میں نہ کہوں مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے"...... دوسری طرف سے تحکمانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس باس "...... لڑکی نے کہا اور دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے بھی رسیور رکھ دیا اور پھر ایک طرف کھڑے نوجوان کو اس نے اشارے سے بلایا۔

" یہ باس کے خاص مہمان ہیں ۔ انہیں سپیشل آفس میں پہنچاؤ اور باس نے حکم دیا ہے کہ تھری ایس بلیک وہسکی کی تین بوتلیں بھی وہاں پہنچانی ہیں"...... میگی نے اس نوجوان سے کہا۔

"یس سر۔ آئیے سر"...... نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر عمران اور تنویر اس کے پیچھے چلتے ہوئے ایک راہداری سے گزر کر ایک کمرے میں داخل ہوئے اور پھر اس کمرے سے وہ ایک لفٹ میں سوار ہوئے اور نیچے تہہ خانوں میں پہنچ گئے ۔ تہہ خانوں میں بڑے وسیع پیمانے پر جوا ہو رہا تھا اور جوا کھیلنے والے اپنے لباس اور انداز سے انتہائی اعلیٰ طبقے کے افراد لگتے تھے ۔ ایک سائیڈ پر راہداری

تھی جس کے اختتام پر ایک دروازہ تھا ۔ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے ۔ اس نوجوان نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔

" تشریف لے جائیے ۔ باس ابھی پہنچ جائیں گے"...... اس نوجوان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

" شکریہ "...... عمران نے کہا اور اندر داخل ہو گیا ۔ اس کے پیچھے تنویر بھی اندر داخل ہوا اور پھر ان کے پیچھے وہ بھاری دروازہ بند ہو گیا۔

" واہ ۔ کیا خوبصورت آفس ہے ۔ کیوں البرٹ وارنر"۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی مڑ کر تنویر سے کہا اور ساتھ ہی آنکھ کا کونہ مخصوص انداز میں دبا دیا۔

"ہاں ۔ واقعی "...... تنویر نے جواب دیا ۔ کمرے میں صوفے آمنے سامنے رکھے ہوئے تھے جبکہ کمرے کے آخر میں ایک بڑی سی آفس ٹیبل تھی جس کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر موجود تھی ۔ میز پر سیاہ رنگ کا فون رکھا ہوا تھا ۔ عمران اور تنویر ایک سائیڈ پر صوفے پر بیٹھ گئے ۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور وہی نوجوان اندر داخل ہوا جو انہیں یہاں تک پہنچا گیا تھا ۔ اس نے ایک مخصوص انداز کی ٹوکری اٹھائی ہوئی تھی جس میں بڑی سی تین بوتلیں موجود تھیں ۔ اس نے تینوں بوتلیں صوفے کے سامنے موجود میز پر رکھ دیں اور مڑ کر واپس چلا گیا۔

"کہاں مر گیا ہے یہ ڈنکی بوائے ۔ مجھے شدید طلب ہو رہی ہے وہسکی کی" ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"صبر کرو برادر ۔ کیوں بے صبرے ہو رہے ہو" ...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"صبر اور مائیکل ۔ کیا کہہ رہے ہو" ...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے تنویر نے صبر کا لفظ ادا نہ کیا ہو بلکہ اسے کوڑا مار دیا ہو ۔ اسی لمحے سائیڈ دیوار سرر کی آواز سے سائیڈ پر ہٹی اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا ۔ اس نے نیوی بلیو کلر سوٹ پہنا ہوا تھا ۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی عمران اور تنویر دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"سوری ۔ میں چند منٹ لیٹ ہو گیا ۔ کیسے آنا ہوا یہاں اتھانیز میں" ...... آنے والے نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہمیں یہاں آنان کی ایک خفیہ لیبارٹری کی تلاش ہے اور مجھے معلوم ہے کہ کراؤن لازماً اس بارے میں جانتا ہو گا" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کراؤن بے اختیار اچھل پڑا۔

"لیبارٹری ۔ کیسی لیبارٹری ۔ تمہارا کیا تعلق پیدا ہو گیا لیبارٹری سے" ۔ کراؤن نے ایک بوتل اٹھا کر اس کا ڈھکن کھولتے ہوئے کہا۔

"تعلق ہے تو ہم یہاں آئے ہیں" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بوتل اٹھا کر تنویر کی

طرف بڑھائی اور اس کے بوتل پکڑ لینے کے بعد اس نے دوسری بوتل اٹھا لی ۔ تنویر کے چہرے پر حیرت ایک بار پھر ابھر آئی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عمران نہ خود شراب پی سکتا ہے اور نہ ہی اسے شراب پینے کے لئے دے سکتا ہے۔

"سوری ۔ میں کسی لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں جانتا" ۔ کراؤن نے کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ گھوم گیا جس میں اس نے شراب کی بڑی سی بوتل پکڑی ہوئی تھی اور بوتل پوری قوت سے کراؤن کے سر پر پڑی اور کراؤن کے حلق سے یکلخت چیخ نکلی اور وہ منہ کے بل نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور دوسری ضرب نے تو کراؤن کو ہلنے جلنے سے ہی معذور کر دیا ۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بوتل ایک طرف میز پر رکھی اور پھر اٹھ کر اس نے کراؤن کو اٹھا کر صوفے کی ایک کرسی پر بٹھایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کا کوٹ اس کی پشت پر کافی نیچے کر دیا۔

"اب تم بوتل اٹھا کر اس کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ ۔ یہ تربیت یافتہ آدمی ہے اس لئے اچانک کچھ بھی ہو سکتا ہے" ۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو بوتل کی کیا ضرورت ہے ۔ میں ہتھیلی کے ایک ہی وار سے اس کی گردن توڑ دوں گا" ...... تنویر نے اٹھتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

"اسی لئے تو میں نے تمہیں بوتل دی تھی ۔ میں نے اس سے لیبارٹری ٹریس کرانی ہے اور گردن ٹوٹنے کے بعد وہی کام ہو گا جو

اس لڑکی جوڈی کے ہلاک ہونے کے بعد ہوا ہے کہ ہم پھر اندھیرے میں رہ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"پتہ نہیں تم اتنی دور کی باتیں پہلے کیسے سوچ لیتے ہو"۔ تنویر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بس اسی سوچ نے تو اب تک مجھے کنوارہ رکھا ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ جو زیادہ سوچتا ہے وہ کچھ نہیں کر سکتا"...... عمران نے کراؤن کی تلاشی لیتے ہوئے کہا۔

"تو مت سوچا کرو۔ میں بھی تو تم سے یہی کہتا ہوں کہ تم سوچتے زیادہ ہو"...... تنویر نے جو اس دوران صوفے کے عقب میں پہنچ چکا تھا مسکراتے ہوئے کہا۔

"جس لمحے سوچنا بند ہوا اسی لمحے ہم دونوں کی لاشیں گٹر میں تیرتی ہوئی نظر آئیں گی۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ ہمیں یہاں تک پہنچنے کے دوران کہیں چیک نہیں کیا گیا جبکہ راہداری میں ہمارے میک اپ چیک ہوئے۔ پھر اس کمرے میں ہماری چیکنگ ہوئی۔ اسی لئے تو میں نے تم سے ایسی باتیں کی تھیں کہ کراؤن کو شک نہ پڑ سکے اور کراؤن جب مطمئن ہوا تب یہاں آیا"...... عمران نے کراؤن کی جیبوں سے ٹرانسمیٹر، مشین پسٹل اور دوسرا سامان نکالتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا تم پہلے سے جانتے تھے کہ اس کے اور وارنر برادرز کے درمیان تعلقات ہیں اور تم نے پہلے سے گریٹ لینڈ کا مخصوص میک اپ میرے اور اپنے چہروں پر کیا تھا"...... تنویر نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"یہاں اتھانیز میں ہمیں لیبارٹری کو ٹریس کرنے کے لئے کسی گروپ کی ضرورت پڑ سکتی تھی اس لئے میں نے یہاں کے کسی گروپ کی ٹپ پر کام کیا تو مجھے بتایا گیا کہ کراؤن کلب کا مالک اور مینجر کراؤن جو پہلے ایکریمیا کی ایجنسیوں میں کام کرتا رہا ہے اس نے یہاں باقاعدہ ٹریننگ ایجنسی بنائی ہوئی ہے اور وہ گریٹ لینڈ کے معروف گینگسٹر وارنر برادرز کا بے تکلف دوست ہے تو میں نے یہ سوچ کر اپنا بڑے بھائی مائیکل اور چھوٹے بھائی البرٹ کا تم پر میک اپ کیا تھا۔ ہم دونوں کے قدوقامت بھی ان سے ملتے جلتے ہیں اور پھر یہ میک اپ بھی کام آ گیا۔ تم نے دیکھ لیا"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر تم کیوں جارحانہ انداز پر آئے"...... تنویر نے کہا۔ وہ شاید سب کچھ ابھی معلوم کرنے کے موڈ میں تھا۔

"یہ انتہائی ہوشیار آدمی ہے۔ اسے ہم پر شک پڑ گیا تھا اور یہ کسی بھی لمحے کچھ بھی کر سکتا تھا۔ یہاں اس نے یقیناً ایسے اقدام کر رکھے ہوں گے کہ یہ کسی بھی لمحے ہمارے خلاف حرکت میں آ سکتا تھا اس ئے مجبوراً مجھے ایسا کرنا پڑا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ں نے کراؤن کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند وں بعد کراؤن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع وئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور اطمینان سے سامنے صوفے پر بیٹھ

گیا۔ چند لمحوں بعد کراؤن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن کوٹ عقب میں نیچے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

"بیٹھے رہو کراؤن۔ البرٹ تمہارے پیچھے موجود ہے اور تم جانتے ہو کہ یہ بات کرنے سے زیادہ گولی چلانے کا قائل ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم نے یہ کیا کر دیا۔ تم۔ تم کون ہو"...... کراؤن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کتنی بار تعارف کراؤں۔ میرا نام مائیکل ہے۔ مائیکل وارنر اور تمہارے عقب میں موجود البرٹ وارنر ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ اگر تم اصل ہوتے تو تم کبھی کراؤن پر اس طرح حملہ نہ کرتے۔ بتاؤ کون ہو تم"۔ کراؤن نے کہا۔

"تم نے یہاں آنے سے پہلے ہمارے بارے میں مکمل چیکنگ بھی کر لی تھی اس کے باوجود تمہیں یقین نہیں آرہا۔ تمہارے خلاف کارروائی اس لئے کرنا پڑی کہ تم نے دانستہ جھوٹ بولنا شروع کر دیا تھا اور تمہیں معلوم ہے کہ وارنر برادرز اور سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن جھوٹ برداشت نہیں کر سکتے اس لئے مجبوری تھی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا۔ مجھے واقعی کسی لیبارٹری کا

نہیں ہے"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے ٹریسنگ ایجنسی بنا رکھی ہے۔ کون ہے اس ایجنسی کا انچارج"...... عمران نے کہا۔

"اس کا انچارج کرنل جیفرے ہے"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر بتاؤ تاکہ میں اس سے تمہاری بات کرا دوں۔ وہ یقیناً جانتا ہوگا"...... عمران نے کہا تو کراؤن نے جلدی سے فون نمبر بتا دیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی۔

"اس کا منہ بند کر دو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے دھماکہ ہوا اور کمرہ کراؤن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا جسم یکلخت نیچے کی طرف ڈھلک گیا تھا۔

"ارے۔ میں نے منہ بند کرنے کے لئے کہا تھا"...... عمران نے کہا کیونکہ تنویر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل کراؤن کے سر پر پوری قوت سے مار دی تھی۔

"منہ ہی تو بند کیا ہے ورنہ گردن نہ توڑ دیتا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران مسکرا دیا۔ اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے کراؤن کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کرنل جیفرے بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کراؤن بول رہا ہوں کرنل"...... عمران نے کراؤن کی آواز اور

لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم"...... دوسری طرف سے چونک کر اور مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی اب تک"...... عمران نے کراؤن کے لہجے میں کہا۔

"باس۔ پاکیشیائی گروپ کی تلاش جاری ہے۔ ہم نے چوراہوں پر میک اپ چیک کرنے والے خصوصی کیمرے نصب کر دیئے ہیں۔ جلد ہی کوئی اطلاع مل جائے گی"...... کرنل جیفرے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اب اس کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ ابھی حتمی اطلاع مل چکی ہے کہ یہ لوگ کران آئی لینڈ میں دیکھے گئے ہیں اس لئے تم یہاں ان کی تلاش بند کر دو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے باس"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"کرنل جیفرے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ آنان کی سرکاری لیبارٹریاں کہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"سرکاری لیبارٹریاں۔ نو سر۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے"۔ کرنل جیفرے نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"ایک لیبارٹری کو ٹریس کرنے کا کام ملا ہے مجھے۔ یہ بہت بڑا کام ہے اور سنا ہے کہ ایک ہی لیبارٹری ہے اور کہا یہی جاتا ہے کہ یہ

لیبارٹری کران میں ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی ٹپ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں باس۔ اب مجھے یاد آگیا ہے۔ کران میں ایک بار آسٹر کلب کے آسٹر سے میری بات ہو رہی تھی کہ اس نے باتوں باتوں میں بتا دیا تھا کہ وہ ایک مخصوص شراب تیار کرتا ہے جسے کلٹ کہا جاتا ہے اور یہ کلٹ وہاں کران میں بے حد مقبول ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ نہ صرف کلٹ کران کے اعلیٰ ترین حکام کو باقاعدگی سے سپلائی کرتا ہے بلکہ وہاں موجود سائنس دان بھی کلٹ شراب کو بے حد پسند کرتے ہیں جس پر میں نے اس سے پوچھا تھا کہ کران میں سائنس دان کہاں سے آئے ہیں تو وہ میری بات ٹال گیا تھا اور پھر میں بھی بھول گیا۔ اب آپ کی بات سن کر مجھے یاد آگیا ہے۔ یقیناً وہ یہی کلٹ شراب کسی لیبارٹری میں سائنس دانوں کو سپلائی کرتا ہوگا"...... کرنل جیفرے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آسٹر سے میرے تعلقات ہیں۔ میں اس سے بات کروں گا۔ تم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش ختم کر دو"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا کوٹ اوپر کر کے اسے فل آف کر دو"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

گارمیتھ اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی ۔ گارمیتھ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ گارمیتھ بول رہا ہوں"...... گارمیتھ نے کہا۔

"وکٹر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے اس کے ساتھی کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیوں کال کی ہے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"باس ۔ آپ کے دوست کراؤن کلب کے کراؤن کو اس کے سپیشل آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے وکٹر نے کہا تو گارمیتھ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کب ۔ کس نے ایسا کیا ہے"۔ گارمیتھ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ۔ میں اپنے ذاتی کام سے کراؤن کلب گیا تو وہاں افراتفری

کا عالم تھا ۔ پولیس بھی پہنچی ہوئی تھی ۔ میرے پوچھنے پر بتایا گیا کہ کراؤن کو اس کے سپیشل آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ اس کی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا گیا ہے ۔ میں بے حد حیران ہوا ۔ مزید معلومات حاصل کرنے پر اتنا معلوم ہوا کہ گریٹ لینڈ کے دو باشندے کاؤنٹر پر آئے ۔ انہوں نے کاؤنٹر گرل سے کہا کہ وہ گریٹ لینڈ سے آئے ہیں ۔ ان کا نام وارنرز برادرز ہے اور وہ کراؤن سے ملنا چاہتے ہیں ۔ کراؤن سے فون پر بات ہوئی تو اس نے انہیں سپیشل آفس میں بھجوانے کا کہہ دیا ۔ چنانچہ کلب کا آدمی ان دونوں کو سپیشل آفس میں چھوڑ آیا ۔ پھر کافی دیر بعد ان دونوں کو واپس جاتے دیکھا گیا اس کے بعد جب کراؤن کو فون کیا گیا تو کسی نے فون اٹنڈ نہ کیا جس پر آدمی وہاں بھیجا گیا تو سپیشل آفس سے کراؤن کی لاش ملی"...... وکٹر نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"وارنر برادرز ۔ وہ کون ہیں اور کیوں انہوں نے کراؤن کو ہلاک کیا ہے"...... گارمیتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ۔ کیا آپ نے کراؤن کو کسی پاکیشیائی گروپ کو ٹریس کرنے کا کام دیا تھا"...... وکٹر نے کہا تو گارمیتھ ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"ہاں ۔ کیوں ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے"...... گارمیتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ۔ کراؤن کے ٹریسنگ گروپ کا انچارج کرنل جیفرے ہے

جو میرا ذاتی دوست ہے ۔ میں کراؤن کی ہلاکت کا سن کر اس کے پاس چلا گیا تاکہ مزید معلومات حاصل کر سکوں ۔ کرنل جیفرے نے مجھے بتایا کہ آپ نے کراؤن کو پاکیشیائی سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنے کا ٹاسک دیا تھا لیکن پھر کراؤن نے اسے کال کر کے کہہ دیا کہ اب انہیں ٹریس کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ انہیں حتمی اطلاع مل چکی ہے کہ اس گروپ کو کران آئی لینڈ میں دیکھا گیا ہے اور اس گفتگو سے تھوڑی دیر بعد کراؤن کی لاش سامنے آئی"...... وکٹر نے کہا۔

"اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کام بھی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہے ۔ انہیں کہیں سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ کراؤن انہیں ٹریس کر رہا ہے ۔ چنانچہ انہوں نے وارنر برادرز کے روپ میں اس سے مل کر اس سے زبردستی کرنل جیفرے کو کال کرائی ہو گی اور پھر اسے ہلاک کر دیا ہو گا ۔ اب کہاں ہے کرنل جیفرے"...... گارمیتھ نے خود کلامی کے انداز میں بات کرتے ہوئے پوچھا۔

"کلب میں ہے باس ۔ میں اس کے آفس سے ہی بات کر رہا ہوں"...... وکٹر نے کہا۔

"اس سے میری بات کراؤ"...... گارمیتھ نے کہا۔

"کراؤن کا بیٹا فلپ آیا ہوا ہے ۔ اس نے میٹنگ کال کی ہوئی ہے اور کرنل جیفرے اس میٹنگ میں گیا ہے تو میں نے اس کے آفس سے آپ کو فون کیا ہے"...... وکٹر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں کرتا ہوں بات"...... گارمیتھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ چند لمحوں تک دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس ۔ کراؤن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں گارمیتھ بول رہا ہوں ۔ فلپ سے بات کراؤ ۔ ابھی اسی وقت"...... گارمیتھ نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ میٹنگ میں ہیں ۔ آپ ہولڈ کریں میں معلوم کرتی ہوں" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسے کہو کہ فوری مجھ سے بات کرے ۔ میں اسے بتاتا ہوں کہ کراؤن کے قاتل کون ہیں"...... گارمیتھ نے کہا۔

"اوہ ۔ اچھا سر"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو ۔ فلپ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"فلپ ۔ میں گارمیتھ بول رہا ہوں ۔ ابھی میرے آدمی نے کراؤن کی موت کی خبر مجھے دی ہے ۔ مجھے ذاتی طور پر بے حد افسوس ہوا ہے کیونکہ کراؤن میرا بے حد اچھا اور بے تکلف دوست تھا اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے معلوم ہے کہ ایسا کس نے کیا ہے اور کیوں کیا ہے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ مجھے بتائیں پلیز۔ میں ڈیڈی کا ان سے بھرپور انتقام لوں گا"...... فلپ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں ایف ٹی ایجنسی کے خلاف کام کرنے کے لئے موجود ہے۔ چیف فوسٹر کے حکم پر میں نے کراؤن سے کہا تھا کہ وہ انہیں ٹریس کرے۔ یقیناً اس کی اطلاع ان تک پہنچ گئی اور وہ کسی وارنر برادرز کے روپ میں کراؤن تک پہنچ گئے۔ انہوں نے کراؤن سے کرنل جیفرے کو فون کرا کر اپنی تلاش بند کرا دی اور پھر کراؤن کو ہلاک کر کے نکل گئے۔ تم میری بات کرنل جیفرے سے کراؤ"...... گارمیتھ نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ بات کریں"...... فلپ نے جواب دیا۔

"ہیلو۔ کرنل جیفرے بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کرنل جیفرے۔ تم سے کسی لیبارٹری کے بارے میں تو کراؤن نے بات نہیں کی تھی"...... گارمیتھ نے کہا۔

"ہاں کی تھی۔ وہ کہہ رہے تھے کہ انہیں سرکاری لیبارٹری کو ٹریس کرنے کا ٹاسک ملا ہے لیکن مجھے معلوم نہ تھا۔ انہوں نے کران آئی لینڈ کا حوالہ دیا اور ٹپ کی بات کی تو مجھے یاد آ گیا کہ آسٹر کلب کے آسٹر نے مجھے ایک بار بتایا تھا کہ وہ کلٹ نام کی کوئی مخصوص شراب تیار کرتا ہے جسے اعلیٰ ترین حکام کے ساتھ ساتھ سائنس دان بھی پسند کرتے ہیں لیکن پھر میرے پوچھنے پر وہ بات ٹال گیا تھا۔ اس

پر چیف کراؤن نے کہا کہ ٹھیک ہے وہ خود اس سے بات کر لیں گے کیونکہ وہ ان کا واقف ہے۔ بس اتنی بات ہوئی تھی۔ پھر بعد میں چیف کی لاش کی اطلاع ملی"...... کرنل جیفرے نے کہا۔

"تم لوگوں نے ان وارنر برادرز کے حلیوں اور قدوقامت کے بارے میں تفصیل تو معلوم کی ہو گی۔ اگر ایسا ہے تو مجھے تفصیل بتا دو"...... گارمیتھ نے کہا تو دوسری طرف سے کرنل جیفرے نے تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ اب میں انہیں تلاش کر لوں گا"...... گارمیتھ نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مارک بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مارک۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے گروپ میں سے دو آدمیوں نے کراؤن کلب جا کر کراؤن کو ہلاک کر دیا ہے اور اس سے کران آئی لینڈ کے آسٹر کی ٹپ حاصل کی ہے۔ وہ اب یقیناً کسی بڑی لانچ پر کران جائیں گے۔ تم فوراً اپنے ساتھیوں کو لے کر گھاٹ پر پہنچ جاؤ اور انہیں ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دو"...... گارمیتھ نے کہا۔

"لیکن باس ان کے حلیئے"...... مارک نے کہا۔

"دو آدمیوں کے حلیوں کے بارے میں معلوم ہوا ہے۔ وہ میں بتا دیتا ہوں۔ ویسے اس گروپ میں چار مرد اور دو عورتیں شامل

ہیں"...... گارمیتھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں کے حلیئے بتا دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گارمیتھ نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جاسٹر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گارمیتھ بول رہا ہوں جاسٹر۔ سپیشل ہیلی کاپٹر فوراً تیار کراؤ۔ میں نے کران آئی لینڈ جانا ہے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گارمیتھ نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈان کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اتھانیز سے گارمیتھ بول رہا ہوں۔ ڈان سے بات کراؤ"۔ گارمیتھ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"گارمیتھ بول رہا ہوں ڈان۔ اتھانیز سے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"اوہ آپ۔ حکم فرمائیے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈان۔ میں سپیشل ہیلی کاپٹر پر کران آئی لینڈ پہنچ رہا ہوں۔ یہاں سے غیر ملکی ایجنٹ جن کی تعداد چھ ہے کران آئی لینڈ لانچ پر پہنچنے والے ہیں۔ یہاں میرے آدمی ان کو ٹریس کرنے کی کوشش کریں گے لیکن وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں اس لیئے اگر وہ یہاں سے کسی طرح بچ کر نکل جائیں تو میں انہیں کران آئی لینڈ میں کور کرنا چاہتا ہوں۔ تم اپنے دس مسلح آدمی گھاٹ پر بھجوا دو اور انہیں میرے بارے میں بھی بتا دو"...... گارمیتھ نے کہا۔

"آپ ان کے بارے میں تفصیل بتا دیں۔ میرے آدمی انہیں کور کر کے آپ کے حوالے کر دیں گے"...... ڈان نے کہا۔

"نہیں۔ میں خود اپنے ہاتھوں سے ان کو ہلاک کرنا چاہتا ہوں"...... گارمیتھ نے کہا۔

"کران کے چار گھاٹ ہیں۔ آپ کے مطلوبہ آدمی کس گھاٹ پر پہنچیں گے"...... ڈان نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا تھا۔ اب کیا کیا جائے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"جناب۔ پھر آپ روز ٹاپو پر ان کا استقبال کریں کیونکہ اتھانیز سے آنے والی تمام لانچیں لازماً روز ٹاپو پر رکتی ہیں۔ وہاں ان کی کوسٹ گارڈ چیکنگ کرتے ہیں تاکہ کران آئی لینڈ جانے والی منشیات کو چیک کیا جا سکے"...... ڈان نے کہا۔

"کیا وہاں مسافروں کی بھی چیکنگ ہوتی ہے"...... گارمیتھ نے

پوچھا۔

" نہیں جناب ۔ صرف لانچ کی چیکنگ ہوتی ہے"...... ڈان نے جواب دیا۔

" پھر تو مشکل ہو جائے گی کیونکہ لانچ میں جا کر چیکنگ تو کوسٹ گارڈز کریں گے اور ہم ان کا انتظار کرتے رہ جائیں گے" ۔ گارمیتھ نے کہا۔

" آپ اپنے چیف سے کہہ کر کوسٹ گارڈ کے انچارج کو حکم دے دیں کہ وہ مسافروں کو بھی چیک کریں ۔ اس طرح لازماً ان کی چیکنگ بھی ہو گی"...... ڈان نے کہا۔

" کون ہے انچارج ۔ کیا تمہیں معلوم ہے"...... گارمیتھ نے چونک کر پوچھا۔

" یس سر۔ کیپٹن ناتھن ہے روز ٹاپو پر انچارج"...... ڈان نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں کرتا ہوں بندوبست ۔ ایسی صورت میں تمہیں اپنے آدمی بھیجنے کی ضرورت نہیں ۔ یہ کام میں وہاں کے کوسٹ گارڈز سے لے لوں گا"...... گارمیتھ نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ جیسے آپ حکم دیں"...... ڈان نے کہا تو گارمیتھ نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر کے انکوائری سے بحریہ کے ہیڈ کوارٹر اور انچارج کوسٹ گارڈز کے فون نمبرز معلوم کئے اور ایک بار پھر کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس

نے نمبر پریس کر دیئے۔

" پی اے ٹو ایڈمرل بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" ایف ٦ ایجنسی سے گارمیتھ بول رہا ہوں ۔ ایڈمرل صاحب سے بات کرائیں"...... گارمیتھ نے تیز لہجے میں کہا۔

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ ایڈمرل ولموٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

" ایف ٦ ایجنسی سے ایف ون گارمیتھ بول رہا ہوں" ۔ گارمیتھ نے کہا۔

" جی فرمایئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" آپ کوسٹ گارڈز کے انچارج ہیں"...... گارمیتھ نے کہا۔

" جی ہاں"...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا۔

" ہم نے سرکاری طور پر روز ٹاپو پر ایک آپریشن کرنا ہے ۔ غیر ملکی ایجنٹ اتھانیز سے لانچ کے ذریعے کراس آئی لینڈ جا رہے ہیں ۔ وہ لازماً روز ٹاپو پر چیکنگ کے لئے رکیں گے ۔ چونکہ وہاں صرف لانچوں کی چیکنگ ہوتی ہے اس لئے آپ وہاں کے انچارج کو کہہ دیں کہ تا اطلاع ثانی مسافروں کو اتار کر ان کی چیکنگ کی جائے اور وہاں موجود کوسٹ کارڈز انچارج کو میرے بارے میں بھی حکم دے دیں کہ وہ وہاں سے اس آپریشن میں ہماری مدد کرے"...... گارمیتھ نے

کہا۔

" روز ٹاپو پر کوسٹ گارڈز انچارج کیپٹن ناتھن ہے۔ انہیں آپ کے بارے میں احکامات دے دیئے جائیں گے اور وہ آپ سے مکمل تعاون کرے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میں ایف ٦ ایجنسی کے سپیشل ہیلی کاپٹر پر وہاں پہنچ رہا ہوں"۔ گارمیتھ نے کہا۔

" اوکے "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گارمیتھ نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات تھے کیونکہ اس نے اپنے طور پر دو جگہوں پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو روکنے کا کام کر لیا تھا۔ اول تو اسے یقین تھا کہ اتھانیز گھاٹ پر مارک انہیں ٹریس کر کے ختم کر دے گا اور اگر ایسا نہ ہو سکا تو پھر روز ٹاپو پر وہ آسانی سے ان کا خاتمہ کر دے گا۔ ایک بار اسے خیال آیا کہ وہ کران آئی لینڈ میں موجود نک کو بھی الرٹ کر دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے ہاتھ لگ جائے اور وہ ان سے جوڈی کی موت کا عبرتناک انتقام لے سکے اور یہ خیال آتے ہی اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ انہیں فوری طور پر ہلاک کرنے کی بجائے انہیں بے ہوش کر کے واپس اتھانیز لے آئے گا اور پھر یہاں ان کا ایک ایک ریشہ ادھیڑ کر رکھ دے گا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اتھانیز کی رہائش گاہ پر موجود تھا۔ عمران نے تنویر کے ساتھ کراؤن کلب سے واپسی کے بعد سب سے پہلے اپنا اور تنویر کا میک اپ تبدیل کیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کراؤن کی لاش جلد ہی دستیاب ہو جائے گی اور اس کے بعد لامحالہ ان کی تلاش پورے اتھانیز میں شروع ہو جائے گی۔ کراؤن ویسے ہی ٹریسنگ گروپ کا انچارج تھا اس لئے اس کے گروپ نے کراؤن کے قاتلوں کو لامحالہ ٹریس کرنا تھا اور ان کے یہ حلیئے بھی ان کی رہنمائی کر سکتے تھے۔ جہاں تک قد وقامت کا تعلق تھا تو یہ کوئی اتنی بڑی نشانی نہ بن سکتے تھے اس لئے اس نے میک اپ تبدیل کر لیا تھا۔

" اس کا تو مطلب ہے عمران صاحب کہ لیبارٹری واقعی کران آئی لینڈ میں ہی ہے"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ لگتا تو ایسے ہی ہے اور شاید اسی لئے ایف ٦ ایجنسی کا ایک

سیکشن وہاں بھیجا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب مجھے اس بات پر شدید حیرت ہے کہ آنان جیسے ملک نے اپنی لیبارٹری کو اس قدر خفیہ کیوں اور کیسے رکھا ہوا ہے جبکہ آنان سائنسی لحاظ سے اس قدر ترقی یافتہ بھی نہیں ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ لیبارٹری آنان کی نہیں اسرائیل کی ہے۔ اسرائیل اور آنان کے درمیان انتہائی گہرے تعلقات ہیں۔ آنان خود تو سائنس کے سلسلے میں کام نہیں کرتا۔ اس کی تمام تر آمدنی تو سیاحت اور آثار قدیمہ پر مبنی ہے جو اس کے لئے کافی زیادہ ہے۔ یہ لیبارٹری اسرائیل کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اگر یہ لیبارٹری اسرائیل کی ہے عمران صاحب تو پھر کافرستان کو فارمولا حاصل کرنے کے لئے اسرائیل سے بات کرنا چاہئے تھی۔ یہ وہ آنان سے کیوں بات کر رہا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کافرستان کو فارمولا چاہئے ورکنگ پیپرز نہیں اور آنان حکومت اس لئے اسے فروخت کرنا چاہتی ہے کہ کافرستان نے اس کی انتہائی بھاری قیمت لگا دی ہے اس لئے حکومت آنان نے صرف یہاں کے سائنس دانوں سے درخواست کی ہے کہ وہ ان ورکنگ پیپرز پر کام کر کے فارمولا تیار کر دیں اور چونکہ ان سائنس دانوں کو حکومت آنان کی طرف سے بے پناہ سہولیات مہیا ہیں اس لئے وہ ایسا کر رہے ہیں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فارمولے کی ایک کاپی خاموشی سے اسرائیل

پہنچا دی جائے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ایسا ہو بھی چکا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اگر ایسا ہوا تو اصل فارمولا کافرستان پہنچ جائے گا اور وہاں تمہارے چیف کا نمائندہ خصوصی کام کر رہا ہے۔ اگر یہ فارمولا وہاں پہنچ گیا تو ناٹران تمہارے چیف کو اطلاع دے دے گا اور وہ مجھے مطلع کر دے گا۔ ویسے بھی ورکنگ پیپرز سے فارمولا تیار کرانا انتہائی کٹھن اور مشکل کام ہے اس لئے یہ دو تین ماہ سے پہلے کسی صورت تیار نہیں ہو سکتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب ہمیں کران آئی لینڈ روانہ ہو جانا چاہئے۔ یہاں بیٹھ کر ہم وقت کیوں ضائع کر رہے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"کران آئی لینڈ میں لیبارٹری سڑک پر تو موجود نہیں ہو گی اور میں اس کا مکمل حدود اربعہ معلوم کئے بغیر وہاں نہیں جانا چاہتا کیونکہ وہاں جا کر وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہاں بیٹھے بیٹھے کیسے لیبارٹری کا حدود اربعہ معلوم ہو جائے گا"...... اس بار جولیا نے بولتے ہوئے کہا۔

"میں نے کراؤن کلب سے واپسی پر راستے میں عزت بیگ کو فون کر کے کہا ہے کہ وہ آسٹر کلب کے آسٹر کے بارے میں کوئی ایسی ٹپ مجھے مہیا کرے جس سے اس سے اصل بات اگلوائی جا سکے"۔ عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار طویل سانس لئے کیونکہ اب

انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ عمران کو عزت بیگ کی کال کا انتظار ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عزت بیگ بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے عزت بیگ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ آسٹر ایکریمین نژاد ہے اور ولنگٹن کے لارڈ بیکاٹ کے ملازم کا بیٹا ہے۔ اس کا باپ لارڈ بیکاٹ کی حفاظت کے سلسلے میں ہلاک ہو گیا تھا اس لئے لارڈ بیکاٹ نے اس کی پرورش کی اور بڑے ہونے پر ولنگٹن میں بیکاٹ کلب کا جنرل مینجر بنا دیا۔ پھر جب کلب فروخت کر دیا گیا تو آسٹر نے لارڈ بیکاٹ سے اجازت لے کر علیحدہ کلب کھول لیا اس کے لئے تمام سرمایہ لارڈ بیکاٹ نے دیا تھا اور لارڈ بیکاٹ کی وفات کے بعد لارڈ صاحب کے بیٹے لارڈ ٹموتھی اس کی سرپرستی کرتے رہے۔ ولنگٹن میں اس کا کام زیادہ نہ چلا تو وہ کر[illegible] آئی لینڈ شفٹ ہو گیا اور وہاں اس کا کام بے حد کامیاب رہا ہے۔ خاص طور پر اس کی تیار کردہ مخصوص شراب کلٹ وہاں بے حد مقبول ہے"...... عزت بیگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ عزت بیگ۔ تم نے واقعی کام کیا ہے۔ ویری

گڈ"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"شکریہ جناب۔ آپ کے یہ الفاظ میرے لئے اعزاز ہیں۔ اگر آپ کہیں تو میں لارڈ ٹموتھی پر کام کروں"...... عزت بیگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ کام میں خود کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے ایکریمیا اور اس کے دارالحکومت ولنگٹن کے رابطہ نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی لیکن اس کا لہجہ اور زبان پہلی سے مختلف تھا۔ ظاہر ہے پہلی انکوائری آپریٹر آنانی تھی جبکہ یہ ایکریمین تھی۔

"لارڈ بیکاٹ ہاؤس کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ بیکاٹ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گریٹ لینڈ سے لارڈ بیکن بول رہا ہوں ۔ لارڈ ٹموتھی سے بات کرائیں"...... عمران نے لہجے کو بے حد بھاری بناتے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔ ہولڈ فرمائیں سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"لارڈ ٹموتھی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"لارڈ بیکن بول رہا ہوں ۔ گریٹ لینڈ سے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ انکل آپ ۔ فرمائیے ۔ آج کیسے بھتیجے کو یاد کیا ہے"۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر مسکراہٹ کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ وہ لاؤڈر پر ہونے والی ساری بات چیت سن رہے تھے۔

"ہمیں معلوم ہوا ہے کہ کران آئی لینڈ میں تمہارا کوئی آدمی آسنہ موجود ہے ۔ وہاں اس نے کلب کھولا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں انکل ۔ بالکل ہے لیکن آپ کو اس سے کیا کام پڑ گیا ہے ۔ حکم فرمائیں ۔ وہ آپ کی ہر خدمت کرے گا"...... لارڈ ٹموتھی نے کہا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ وہ کوئی خصوصی شراب کلٹ تیار کرتا ہے اور تمہیں تو معلوم ہے کہ مخصوص شرابوں کا ہمیں بے حد شوق ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا ۔ ٹھیک ہے ۔ میں سمجھ گیا ۔ میں اس کہہ دیتا ہوں کہ وہ آپ کو اس شراب کا فارمولا بتا دے"...... لارڈ ٹموتھی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ۔ پہلے ہم کران آئی لینڈ جا کر یہ شراب چیک کریں گے پھر اگر ہمیں پسند آ گئی تو فارمولا بھی لے لیں گے ۔ تم بہرحال ہمارا تعارف اس سے کرا دو"...... عمران نے کہا۔

"میں ابھی فون کر کے اسے کہہ دیتا ہوں انکل"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"نجانے کہاں کہاں تم نے کن کن سے رشتے جوڑے ہوئے ہیں کبھی تم خود بھتیجے ہوتے اور کبھی انکل"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس ایک رشتہ ابھی تک نہیں جڑ سکا"...... عمران نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کون سا رشتہ"...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی جس کے لئے صفدر کو خطبہ نکاح یاد کرنا تھا اور تنویر کو ڈولی کاندھے پر اٹھانی تھی"...... عمران نے کہا تو سوائے جولیا اور تنویر کے باقی سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم بس یہ خواب ہی دیکھتے رہ جاؤ گے"...... تنویر نے منہ

بناتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

" عمران ۔ میں تمہاری ایسی فضول باتیں سننے کی عادی نہیں ہوں ۔ سمجھے ...... آئندہ اگر تم نے میرے بارے میں ایسا کوئی اشارہ بھی کیا تو میں تمہیں گولی مار دوں گی" ...... جولیا نے خاصے غصیلے اور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اسی لئے تو صفدر کو کہتا رہتا ہوں کہ وہ خطبہ نکاح یاد کرے تاکہ اشاروں کی نوبت ہی نہ آئے" ...... عمران جیسا ڈھیٹ بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

" عمران صاحب ۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ آسٹر کو لیبارٹری کے حدود اربعہ کا بھی علم ہوگا" ...... کسی اور کے بولنے سے پہلے کیپٹن شکیل بول پڑا۔

" تمہیں اس میں شک ہے" ...... عمران نے چونک کر کہا۔

" ہاں عمران صاحب ۔ اس لئے کہ اگر یہ لیبارٹری اس قدر خفیہ ہے کہ آنان کی سرکاری ایجنسی کے چیف کو بھی اس کا علم نہیں ۔ اسے ایک عام کلب کے مالک یا مینجر پر کیسے اوپن کیا جا سکتا ہے ۔ جہاں تک اس کی سائنس دانوں کو کلٹ شراب سپلائی کرنے کی بات ہے تو ہو سکتا ہے کہ کوئی سائنس دان اس کے کلب آکر شراب نوشی کرتا ہو" ...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے لیکن اس سے اس سائنس دان کے بارے میں تو معلوم ہو سکتا ہے ۔ پھر بات آگے چل سکتی ہے ۔

عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ ایسا ہو سکتا ہے" ...... کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" پھر تو عمران صاحب ہمیں خود کران آئی لینڈ پہنچنا چاہئے ۔ یہاں سے اسے فون کر کے کچھ معلوم نہیں کیا جا سکتا" ...... صفدر نے کہا۔

" کوشش تو کر لیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہاں ہمیں اتنا وقت ہی نہ ملے" ...... عمران نے کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری سے اس نے کران آئی لینڈ کا رابطہ نمبر معلوم کر کے کریڈل دبایا اور دوبارہ ٹون آنے پر اس نے انکوائری سے آسٹر کلب کا نمبر معلوم کر کے ایک بار پھر کریڈل دبا دیا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" آسٹر کلب" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔ لہجہ مہذب تھا اس لئے عمران سمجھ گیا کہ آسٹر کلب بھی پوش طبقے کا کلب ہے ورنہ اگر وہ جرائم پیشہ افراد کا کلب ہوتا تو بولنے والی کا لہجہ اس قدر مہذب نہ ہوتا۔

" گریٹ لینڈ سے لارڈ بیکن بول رہا ہوں ۔ آسٹر سے بات کرائیں" ...... عمران نے بھاری لہجے میں کہا۔

" یس سر ۔ ہولڈ کریں سر" ...... دوسری طرف سے بولنے والی کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

" ہیلو ۔ آسٹر بول رہا ہوں" ...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔

" گریٹ لینڈ سے لارڈ بیکن بول رہا ہوں ۔ ابھی لارڈ ٹموتھی نے آپ کو فون کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" اوہ یس سر ۔ ابھی لارڈ صاحب کا فون آیا تھا سر ۔ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ نے مجھے خود فون کیا ہے سر"...... آسٹر نے انتہائی مؤدبانہ اور مسرت بھرے لہجے میں کہا ۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے لارڈ بیکن کے فون پر انتہائی خوشی ہو رہی ہے۔

" ہم نے تمہاری تیار کردہ شراب کلٹ کی بے حد تعریف سنی ہے اور لارڈ ٹموتھی نے تمہیں بتایا ہو گا کہ ہم خصوصی شرابوں کے بے حد شوقین ہیں"...... عمران نے کہا۔

" جی ۔ یہ میری خوش قسمتی ہے جناب کہ میری شراب کی تعریف آپ تک پہنچ گئی ہے ۔ آپ مجھے حکم فرمائیں ۔ میں یہ شراب آپ کے ایڈریس پر بھجوا دوں گا"...... آسٹر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم خود کران آئی لینڈ آکر تمہارے ساتھ بیٹھ کر یہ شراب پیئیں گے ۔ ہمیں ایک سائنس دان نے یہ بات بتائی ہے اور مجھے شوق اس لئے بھی ہوا ہے کہ سائنس دان نے اس کی تعریف کی ہے لیکن ہمیں اس سائنس دان سے مزید تفصیل معلوم کرنا یاد نہیں رہی کہ کیا وہ سائنس دان کران آئی لینڈ میں ویسے گھومنے گئے تھے یا وہیں رہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" وہ جناب ۔ یہاں کوئی لیبارٹری ہے جہاں دس بارہ بڑے معروف سائنس دان کام کرتے ہیں اور جب بھی انہیں چھٹی ملتی ہے تو وہ میرے کلب میں آکر کلٹ سے ضرور شوق فرماتے ہیں"۔ آسٹر نے کہا۔

" کیا آپ انہیں لیبارٹری میں بھی کلٹ سپلائی کرتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں جناب ۔ وہ سرکاری طور پر انتہائی خفیہ لیبارٹری ہے جناب اس لئے کہ کسی کو اس کے بارے میں علم نہیں ہے"۔ آسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ان سائنس دانوں میں سے سب سے سینئر کون ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

" ڈاکٹر جوزف ہیں جناب ۔ وہ بوڑھے آدمی ہیں اور انہیں بھی کلٹ بے حد پسند ہے لیکن وہ کبھی کبھار ہی تشریف لاتے ہیں"۔ آسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہم چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر جوزف سے مل کر کلٹ کے بارے میں معلوم کریں تاکہ ہم اپنے ریکارڈ میں اس شراب کی پسندیدگی کے بارے میں جو کچھ درج کریں اس میں کسی مشہور آدمی کا نام بھی ہو ۔ کیا ان سے کسی طرح ملاقات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

" سر ۔ وہ تو کبھی کبھار ہی آتے ہیں ۔ مجھے تو ان کا فون نمبر بھی معلوم نہیں ہے"...... آسٹر نے کہا۔

"کران آئی لینڈ میں کوئی ایسا آدمی جو ان سے بات کرا سکتا ہو۔
عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ مجھے یاد آگیا ہے سر۔ ان کی سیکرٹری مس شاؤل ہر سنڈے باقاعدگی سے کلب آتی ہے۔ اس بار میں اس سے فون نمبر معلوم کر لوں گا"...... آسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ مستقل طور پر لیبارٹری میں رہتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ صرف سنڈے کو وہ لیبارٹری سے باہر آتی ہے اور پرسوں سنڈے ہے جناب"...... آسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ہم سنڈے کے بعد آپ کو دوبارہ فون کریں گے"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ کنفرم ہو گیا ہے کہ وہاں لیبارٹری موجود ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اور اب ہمیں کران آئی لینڈ پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہمیں وہاں لانچ پر جانا ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے معلوم کیا ہے۔ وہاں تک صرف لانچیں جاتی ہیں اور کوئی سروس نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں سے کتنے فاصلے پر ہے"...... جولیا نے کہا۔

"چار سو بحری ناٹ کا فاصلہ ہے۔ راستے میں ایک روز ٹاپو ہے

جہاں کوسٹ گارڈز لانچوں کو چیک کرتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میرا خیال ہے کہ اب یہاں وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں روانہ ہو جانا چاہئے تاکہ ہم بروقت پہنچ سکیں"۔ جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا تو سب ساتھی سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دو ٹیکسیوں میں سوار گھاٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے کیونکہ رہائش گاہ میں موجود کاریں وہ گھاٹ پر نہ چھوڑنا چاہتے تھے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ گھاٹ پر پہنچ گئے۔ وہاں خاصا رش تھا۔ عمران نے جلد ہی ایک نئی اور بڑی لانچ کران آئی لینڈ کے لئے بک کرا لی لیکن لانچ کا کیپٹن کسی ہوٹل میں کسی آدمی سے ملنے گیا ہوا تھا اور اس کی واپسی ایک گھنٹے بعد ہونی تھی اس لئے عمران نے یہ ایک گھنٹہ کسی ہوٹل میں بیٹھ کر کافی پینے میں گزارنے کا فیصلہ کر لیا۔

"آپ کوئی دوسری لانچ بک کرا لیتے ہیں۔ اب ایک گھنٹہ ضائع ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"دوسری لانچیں خستہ اور پرانی ہیں اور میں سیکرٹ سروس کے لئے کوئی رسک نہیں لینا چاہتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اپنی بات کیوں نہیں کی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ ایک ہوٹل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران

نے گھاٹ کے مینجر کو جس کے ذریعے اس نے لانچ بک کرائی تھی کہہ دیا تھا کہ وہ ہوٹل میٹرس میں موجود ہوں گے ۔ جب لانچ کا کیپٹن آ جائے تو انہیں بلوا لیا جائے اور اب وہ ہوٹل میٹرس کی طرف ہی بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ ہوٹل میٹرس اس علاقے کا سب سے بڑا ہوٹل تھا اور گھاٹ کے مینجر نے ہی اس کی نشاندہی کی تھی اور بتایا تھا کہ وہ اعلیٰ طبقے کا ہوٹل ہے۔

" میری بات چھوڑو ۔ پہلے تو چلو ایک سہارا تھا اب تو وہ بھی نہیں رہا"...... عمران نے بڑے دل گیر سے لہجے میں کہا۔

" کون سا سہارا ۔ کیا مطلب ۔ یہ تم نے کیسی باتیں شروع کر دی ہیں"...... جولیا نے بڑے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" اب کیا کروں ۔ سچ تو یہی ہے"...... عمران کا لہجہ پہلے سے زیادہ گلو گیر ہو گیا تھا اور ایسا لگتا تھا جیسے ابھی اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں گے۔

" کیا ہوا ہے ۔ مجھے بتاؤ ۔ کیا ہوا ہے تمہیں"...... جولیا نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

" سچ کہتے ہیں کہ چور چوری سے جائے لیکن ہیرا پھیری سے نہیں جاتا"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا تو سوائے عمران اور جولیا کے سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" ہاں ۔ ٹھیک ہے ۔ اب بے سہارا جو ہو گیا ہوں ۔ اب تو میں چور ہی کہلاؤں گا"...... عمران نے ایک طویل درد بھرا سانس لیتے

ہوئے کہا۔

" یہ تم نے کیا کہا ہے ۔ تم عمران کو چور کہہ رہی ہو"...... جولیا نے یکلخت صالحہ پر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" مس جولیا ۔ آخر آپ کو عمران صاحب کی باتیں کیوں سمجھ میں نہیں آتیں یا آپ جان بوجھ کر سمجھنا نہیں چاہتیں ۔ عمران صاحب کا مطلب ہے کہ پہلے تو انہیں آپ کا سہارا تھا اب جبکہ آپ نے جذباتیت پر کنٹرول کر لیا ہے تو اب ان کے پاس یہ سہارا بھی نہیں رہا اور مس صالحہ نے جو محاورہ بولا ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ عمران صاحب اب دوسرے انداز میں آپ کی جذباتیت کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں"...... صفدر نے باقاعدہ تفصیل سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" دیکھا ۔ صالحہ کو صفدر کا سہارا ہے کہ جیسے ہی کوئی اس پر آنکھیں نکالے گا صفدر آڑے آ جائے گا مگر میں کیا کروں ۔ اب تو میرا کوئی سہارا ہی نہیں رہا"...... عمران نے اسی طرح گلو گیر لہجے میں کہا۔

" صفدر نے جو وضاحت کی ہے وہ سچ ہے کیا"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" صفدر کو سوائے وضاحتیں کرنے کے اور آتا ہی کیا ہے ۔ لاکھ بار منتیں کی ہیں کہ خطبہ نکاح یاد کر لو لیکن اب کیا کیا جائے ۔ ظاہر ہے اب خطبہ نکاح کی بجائے وضاحتیں ہی سننا پڑیں گی"...... عمران

نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" تم میری وجہ سے پریشان ہو رہے ہو ۔ کیوں ۔ وجہ ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں سیکرٹ سروس چھوڑ دوں ۔ بولو"...... جولیا نے یکلخت ایک اور زاویے سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" لو اور کرو وضاحتیں ۔ وہ کیا شعر ہے کہ بلبل نے چمن سے آشیانہ ہٹانے کی دھمکی دے دی ہے"...... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے۔

" دیکھو عمران ۔ ویسے تو تم انتہائی اعلیٰ اخلاقیات کا ہر وقت پرچار کرتے رہتے ہو لیکن کسی خاتون کی عزت تمہاری نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی کہ تم اس کے بارے میں ایسی باتیں کرتے رہو جو اعلیٰ اخلاقیات کے تحت تمہیں نہیں کرنا چاہئیں ۔ اگر تم مجھے پسند کرتے ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم سارے شہر میں اس کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کر دو اور مجھے بدنام کر کے رکھ دو اور یہ بھی سن لو کہ اب اگر تم نے میرے بارے میں کوئی اشارتاً بھی بات کی تو یقیناً دو صورتیں ہوں گی ۔ ایک تو یہ کہ میں تمہیں گولی مار دوں گی یا پھر میں خود کشی کر لوں گی"...... جولیا نے پھٹ پڑنے والے انداز میں کہا تو صفدر کیپٹن شکیل اور صالحہ تینوں حیرت سے جولیا کو دیکھنے لگے ۔ وہ شاید جولیا کے منہ سے عمران کے لئے ایسی بات سننے کی توقع ہی نہ کر رہے تھے۔

" تمہیں خود یہ کام کرنے کی کیا ضرورت ہے ۔ جب تم ایسا کرنا

چاہو مجھے حکم دے دینا"...... تنویر نے فوراً کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" تمہارا مطلب ہے کہ جب جولیا خودکشی کرنے لگے تو تم اس کی جگہ یہ کام کر لو گے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں تمہیں گولی مارنے کی بات کر رہا ہوں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

" اب تنویر کو بھی اعلیٰ اخلاقیات پر ایک لیکچر دے دو تو بہتر ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں نے جو بات کی ہے سنجیدگی سے کی ہے اور اگر تم نے پھر کوئی بات کی تو پھر میں یہیں سے واپس چلی جاؤں گی ۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... جولیا نے اور زیادہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا ۔ اب وہ ہوٹل میٹرس کے کمپاؤنڈ کو کراس کر کے اس کے مین گیٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

" سوری مس جولیا ۔ آئندہ آپ کو کم از کم میری طرف سے کوئی شکایت نہ ہو گی ۔ سابقہ کوتاہیوں اور غلطیوں کے لئے معافی چاہتا ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ مشن میری حد تک آخری مشن ہو گا تاکہ آئندہ آپ کو کوئی شکایت نہ ہو"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا کے چہرے کا رنگ یکلخت زرد پڑ گیا جبکہ باقی ساتھیوں کے چہرے بھی بے اختیار لٹک گئے ۔ ان سب کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی عزیز ترین ساتھی کو خود سے جدا کر بیٹھے

ہوں ۔ عمران کے لہجے میں اس قدر سنجیدگی تھی کہ ان سب کے جسموں میں سنسناہٹ کی لہریں سی دوڑنے لگ گئی تھیں۔

" اگر عمران کام نہیں کرے گا تو میں بھی نہیں کروں گا " ۔ یکلخت تنویر نے کہا تو سب ایک بار پھر چونک پڑے۔

" مجھے تمہارے خلوص کی قدر ہے تنویر ۔ لیکن تم سیکرٹ سروس کے ممبر ہو اس لئے تم انکار نہیں کر سکتے ۔ میں صرف کرائے کا سپاہی ہوں اور بس " ...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور شیشے کا مین گیٹ کھول کر وہ ہال میں داخل ہو گیا ۔ ہال آدھے سے زیادہ خالی پڑا ہوا تھا ۔ وہ سب ایک کونے میں موجود خالی میز کے گرد جا کر بیٹھ گئے ۔ سب کے چہرے ستے ہوئے تھے ۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ سب کسی عزیز ترین ہستی کو دفن کر کے آئے ہوں ۔ اسی لمحے ویٹر قریب آ گیا۔

" ہم سب کے لئے بلیک کافی لے آؤ " ...... کسی کے بولنے سے پہلے عمران بول پڑا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

" آئی ایم سوری عمران ۔ کیا تم مجھے معاف کر دو گے " ...... یکلخت جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں مس جولیا ۔ آپ ایزی رہیں ۔ ابھی ہم نے مشن مکمل کرنا ہے اور مشن کے دوران ہمارے ذہنوں پر کسی اور چیز کا غلبہ ہو گیا تو پھر مشن ناکام بھی ہو سکتا ہے ۔ یہ باتیں بعد میں کر لیں گے " ...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب ۔ آپ نے سارے ماحول کو سوگوار کر دیا ہے ۔

آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا " ...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تمہاری جو مرضی آئے کہتے رہو ۔ میں اب اس موضوع پر مزید کوئی بات نہیں کروں گا " ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد کافی سرو کر دی گئی اور کافی پینے کے دوران بھی ان سب کے چہروں پر گہری سنجیدگی کی تہہ چڑھی رہی ۔ عمران کے چہرے پر پتھریلی سنجیدگی تھی ۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ایک آدمی ہوٹل میں داخل ہوا اس نے ایک نظر ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ان کی طرف بڑھ آیا۔

" آپ نے ماریانا لانچ بک کرائی ہے کران آئی لینڈ کے لئے " ۔ اس آدمی نے قریب آ کر کہا۔

" ہاں " ...... عمران نے جواب دیا۔

" تو تشریف لائیے ۔ لانچ روانگی کے لئے تیار ہے ۔ مجھے گھاٹ کے مینجر نے بھیجا ہے " ...... اس آدمی نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے ۔ صفدر نے ویٹر کو بل اور ٹپ دی اور پھر وہ سب مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ گھاٹ پر پہنچ گئے ۔ وہاں لانچ کے ساتھ ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی موجود تھا۔

" مجھے بے حد افسوس ہے جناب کہ میری وجہ سے آپ کو انتظار کرنا پڑا ۔ آئی ایم رئیلی سوری " ...... اس آدمی نے آگے بڑھ کر انتہائی معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

" کوئی بات نہیں ۔ امید ہے تم کسر نکال دو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بالکل سر ۔ آئیے "...... اس آدمی نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ سب لانچ میں سوار ہو گئے جبکہ وہ آدمی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

" تمہارا کیا نام ہے"...... عمران نے کہا۔

" میرا نام کاسپ ہے جناب"...... کیپٹن نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ لانچ اب گھاٹ سے ہٹ کر سمندر میں آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

" روز ٹاپو پر کیا چیکنگ ہوتی ہے کاسپ"...... عمران نے جو اس کے قریب بیٹھا ہوا تھا کاسپ سے پوچھا۔

" لانچ کو چیک کیا جاتا ہے کہ اس میں منشیات تو نہیں لے جائی جا رہی"...... کاسپ نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن ابھی لانچ کو گھاٹ سے روانہ ہوئے چند ہی منٹ ہوئے ہوں گے کہ اچانک عمران کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران بے اختیار چونک پڑا ۔ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ مارک کالنگ باس ۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ وہ بار بار کال دے رہا تھا اور عمران خاموش بیٹھا رہا۔

" یس ۔ گارمیتھ اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی تو گارمیتھ کا نام سن کر عمران سمیت سب ۔

اختیار چونک پڑے ۔ کاسپ نے شاید کچھ بولنا چاہا لیکن عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کر دیا۔

" باس ۔ میں گھاٹ سے بول رہا ہوں ۔ یہاں ایک گروپ جس میں دو عورتیں اور چار مرد ہیں اور یہ سب کارمن نژاد ہیں نے کران آئی لینڈ کے لئے ایک لانچ بک کرائی لیکن لانچ کا کیپٹن اپنے کسی ذاتی کام کے لئے گیا ہوا تھا اس لئے وہ لوگ یہاں ایک بڑے ہوٹل میں چلے گئے ۔ مجھے اس گروپ پر شک پڑ گیا اور میں نے اسے گھیرے میں بھی لے لیا تھا تاکہ اچانک ان پر فائرنگ کر کے ان سب کو ہلاک کر دیا جائے لیکن پھر میرا شک دور ہو گیا اس لئے میں نے فائرنگ نہیں کی ۔ اوور"...... مارک نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی سمجھ گئے کہ مارک ان کے بارے میں رپورٹ دے رہا ہے۔

" کس بات پر تمہارا شک ختم ہوا ۔ اوور"...... گارمیتھ نے تیز لہجے میں کہا۔

" باس ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ایک آدمی علی عمران لیڈ کرتا ہے اور میں ایکریمیا میں اس سے کئی بار مل چکا ہوں ۔ یہ شخص کسی حالت میں بھی مزاحیہ باتیں کرنے سے باز نہیں رہ سکتا ۔ یہ اس کی فطری کمزوری ہے ۔ اگر وہ سنجیدہ بھی رہنا چاہے تو چند لمحوں سے زیادہ سنجیدہ نہیں رہ سکتا اور مجھے جس آدمی پر عمران ہونے کا شک ہوا تھا مسلسل اس قدر سنجیدہ تھا کہ شاید عمران زندگی میں اتنا سنجیدہ

کبھی نہ رہا ہو۔ میں کراس وناگ کے ذریعے اس کو مسلسل چیک
کرتا رہا ہوں اور وہ جس طرح آخر تک سنجیدہ تھا اس سے میں سمجھ گیا
کہ یہ بہرحال عمران اور اس کے ساتھی نہیں ہیں اس لئے میں نے ان
پر فائر نہیں کھولا۔ اب وہ لانچ لے کر کران آئی لینڈ روانہ ہو گئے ہیں
اس لئے میں نے کال کی ہے کہ اگر آپ چاہیں تو انہیں مزید چیک کر
لیں۔ اوور"...... مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کی لانچ کی کیا تفصیلات ہیں۔ اوور"...... گارمتھ نے پوچھا
تو مارک نے لانچ کا نام اور نمبر وغیرہ بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں انہیں چیک کر لوں گا۔ تم وہیں گھاٹ پر
چیکنگ جاری رکھو۔ اوور اینڈ آل"...... گارمتھ نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا۔

"کاسپ۔ یہاں سے روز ٹاپو کتنے فاصلے پر ہے اور کران آئی لینڈ
کتنے فاصلے پر"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈالتے
ہوئے کہا۔

"روز ٹاپو ڈیڑھ سو بحری ناٹ اور کران آئی لینڈ ساڑھے تین سو
بحری ناٹ کے فاصلے پر ہے"...... کاسپ نے لانچ کا میٹر دیکھتے ہوئے
کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ گارمتھ روز ٹاپو پر موجود ہے"۔ عمران نے
چونک کر کہا۔

"اس گارمتھ کو ہمارے بارے میں کیسے معلوم ہو گیا اور مس

مائیکل آپ اچانک سنجیدہ ہو گئے تھے۔ کیا آپ کو کوئی شک پڑا
تھا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ سب کچھ خوش قسمتی کا نتیجہ ہے۔ اس ٹرانسمیٹر میں
کال کیچر بھی موجود ہے اس لئے کال چیک ہو گئی"...... عمران نے
سنجیدہ ہونے والی بات کو گول کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کون لوگ ہیں جناب"...... اچانک کاسپ نے کہا۔ اس
کے لہجے میں شک کی پرچھائیاں موجود تھیں۔

"تم یہ بتاؤ کاسپ کہ روز ٹاپو سے ہٹ کر تم لانچ کران آئی لینڈ
لے جا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ روز ٹاپو پر بحریہ کا ایک ٹاور موجود ہے جہاں
سے تقریباً ایک سو بحری ناٹ تک چاروں طرف سمندر کی چیکنگ
ہوتی رہتی ہے اس لئے اگر کوئی لانچ روز ٹاپو سے بچنے کے لئے ادھر
ادھر جائے تو اس ٹاور سے اطلاع دے دی جاتی ہے اور پھر کوسٹ
گارڈز کی لانچیں اسے گھیر لیتی ہیں اور پھر اس لانچ پر قبضہ کر لیا جاتا
ہے۔ اس کے کیپٹن کا لائسنس بھی منسوخ کر دیا جاتا ہے اور
مسافروں کو بھی قید کر لیا جاتا ہے"...... کاسپ نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"کیا اس ٹاپو سے پہلے کوئی اور ٹاپو بھی آتا ہے"...... عمران نے
پوچھا۔

"نہیں جناب"...... کاسپ نے مختصر سا جواب دیا۔

"تم اس ٹاپو پر جاتے رہتے ہو۔ کتنا بڑا ٹاپو ہے اور وہاں کس ٹائپ کی عمارتیں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ٹاپو چھوٹا سا ہے۔ درمیان میں بحریہ کا ٹاور ہے۔ اس کے گرد چار بیرک نما عمارتیں ہیں اور ایک گھاٹ ہے جس کے ساتھ کوسٹ گارڈز کی دس بڑی لانچیں ہر وقت تیار کھڑی رہتی ہیں۔ ان کا آفس بھی قریب ہے جہاں کوسٹ گارڈز کے دس بارہ مسلح افراد ہر وقت موجود رہتے ہیں"...... کاسپ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن اس کی پیشانی پر شکنیں سی پھیل گئی تھیں۔

"جناب۔ آپ چاہتے کیا ہیں۔ آپ نے میرا انتظار کر کے مجھ پر جو ذاتی طور پر احسان کیا ہے میں وہ احسان اتارنا چاہتا ہوں"۔ کاسپ نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"ہم نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا کاسپ۔ ہمیں یہ لانچ پسند آ گئی تھی لیکن اب تم نے ٹرانسمیٹر کال سن لی ہو گی۔ ان لوگوں کو غیر ملکی ایجنٹوں کی تلاش ہے لیکن وہ جبراً کسی نہ کسی کو ہلاک کر کے حکومت کی نظروں میں سرخرو ہونا چاہتے ہیں اور گارمیتھ کی بات تم نے سن لی ہے کہ وہ ہمیں چیک کرے گا۔ مارک تو ان لوگوں کو جانتا تھا اس لئے وہ تو اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ ہم ان لوگوں کے مطلوب افراد نہیں ہیں لیکن گارمیتھ کی بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ انہیں

نہیں جانتا اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ نمبر بنانے کے لئے ہمیں ہلاک کر کے اپنے افسروں کے سامنے رکھ دے۔ ہمارا ٹرانسمیٹر بتا رہا ہے کہ گارمیتھ روز ٹاپو پر موجود ہے اور ہم اس لئے پریشان ہیں کہ ہم تو واقعی سیاح ہیں۔ ہم کسی چکر میں نہیں پھنسنا چاہتے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ کسی طرح خاموشی سے کران آئی لینڈ پہنچ جائیں"۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ آپ نے گو مجھ سے بات چھپائی ہے کیونکہ عام سیاحوں کے پاس آپ جیسے ٹرانسمیٹر نہیں ہو سکتے لیکن پھر بھی میں آپ کی مدد کروں گا"...... کاسپ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹرانسمیٹر ہم نے ایس او ایس کے لئے رکھا ہوا ہے کیونکہ کسی بھی لمحے ہم کسی بھی مشکل میں پھنس سکتے ہیں"...... عمران نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ ایک طریقہ ہے روز ٹاپو سے بچ کر کران آئی لینڈ جانے کا لیکن اس کے لئے راستہ بے حد طویل اختیار کرنا پڑے گا اور راستے میں فیول بھی خریدنا پڑے گا اس لئے آپ سوچ لیں۔ آپ کو اتنی رقم مزید ادا کرنا ہو گی جتنی آپ نے گھاٹ پر دی ہے اور فیول کی قیمت بھی دینا ہو گی"...... کاسپ نے کہا۔ اس کے لہجے میں لالچ کی جھلکیاں صاف نمایاں تھیں۔

"کون سا راستہ ہے۔ مجھے تفصیل بتاؤ۔ تم جتنی رقم کہہ رہے ہو میں ڈبل دوں گا"...... عمران نے کہا تو ڈبل رقم کا سن کر کاسپ بے

اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر چمک سی ابھر آئی تھی۔

" جناب ۔یہاں سے پچاس بحری ناٹ شمال کی طرف سمندر کے اندر سرکنڈوں کا طویل جنگل پھیلا ہوا ہے اور اس میں راستہ موجود ہے لیکن وہ انتہائی خطرناک ہے ۔ تمام اسمگلر روز ناپو کی چیکنگ سے بچنے کے لئے اس راستے سے گزرتے ہیں ۔ سرکنڈوں کی وجہ سے ٹاور سے لانچ چیک نہیں ہو سکتی اور اگر ہو بھی جاتی ہو گی تو لامحالہ انہیں رقم ہر ماہ مل جاتی ہو گی اس لئے وہ نشاندہی نہیں کرتے ۔ اس جنگل کو کراس کر کے ہم روز ناپو بھی کراس کر جائیں گے اور ایک اور جزیرے پر پہنچ جائیں گے جس کا نام ماسوگ جزیرہ ہے ۔ ماسوگ سے ہمیں فیول آسانی سے مل جائے گا اور وہاں سے جنوب میں سفر کرتے ہوئے ہم کران آئی لینڈ پہنچ جائیں گے"...... کاسپ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تمہارے پاس اس علاقے کا خصوصی نقشہ موجود ہو گا ۔ وہ دکھاؤ مجھے"...... عمران نے کہا تو کاسپ نے ایک خانہ کھول کر اس میں موجود تہہ شدہ نقشہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے نقشہ کھولا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم درست کہہ رہے ہو ۔ چلو لانچ اس طرف موڑ دو ۔ ہم اب اس راستے سے ہی جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

" سوری جناب ۔ پہلے مجھے رقم دے دیں"...... کاسپ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا تمہیں ہم پر اعتماد نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

" سوری جناب ۔ رقم کے معاملہ میں مجھے اپنے باپ پر بھی اعتماد نہیں ہے"...... کاسپ نے اور زیادہ روکھے سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ چیختا ہوا اچھل کر ایک دھماکے سے لانچ کے عرشے پر جا گرا ۔ عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے سائیڈ پر اچھال دیا تھا۔

" اس کی گردن کا بل نکال دو ورنہ یہ ہلاک ہو جائے گا"۔ عمران نے خود لانچ کا سٹیئرنگ سنبھالتے ہوئے کہا۔ کاسپ عرشے پر گر کر ایک لمحے کے لئے تڑپا لیکن پھر اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے تھے۔

" اٹھا کر سمندر میں پھینک دیں"...... تنویر نے کہا لیکن صفدر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے عرشے پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے کاسپ کے سر اور گردن پر ہاتھ رکھ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو کاسپ کا مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

" اسے اٹھا کر نیچے کیبن میں ڈال دو اور رسی سے ہاتھ پیر باندھ دینا"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اسے اٹھایا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

" کیا اسے زندہ رکھنا ضروری ہے"...... اس بار صالحہ نے کہا۔

" ہاں ۔ ایک تو میں خواہ مخواہ کی خونریزی پسند نہیں کرتا ۔ یہ آدمی لالچی ضرور ہے اس نے بھاری رقم کمانے کی کوشش کی ہے لیکن

یہ احمق آدمی یہ نہیں سمجھا تھا کہ زیادہ لانچ زیادہ مصائب ساتھ لے کر آتا ہے لیکن بہرحال اس نے ایک راستہ بتا دیا ہے ورنہ روز ٹاپو ہمارے لئے پھانسی کا پھندہ بھی بن سکتا تھا۔ مارک کی طرح گارمیتھ آسانی سے جان نہ چھوڑتا اور گارمیتھ کران آئی لینڈ میں موجود ہونے کی بجائے روز ٹاپو پر اس کی موجودگی بتا رہی ہے کہ اسے سو فیصد معلوم ہے کہ ہم کران آئی لینڈ جا رہے ہیں۔ یہ تو میری سنجیدگی کی وجہ سے معاملات بدل گئے ورنہ اچانک ہونے والی فائرنگ ہم میں سے کسی کو یقیناً چاٹ جاتی"...... عمران نے کہا۔ اب لانچ انتہائی تیز رفتاری سے شمال کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی اور پھر واقعی پچاس بحری ناٹ کے بعد وہ سرکنڈوں کے وسیع جنگل میں پہنچ گئے۔ گو ان سرکنڈوں میں راستہ بے حد خطرناک تھا لیکن چونکہ لانچ کے سٹیئرنگ پر عمران موجود تھا اس لئے وہ لانچ کو اس خطرناک ترین راستے پر چلا کر آخرکار سرکنڈوں کے اس خطرناک جنگل کو صحیح سلامت عبور کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اب وہ کھلے سمندر میں پہنچ چکے تھے۔ چونکہ عمران سمندر کا نقشہ دیکھ چکا تھا اس لئے وہ اطمینان سے لانچ چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ البتہ اس نے لانچ کا رخ اب مخالف سمت میں موڑ دیا تھا اور پھر انہیں دور سے ایک جزیرہ نظر آنے لگ گیا۔

"یہی ماسوگ جزیرہ ہو گا"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ وہ لوگ کاسپ کو جانتے ہوں کہ وہی اس لانچ کا کیپٹن ہے"...... صفدر نے کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بغیر کپتان کے بھی لانچ حاصل کی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد لانچ جزیرے پر موجود ایک گھاٹ پر پہنچ گئی۔ عمران نے اسے مخصوص انداز میں روک کر اسے باقاعدہ لنگر سے ہک کر دیا۔

"تم لوگ یہیں رکو گے۔ میں جا کر فیول کے بارے میں معلوم کرتا ہوں"...... عمران نے لانچ سے اتر کر ساحل پر جاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور آدمی کے ساتھ واپس آ گیا۔

"آپ ادھر شمال کی طرف لانچ لے آئیں جناب۔ وہاں فیول موجود ہے"...... اس آدمی نے رک کر کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا لانچ پر سوار ہو گیا۔ اس نے لنگر سے ہک علیحدہ کیا اور دوسرے لمحے لانچ سٹارٹ کر کے اس نے لانچ پیچھے کی اور پھر شمال کی طرف موڑ دیا۔ ساحل کے ساتھ ساتھ چکر کاٹ کر وہ ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں واقعی لانچوں میں فیول بھرنے کی مخصوص مشینیں موجود تھیں۔ عمران نے لانچ روکی اور اسے ایک بار پھر وہاں موجود مخصوص لنگر کے ساتھ ہک کرنے میں مصروف ہو گیا۔ اس نے لانچ کو ہک کیا ہی تھا کہ یکلخت کوئی چیز ساحل کی طرف سے اڑتی ہوئی لانچ پر گری اور دھماکہ سن کر وہ سب چونکے ہی تھے کہ یکلخت لانچ کے عرشے پر گاڑھے سفید رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ عمران دھماکہ سن کر مڑا اور اس

نے سفید دھواں دیکھتے ہی سانس روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود
اس کو ایسے محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے چھت کے فل سپیڈ سے
چلتے ہوئے پنکھے سے باندھ دیا ہو۔ اس نے ذہن کو بلینک کرنے کی
کوشش کی لیکن بے سود۔ چند لمحوں بعد اس کے تمام احساسات
گہری تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

گارمیتھ اپنے چار ساتھیوں سمیت روز ٹاپو پر موجود تھا۔ ایڈمرل
نے جو کوسٹ گارڈز کا انچارج تھا یہاں کے انچارج ناتھن کو گارمیتھ
کے بارے میں واضح اور سخت احکامات دے دیئے تھے اس لئے گارمیتھ
یہاں انچارج کے آفس میں اس کی کرسی پر بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اس
نے یہاں سے گزرنے والی ہر لانچ اور مسافروں کو مکمل طور پر چیک
کرنے کے احکامات دے دیئے تھے جو اتھانیز سے کران آئی لینڈ جا رہی
تھیں۔ اس کے آدمی اس چیکنگ کی نگرانی کر رہے تھے۔ وہ اپنے
ساتھ سپیشل میک اپ واشر بھی لے آیا تھا اور ہر مسافر کی اس سے
باقاعدہ چیکنگ کی جا رہی تھی لیکن ابھی تک کوئی مشکوک لانچ
سامنے نہ آئی تھی کہ اچانک ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی اور جب
اس نے کال اٹنڈ کی تو دوسری طرف سے مارک نے اسے ماریانا لانچ
اور اس پر سوار ہونے والوں کے بارے میں تفصیل بتا دی۔ گو

مارک نے یہ کہا تھا کہ اس گروپ پر اسے شک پڑا تھا لیکن اس گروپ میں کسی نے مزاحیہ بات نہ کی تھی اس لئے اس نے ان پر فائر نہ کھولا تھا لیکن گارمیتھ کے نزدیک یہ کوئی ایسی نشانی نہ تھی جس پر مکمل اعتماد کیا جا سکے اس لئے اس نے انچارج ناتھن کو باقاعدہ احکامات دے دیئے تھے کہ وہ اس لانچ کو خصوصی نگاہ میں رکھے اور جب یہ لانچ یہاں پہنچے تو اس کے مسافروں کو وہ خود چیک کرے گا اور انچارج اپنے عملے کو احکامات دینے ٹاپو پر چلا گیا تھا۔

" اوہ ۔ کہیں یہ لوگ راستہ نہ بدل لیں"...... اچانک ایک خیال کے تحت گارمیتھ نے چونک کر کہا۔ اسی لمحے ناتھن اندر داخل ہوا۔ وہ بحریہ کی یونیفارم میں تھا۔

" کیپٹن ناتھن ۔ کیا یہاں لانچوں کو فاصلے سے چیک کرنے کا نظام ہے"...... گارمیتھ نے کہا۔

" یس سر۔ ٹاور اسی مقصد کے لئے بنایا گیا ہے ۔ اس میں ایسی مشینری موجود ہے جو ڈیڑھ دو سو بحری ناٹ کے فاصلے پر سے لانچ کو چیک کر لیتی ہے"...... ناتھن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا آپریشن روم کہاں ہے"...... گارمیتھ نے کہا۔

" عقبی طرف علیحدہ آپریشن روم ہے جناب"...... ناتھن نے کہا تو گارمیتھ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" آؤ میرے ساتھ "...... گارمیتھ نے کہا اور پھر وہ دونوں کمرے

سے باہر آ گئے ۔ چند لمحوں بعد گارمیتھ ناتھن کی رہنمائی میں اس آفس کے عقب میں ایک بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہوا ۔ وہاں ایک طرف علیحدہ کیبن بنا ہوا تھا جبکہ باقی ہال میں بڑی بڑی چار مشینیں موجود تھیں جن کے سامنے سٹولوں پر چار افراد موجود تھے ۔ ناتھن کیبن کی طرف بڑھ گیا ۔ وہاں ایک بڑی کنٹرولنگ مشین تھی جس کے سامنے کرسی پر ایک آدمی موجود تھا ۔ وہ ناتھن کو دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا ۔

" یہ ایف ایجنسی کے چیف ایجنٹ جناب گارمیتھ ہیں اور یہ راجر ہے چیف ٹیکنیشن "...... ناتھن نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" یس سر ۔ حکم سر"...... راجر نے کہا۔

" ایک لانچ کو چیک کرنا ہے جو اتھانیز سے کران آئی لینڈ جا رہی ہے"...... گارمیتھ نے کہا۔

" وہ تو جناب یہاں سے گزرے گی ۔ پھر کیا چیک کرنا ہے"۔ راجر نے حیران ہو کر پوچھا۔

" اس لانچ میں غیر ملکی ایجنٹ سوار ہیں اور ہو سکتا ہے کہ انہیں معلوم ہو گیا ہو کہ یہاں اس انداز میں چیکنگ ہو رہی ہے اور وہ کسی اور راستے سے کران آئی لینڈ پہنچ جائیں اس لئے انہیں چیک کرنا ضروری ہے"...... گارمیتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ تشریف رکھیں ۔ میں ابھی ویژن کو وسیع کر دیتا ہوں"۔ راجر نے جواب دیا۔

" آپ تشریف رکھیں جناب ۔ میں نے باہر چیکنگ کرنی ہے "۔ کیپٹن ناتھن نے کہا۔

" ہاں ۔ ٹھیک ہے "...... گارمیتھ نے کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

" جناب اس لانچ کا نمبر اور نام وغیرہ "...... راجر نے کہا تو گارمیتھ نے اسے مارک سے ملنے والی تفصیل بتا دی اور راجر نے ایک مائیک کا بٹن آن کیا اور پھر کسی کو لانچ کی تفصیل بتا کر اس نے اسے انتہائی وسیع حد تک چیک کرنے کے احکامات دے دیئے اور پھر مائیک آف کر کے اس نے سامنے پڑی ہوئی مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ سکرین پر جھماکے سے ہوئے اور پھر سکرین خود بخود چار حصوں میں تقسیم ہو گئی اور ہر حصے پر تیزی سے جھماکے ہونے لگ گئے ۔ اچانک ایک حصے پر جھماکے رک گئے اور پھر وہاں ایک لانچ نظر آنے لگ گئی جس پر کچھ لوگ سوار تھے جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی۔

" یہ ہماری مطلوبہ لانچ ہے جناب ۔ کمپیوٹر نے اسے فوکس کر لیا ہے "...... راجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر مائیک کا بٹن آن کر کے ہدایات دینا شروع کر دیں اور جب اس نے مائیک آف کیا تو چند لمحوں بعد جھماکہ ہوا اور سکرین پر موجود حصے ختم ہو گئے ۔ اب سکرین پر ایک لانچ نظر آ رہی تھی جو انتہائی تیزی سے سمندر کی سطح پر چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ پھر یہ لانچ

سکرین پر پھیلتی چلی گئی اور پھر اس پر لکھا ہوا نام اور نمبر بھی نظر آنے لگ گئے ۔ یہ واقعی گارمیتھ کی مطلوبہ لانچ تھی ۔ اسے ایک کارمن نژاد نوجوان چلا رہا تھا جبکہ تین مرد اور دو عورتیں جو سب کارمن نژاد تھے لانچ پر بیٹھے صاف نظر آ رہے تھے۔

" جناب ۔ یہ لانچ یہاں روز ٹاپو پر نہیں آ رہی "...... اچانک راجر نے کہا تو گارمیتھ بے اختیار چونک پڑا۔

" یہاں نہیں آ رہی ۔ کیوں "...... گارمیتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ اس کا رخ سرکنڈوں کے ذخیرے کی طرف ہے ۔ یہ راستہ بدل کر موساگ آئی لینڈ جا رہی ہے بشرطیکہ یہ سرکنڈوں کے ذخیرے کے درمیان موجود انتہائی خطرناک راستے سے بچ کر نکل گئی ورنہ وہیں تباہ ہو جائے گی "...... راجر نے کہا۔

" کھل کر بات کرو ۔ مجھے تمہاری بات سمجھ میں نہیں آ رہی "۔ گارمیتھ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ یہاں سے شمال کی طرف تقریباً پچھتر بحری میل کے فاصلے پر سمندر کے اندر سرکنڈوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے ۔ یہ ذخیرہ بے حد وسیع ہے اور اس کے اندر راستہ ضرور ہے لیکن وہ انتہائی خطرناک راستہ ہے ۔ معمولی سی غفلت سے لانچ سرکنڈوں میں پھنس کر تباہ ہو جاتی ہے ۔ ماہر کپتان ہی اس راستے پر لانچ چلا سکتے ہیں ۔ بحری اسمگلروں نے جب کوئی خاص مہم سر کرنی ہو تو وہ

اس راستے کو استعمال کرتے ہیں ۔ سرکنڈوں کی وجہ سے ہمارا ٹاور اسے پوری طرح چیک نہیں کر سکتا اور اس سرکنڈوں کے ذخیرہ کو کراس کر کے جنوب کی طرف اگر رخ کر لیا جائے تو وہاں ایک اور چھوٹا سا جزیرہ آتا ہے جسے موساگ کہا جاتا ہے ۔ موساگ پر ماہی گیر بھی رہتے ہیں اور بحری اسمگلروں کے اڈے بھی ہیں ۔ وہاں لانچوں میں فیول بھرنے کے انتظامات ہیں کیونکہ سرکنڈوں کے ذخیرے سے گزرنے کی وجہ سے فیول زیادہ خرچ ہوتا ہے اور آپ کی مطلوبہ لانچ کا رخ بتا رہا ہے کہ یہ روز ٹاپو کی طرف آنے کی بجائے سرکنڈوں کے اس ذخیرے کی طرف جا رہی ہے اور یہ لوگ اس ذخیرے کو کراس کر کے موساگ پہنچیں گے تاکہ وہاں سے فیول لے کر پھر گھوم کر کران آئی لینڈ پہنچ جائیں"...... راجر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس لانچ میں موجود افراد ہی ہمارے مطلوبہ افراد ہیں ورنہ عام سیاح اس انداز میں سفر نہیں کرتے ۔ انہیں بھی کسی طرح یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ہم روز ٹاپو پر ان کی چیکنگ کے لئے موجود ہیں"...... گارمیتھ نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔ ایسا ہی ہے"...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم اس لانچ کو کیسے پکڑ سکتے ہیں"...... گارمیتھ نے کہا۔

"جناب ۔ ایسا موساگ جزیرے پر بھی ہو سکتا ہے کیونکہ یہ وہاں

لازماً رکے گی"...... راجر نے کہا۔

"یہ کب تک وہاں پہنچ جائے گی"...... گارمیتھ نے پوچھا۔

"کم از کم چار گھنٹے لگ جائیں گے"...... راجر نے جواب دیا۔

"اسے نظروں سے اوجھل نہ ہونے دینا ۔ میں آ رہا ہوں" ۔ گارمیتھ نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کیبن سے باہر آ کر ہال سے گزرتا ہوا باہر آ گیا۔

"یس سر"...... سامنے کے رخ پر اس کے آتے ہی ایک طرف سے کیپٹن ناتھن نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن ناتھن ۔ ہماری مطلوبہ لانچ چیک ہو گئی ہے ۔ وہ سرکنڈوں کے ذخیرے سے گزر کر موساگ جزیرے پر جا رہی ہے اور ہم نے اسے ہر قیمت پر پکڑنا ہے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"جناب ۔ یہاں سے تو اسے کسی صورت نہیں پکڑا جا سکتا ۔ آپ ہیلی کاپٹر منگوا لیں اور اس پر موساگ جزیرے پر پہنچ جائیں ۔ وہاں پہنچ کر ہی کارروائی ہو سکتی ہے"...... کیپٹن ناتھن نے کہا۔

"اوہ نہیں ۔ اس میں بہت وقت ضائع ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ ہیلی کاپٹر کو دیکھ کر وہ رخ بدل جائیں ۔ وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں ۔ کیا موساگ جزیرے پر کوسٹ گارڈز موجود نہیں ہوتے" ۔ گارمیتھ نے کہا۔

"صرف ایک لانچ اور تھوڑا سا عملہ ہوتا ہے کیونکہ وہ روٹ نہیں ہے ۔ کبھی کبھار ہی کوئی لانچ ادھر جاتی ہے ۔ عام طور پر ماہی گیروں

کے ٹرالر ہی ادھر جاتے ہیں اور ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہوتا"...... کیپٹن ناتھن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر ہم تیز رفتار لانچ پر وہاں جانے کے لئے روانہ ہوں تو کتنے گھنٹے لگ جائیں گے"...... گارمیتھ نے کہا۔

" جناب ۔ کم از کم پانچ گھنٹے کیونکہ لمبا چکر کاٹ کر جانا ہو گا ہمیں"...... کیپٹن ناتھن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ پھر تو یہ لوگ نکل جائیں گے"...... گارمیتھ نے کہا۔

" جناب ۔ یہ لانچ پہنچے گی تو کران آئی لینڈ ہی ۔ اسے وہاں بھی پکڑا جا سکتا ہے"...... ناتھن نے کہا۔

" نہیں ۔ میں نے انہیں ہر صورت میں کران آئی لینڈ پہنچنے سے پہلے پکڑنا ہے ۔ ہر صورت میں"...... گارمیتھ نے تیز لہجے میں کہا۔

" پھر ایک ہی ترکیب ہے جناب کہ آپ موساگ پر موجود کوسٹ گارڈز کے انچارج مارتھم کو حکم دے دیں"...... کیپٹن ناتھن نے کہا۔

" اوہ ۔ لیکن کیسے حکم دوں ۔ کیا وہاں فون ہے"...... گارمیتھ نے کہا۔

" یس سر ۔ سپیشل فون لائن ہے ۔ جیسے یہاں موجود ہے"۔ کیپٹن ناتھن نے کہا۔

" اوہ ۔ پھر آؤ ۔ جلدی کرو ۔ وقت ضائع مت کرو"...... گارمیتھ نے بے چین سے لہجے میں کہا تو کیپٹن ناتھن اسے ساتھ لے کر اپنے

آفس میں آ گیا ۔ یہاں میز پر کارڈلیس فون موجود تھا ۔ اس نے تیزی سے رسیور اٹھایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" اس میں لاؤڈر کا بٹن ہے وہ بھی پریس کر دو"...... گارمیتھ نے کہا تو ناتھن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" روز ٹاپو سے کیپٹن ناتھن بول رہا ہوں ۔ کیپٹن مارتھم سے بات کراؤ"...... کیپٹن ناتھن نے کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو ۔ مارتھم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

" کیپٹن ناتھن بول رہا ہوں روز ٹاپو سے"...... ناتھن نے کہا۔

" یس ۔ کیا ہوا ۔ کوئی خاص بات"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یہاں میرے پاس ایف ایجنسی کے چیف ایجنٹ جناب گارمیتھ موجود ہیں ۔ ایڈمرل صاحب نے خصوصی طور پر کوسٹ گارڈز کو ان کے ساتھ تعاون کرنے کا حکم دیا ہے ۔ انہیں ایک لانچ کی تلاش ہے جس میں غیر ملکی ایجنٹ اتھانیز سے کران آئی لینڈ جا رہے ہیں اور ٹاور نے چیک کیا ہے کہ یہ مطلوبہ لانچ سرکنڈوں کے ذخیرے سے گزر کر موساگ جزیرے پر پہنچے گی ۔ اسے ہر صورت میں پکڑے جانا ضروری

ہے"...... ناتھن نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا تفصیلات ہیں اس کی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"رسیور مجھے دو"...... گارمیتھ نے کہا تو ناتھن نے رسیور گارمیتھ کے ہاتھ میں دے دیا۔

"ہیلو۔ میں چیف ایجنٹ ایف ایجنسی گارمیتھ بول رہا ہوں"...... گارمیتھ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں کیپٹن مارتھم بول رہا ہوں سر۔ موساگ آئی لینڈ سے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"کیپٹن مارتھم۔ جس لانچ کے بارے میں تمہیں اطلاع دی جا رہی ہے اس میں انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سوار ہیں۔ ان کی تعداد چھ ہے۔ دو عورتیں اور چار مرد اور یہ چھ کے چھ کارمن نژاد ہیں تم نے ان کے خلاف اس انداز میں آپریشن کرنا ہے کہ انہیں معمولی سا شک بھی نہ پڑسکے ورنہ انہوں نے پورا موساگ جزیرہ ہی اڑا دینا ہے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"اوہ۔ سر آپ حکم دیں۔ آپ کے حکم کی تعمیل کی جائے گی"۔ کیپٹن مارتھم نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم انہیں معمولی سا شک بھی نہ پڑنے دو اور ان کی لانچ پر اچانک بے ہوش کر دینے والی گیس کا بم مار دو۔ جب یہ بے ہوش ہو جائیں تو انہیں اٹھا کر کسی کمرے میں ہاتھ پیر باندھ کر رکھو۔ میں خود وہاں پہنچ کر ان کے بارے میں مزید فیصلہ کروں

گا"...... گارمیتھ نے کہا۔

"جناب۔ اگر یہ خطرناک ہیں تو ان کی لانچ ہی میزائل سے اڑائی جا سکتی ہے"...... مارتھم نے کہا۔

"احمق ہو تم۔ نانسنس۔ میزائل سے یہ سارے نہیں مرجائیں گے اور جو بچ جائیں گے وہ طوفان برپا کر دیں گے۔ نانسنس۔ جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو"...... گارمیتھ نے اس بار غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ ایسا ہی ہو گا سر۔ وہ فیول لینے جب فیول سپاٹ پر پہنچیں گے تو میرا آدمی گیس بم ان کی لانچ میں فائر کر دے گا"...... مارتھم نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اپنے آدمی کو یونیفارم پہنا کر نہ بھیج دینا ان کے سامنے ورنہ نہ تمہارا آدمی زندہ بچے گا اور نہ ہی تم"...... گارمیتھ نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھ گیا سر۔ آپ بے فکر رہیں سر"...... مارتھم نے جواب دیا۔ وہ گارمیتھ کی ایک ہی گھرکی سے مکمل طور پر بھیڑ بن گیا تھا۔

"پوری ہوشیاری اور احتیاط سے کام کرنا۔ اگر تم نے انہیں بے ہوش کر کے باندھ دیا تو میرا وعدہ کہ تمہیں فوراً ترقی مل جائے گی"...... گارمیتھ نے کہا۔

"یس سر۔ بالکل بے فکر رہیں۔ آپ کا شکریہ سر"...... مارتھم نے جواب میں سر سر کی گردان شروع کر دی۔

"میں یہاں سے لانچ پر روانہ ہو رہا ہوں ۔ جب تک میں نہ پہنچوں انہیں ہوش نہیں آنا چاہئے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"یس سر"...... مارتھم نے جواب دیا تو گارمیتھ نے رسیور رکھ دیا۔

"اپنے دو آدمی میرے ساتھ بھیجو ۔ مجھے وہاں پہنچنا ہے"۔ رسیور رکھ کر گارمیتھ نے نارتھن سے کہا۔

"یس سر۔ آئیں سر"...... نارتھن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد گارمیتھ ایک تیز رفتار لانچ میں اپنے چار مسلح افراد کے ساتھ سوار تیزی سے ماسوگ جزیرے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا ۔ سپیشل میک اپ واشر جو وہ ساتھ لے آیا تھا وہ بھی اس نے لانچ میں رکھوا لیا تھا ۔ پھر تقریباً چار گھنٹوں کے طویل سفر کے بعد دور سے ماسوگ جزیرہ نظر آنے لگ گیا تو گارمیتھ تن کر سیدھا ہو گیا ۔ وہ دل ہی دل میں دعا مانگ رہا تھا کہ مارتھم نے اس کی ہدایات پر پوری طرح عمل کیا ہو ۔ تھوڑی دیر بعد لانچ ساحل سے لگ گئی اور گارمیتھ اچھل کر ساحل پر اترا ۔ اس کے چاروں ساتھی بھی ساحل پر پہنچ گئے ۔ اسی لمحے ایک آدمی جس کے جسم پر کوسٹ گارڈ کی یونیفارم تھی اور کاندھوں پر موجود سٹارز بتا رہے تھے کہ وہ کیپٹن ہے تیزی سے ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"میرا نام کیپٹن مارتھم ہے جناب"...... اس نے قریب آکر کہا۔

"میرا نام گارمیتھ ہے ۔ کیا ہوا"...... گارمیتھ نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے جناب"...... مارتھم نے کہا تو گارمیتھ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ۔ کہاں ہیں وہ ۔ کیسے ہوا سب کچھ ۔ تفصیل بتاؤ"۔ گارمیتھ نے تیز لہجے میں کہا تو مارتھم نے تفصیل بتانا شروع کر دی کہ اس کا آدمی عام لباس میں گھاٹ پر موجود تھا کہ لانچ وہاں پہنچی اور لانچ کے کپتان نے فیول خریدنے کی بات کی ۔ چنانچہ میرا آدمی انہیں لے کر فیول بھرنے والی جگہ پر لے آیا ۔ پھر اچانک اس نے گیس بم لانچ میں فائر کر دیا اور وہ سب پلک جھپکنے میں بے ہوش ہو گئے تو ہم نے انہیں اٹھا کر گارڈ روم میں فرش پر ڈال کر ان کے ہاتھ پیر اچھی طرح باندھ دیئے اور وہاں دو آدمی نگرانی پر موجود ہیں اور میں آپ کے استقبال کے لئے یہاں موجود ہوں"...... مارتھم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ۔ ان کی لانچ کہاں ہے"...... گارمیتھ نے پوچھا۔

"وہ گھاٹ پر موجود ہے جناب ۔ اس کے اصل کپتان کو انہوں نے بے ہوش کر کے نیچے کیبن میں باندھ رکھا تھا ۔ ہم نے اسے ہوش میں لانے کی بجائے اسی طرح بے ہوش رکھا ہوا ہے تاکہ آپ اگر اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہیں تو کر لیں"...... مارتھم نے کہا۔

"ہنری"...... گارمیتھ نے اپنے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"میک اپ واشر لے کر اس جگہ پہنچو جہاں یہ لوگ بے ہوش

پڑے ہوئے ہیں اور ان کے میک اپ واش کرو۔ میں اس لانچ کے کپتان سے بات کر کے وہاں پہنچ رہا ہوں"...... گارمیتھ نے ہنری سے کہا۔

"یس سر"...... ہنری نے جواب دیا۔

"آؤ مارتھم۔ کہاں ہے وہ لانچ کا کپتان"...... گارمیتھ نے کہا تو مارتھم اسے گھاٹ پر لے آیا۔ یہاں ایک سائیڈ پر ایک بڑی سی جدید لانچ موجود تھی جس پر ماریانا لکھا ہوا تھا۔ وہاں دو کوسٹ گارڈز بھی موجود تھے۔

"کہاں ہے وہ"...... گارمیتھ نے لانچ میں پہنچتے ہوئے کہا تو کوسٹ گارڈز نے اسے سلام کیا۔

"نیچے کیبن میں ہیں جناب۔ آیئے"...... مارتھم نے کہا اور پھر وہ دونوں نیچے کیبن میں پہنچ گئے۔ وہاں ایک کرسی پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... گارمیتھ نے کہا تو مارتھم نے آگے بڑھ کر اس آدمی کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چار پانچ تھپڑوں کے بعد وہ آدمی کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... گارمیتھ نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ مم۔ مم۔ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نام بتاؤ ورنہ"...... گارمیتھ نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ میرا نام کاسپ ہے جناب۔ میں ماریانا لانچ کا کپتان ہوں"...... کاسپ نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے کوسٹ گارڈز کا کیپٹن مارتھم وہاں موجود تھا اور اس کی یونیفارم کو کاسپ اچھی طرح پہچانتا تھا۔

"تمہیں کس نے یہاں کیبن میں بے ہوش کر کے رکھا ہوا تھا"...... گارمیتھ نے کہا۔

"جناب۔ کران آئی لینڈ جانے کے لئے لانچ بک کرائی گئی۔ میں ایک ذاتی کام کی وجہ سے گیا ہوا تھا۔ ایک گھنٹے بعد میں واپس آیا تو انہیں بلوا لیا گیا اور انہیں لانچ میں سوار کر کے میں کران آئی لینڈ جا رہا تھا کہ اچانک راستے میں ٹرانسمیٹر کال آ گئی۔ یہ ٹرانسمیٹر ایک آدمی کی جیب میں تھا۔ اس نے کال سننا شروع کر دی جناب۔ ایک آدمی گارمیتھ بول رہا تھا اور دوسرا آدمی مارک۔ جب کال ختم ہو گئی تو انہوں نے مجھے کہا کہ روز ٹاپو پر ان کے دشمن موجود ہیں اور وہ ان سے بچ کر کران آئی لینڈ پہنچنا چاہتے ہیں۔ میں نے ذاتی لالچ کی وجہ سے انہیں سرکنڈوں والا راستہ بتا دیا اور یہ بھی بتا دیا کہ ہم سرکنڈوں والے ذخیرے کو کراس کر کے موساگ پہنچیں گے اور پھر وہاں سے فیول ڈلوا کر اور چکر کاٹ کر کران آئی لینڈ پہنچیں گے۔ وہ تیار ہو گئے۔ میں نے ان سے پیشگی رقم مانگی تو انہوں نے اچانک میری گردن پکڑ کر مجھے اچھال دیا اور میں بے ہوش ہو گیا۔ اب مجھے

ہوش آیا ہے جناب"...... کاسپ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

"ہونہہ ۔ تو اس طرح انہیں معلوم ہو گیا کہ میں روز ٹاپو پر
موجود ہوں"...... گارمیتھ نے کہا۔

"اوہ ۔ آپ ۔ آپ"...... کاسپ نے چونک کر کہا۔

"ہاں ۔ میرا نام گارمیتھ ہے اور میں ایف ایجنسی کا چیف ایجنٹ
ہوں اور وہ لوگ دشمن ایجنٹ تھے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"جناب ۔ میں تو بے گناہ ہوں جناب"...... کاسپ نے فوراً ہی
منت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ ملک دشمن ایجنٹوں اور سرکاری ایف
ایجنسی کا نام سنتے ہی اسے احساس ہو گیا تھا کہ وہ کسی بڑے چکر میں
پھنس گیا ہے۔

"ہونہہ ۔ ٹھیک ہے ۔ تم لانچ لے کر واپس جا سکتے ہو ۔ اسے
جانے دو کیپٹن مارتھم"...... گارمیتھ نے کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن مارتھم نے کہا۔

"آپ کا شکریہ جناب"...... کاسپ نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا
اور پھر وہ ان کے پیچھے اوپر عرشے پر آ گیا ۔ مارتھم کے حکم پر وہاں موجود
دونوں کوسٹ گارڈز بھی ساحل پر چلے گئے اور کاسپ نے لانچ کھولی
اور اسے سٹارٹ کر کے پیچھے لے جانے لگا جبکہ گارمیتھ مارتھم کی
رہنمائی میں گارڈز روم کی طرف بڑھ گیا ۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس
کے فرش پر دو عورتیں اور چار مرد ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش

پڑے ہوئے تھے ۔ ان سب کے ہاتھ اور پیر رسیوں سے بندھے ہوئے
تھے جبکہ دو کوسٹ گارڈز اور گارمیتھ کے چار ساتھی اس کمرے میں
موجود تھے ۔ ایک طرف میک اپ واشر پڑا ہوا تھا۔

"کیا ہوا ہنری ۔ میک اپ واش نہیں کئے ان کے تم نے"۔
گارمیتھ نے سخت لہجے میں ہنری سے کہا۔

"جناب ۔ چیکنگ کی ہے ۔ ان میں سے کوئی بھی میک اپ میں
نہیں ہے"...... ہنری نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ یہ سب ایشیائی ہیں ۔ میرے سامنے چیک
کرو"...... گارمیتھ نے چونک کر کہا۔

"یس سر"...... ہنری نے کہا اور پھر اس نے باری باری سب کا
میک اپ چیک کرنا شروع کر دیا لیکن بے سود ۔ ان کے چہرے
ویسے ہی رہے جیسے پہلے تھے۔

"یہ کیسے ممکن ہے ۔ یہ تو سپیشل میک اپ واشر ہے"۔ گارمیتھ
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرسیاں منگواؤ اور انہیں کرسیوں پر بٹھا دو اور مجھے بھی کرسی لا
دو"...... گارمیتھ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو کیپٹن
مارتھم نے اپنے آدمیوں کو ہدایات دینا شروع کر دیں ۔ تھوڑی دیر
بعد وہاں کرسیاں لائی گئیں اور تمام بے ہوش پڑے ہوئے افراد کو
اٹھا کر کرسیوں پر ڈال دیا گیا جبکہ ایک کرسی سامنے رکھی گئی اور
گارمیتھ اس پر بیٹھ گیا ۔ وہ اب غور سے ان سب کو دیکھ رہا تھا ۔ پھر

ایک عورت کو اس نے پہچان لیا جس نے اچانک زنجیریں کھول لی تھیں اور پھر انتہائی خوفناک انداز میں لڑتے ہوئے نہ صرف اس کے دو آدمیوں کو ہلاک کر دیا تھا بلکہ گارمیتھ کو بھی وہاں سے بھاگنے پر مجبور ہونا پڑا تھا اور جوڈی بھی اس کے ہاتھوں ہلاک ہو گئی تھی۔

"انہیں کس گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے۔ اس کا اینٹی کہاں ہے"...... گارمیتھ نے کہا تو مارتھم نے جیب سے ایک شیشی نکال کر گارمیتھ کی طرف بڑھا دی۔

"اور رسیاں ہیں یہاں"...... گارمیتھ نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"یس سر۔ منگوانی پڑیں گی"...... مارتھم نے جواب دیا۔

"منگواؤ اور ان سب کو کرسیوں کے ساتھ رسیوں سے باندھ دو یہ خطرناک ایجنٹ ہیں"...... گارمیتھ نے کہا۔

"یس سر"...... مارتھم نے کہا اور پھر اپنے آدمیوں کو ہدایات دینے لگا۔ اس کے آدمی تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گئے۔

"ان کی تلاشی لی ہے"...... گارمیتھ نے پوچھا۔

"یس سر۔ ان سب کی جیبوں میں صرف مشین پسٹلز موجود تھے یا کرنسی اور کاغذات تھے اور کچھ نہیں تھا"...... مارتھم نے جواب دیا تو گارمیتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی ہدایات پر عمل کر دیا اور ان سب کو رسیوں کی مدد سے کرسیوں پر باندھ دیا گیا ان کے ہاتھ اور پیر تو پہلے ہی بندھے ہوئے تھے۔

"اب تم اپنے آدمیوں سمیت جا سکتے ہو۔ یہاں میرے آدمی موجود ہیں۔ وہ خود ہی کنٹرول کر لیں گے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"یس سر"...... مارتھم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ اپنے دونوں آدمیوں سمیت باہر چلا گیا۔

"ہنری۔ ان سب کو ہوش میں لے آؤ اور تم سب نے اب پوری طرح ہوشیار رہنا ہے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"یس سر"...... ہنری نے کہا اور شیشی لے کر وہ کرسیوں سے بندھے ہوئے آدمیوں کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اسے یوں محسوس ہوتا رہا جیسے اس کے ذہن پر غنودگی سی چھائی ہوئی ہے لیکن پھر اس کا شعور پوری طرح بیدار ہو گیا۔ اس کے ذہن پر بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات کسی فلمی مناظر کی طرح گھوم گئے کہ فیول بھرنے والے نے اچانک کوئی چیز لانچ میں پھینک دی تھی اور اس کا ذہن تاریک ہو گیا تھا۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ وہ ایک بڑے کمرے میں کرسی پر رسی سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ بھی اس کی پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ اس کے سارے ساتھی ارد گرد کرسیوں پر بندھے ہوئے موجود تھے۔ البتہ ان سب کا میک اپ وہی تھی جو عمران نے کیا تھا۔ سامنے ایک کرسی پر لحیم شحیم اور ورزشی جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا جبکہ ایک آدمی سب سے آخر میں بیٹھی ہوئی صالحہ کی ناک سے شیشی لگائے ہوئے تھا۔

"تمہیں سب سے پہلے ہوش آیا ہے۔ کیا نام ہے تمہارا"۔ سامنے بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے۔ تم کون اور ہمیں یہاں کیوں باندھ رکھا ہے تم نے۔ ہم تو سیاح ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا خیال تھا کہ تم روز ناپو سے بچ کر نکل جاؤ گے۔ لانچ کپتان نے بتا دیا ہے کہ تم نے میری اور مارک کے درمیان ٹرانسمیٹر کال کیچ کر کے سن لی تھی"...... سامنے بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ گارمیتھ ہے۔

"میں نے تمہارا نام پوچھا تھا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ البتہ اس کے ہاتھ عقب میں رسیاں کاٹنے میں مصروف تھے۔

"میرا نام گارمیتھ ہے"...... سامنے بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا۔

"لیکن ہم تو سیاح ہیں۔ ہمارے پاس ٹرانسمیٹر کہاں سے آیا۔ ہم تو سرکنڈوں کے ذخیرے کو کراس صرف ایڈونچر کے لئے کرنا چاہتے تھے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے کہ تمہارے میک اپ واش نہیں ہو سکے لیکن مجھے مکمل یقین ہے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہو کیونکہ میں اس لڑکی کو پہچان گیا ہوں۔ اس نے جوڈی کو ہلاک کیا تھا اور سیاح اس انداز میں نہیں لڑا کرتے"...... گارمیتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ عمران کے سارے ساتھی اس دوران ہوش میں آ چکے تھے

لیکن وہ سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے جبکہ عمران نے اپنے ہاتھوں کی رسیاں کاٹ لی تھیں اور اب اس کے دونوں ہاتھ کرسی کی عقبی طرف موجود خلا میں سے باہر نکل کر کرسی کے گرد موجود رسیاں بلیڈوں سے کاٹنے میں مصروف تھے ۔ کرسی کی پشت ڈائننگ چیئرز کے انداز میں تھی ۔ صرف اوپر سے نیچے تک تین کم چوڑائی کی لکڑیاں لگی ہوئی تھیں جن کے درمیان اتنا خلا موجود تھا کہ عمران کا ہاتھ آسانی سے باہر نکل گیا تھا ۔ گو اس نے دیکھ لیا تھا کہ اس کے دونوں پیر بھی بندھے ہوئے ہیں لیکن اسے اس کی پرواہ نہ تھی۔

" تمہیں یقیناً کوئی بڑی غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر گارمیتھ ۔ تم بے شک ہمارے کاغذات چیک کرا لو ۔ ہمارے بارے میں پوری تسلی کرو ۔ جہاں تک ہماری کسی ساتھی لڑکی کے بارے میں تم بات کر رہے ہو تو تمہیں اس معاملے میں بھی غلطی ہو رہی ہے ۔ ہم سیاح ہیں اور سیاحت کی وجہ سے ہم میں وہ اعتماد موجود ہے جو عام آدمی میں نہیں ہوتا ورنہ ہمارا لڑائی بھڑائی سے کیا تعلق"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر تم میرے مطلوبہ آدمی نہیں ہو تو پھر تمہیں مزید وقت دینا حماقت ہے ۔ پھر کیوں نہ تمہیں گولی مار دی جائے"...... گارمیتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آخر تم ہم سے چاہتے کیا ہو"...... عمران نے کہا۔

" تم اپنی اصلیت بتا دو ۔ ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ

دوں"...... گارمیتھ نے کہا۔

" ہمارے کاغذات تمہارے پاس ہیں اور تم نے ہمارے چہرے بھی چیک کرا لئے ہیں ۔ اگر ہم ایشیائی ہوتے تو اب تک تمہیں معلوم ہو چکا ہوتا ۔ تم آخر کیوں ہمارے پیچھے پڑ گئے ہو"...... عمران نے اس بار قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اوکے ۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ تمہیں میں واپس اتھانیز لے جاؤں"...... گارمیتھ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ہنری ان کا خیال رکھنا ۔ اگر یہ کوئی غلط حرکت کریں تو بے شک گولی مار دینا ۔ میں آ رہا ہوں"...... گارمیتھ نے اپنے ایک آدمی سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

" آپ لوگوں کا تعلق کیا کسی سرکاری ایجنسی سے ہے"۔ عمران نے ہنری سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں ۔ ہمارا تعلق ایف ایجنسی سے ہے"...... ہنری نے جواب دیا۔

" گارمیتھ کا کیا عہدہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" یہ چیف ایجنٹ ہیں"...... ہنری نے جواب دیا تو عمران سر ہلا کر خاموش ہو گیا ۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب موجودہ پوزیشن میں اسے کیا کرنا چاہئے ۔ رسیاں وہ اس حد تک کاٹ چکا تھا کہ ایک زور دار جھٹکے سے رسیاں ٹوٹ کر نیچے گر سکتی تھیں لیکن ایک تو اس کے پیر بندھے ہوئے تھے اور دوسرے سامنے چار مسلح اور تربیت یافتہ افراد

موجود تھے اور درمیان کا فاصلہ اتنا تھا کہ وہ جب تک ان تک پہنچتا اسے آسانی سے گولیوں سے بھون دیا جاتا لیکن اسے یہ بھی معلوم تھا کہ گارمیتھ اور آدمیوں کو لے کر آئے گا اور جب اسے معلوم ہو گا کہ عمران نے رسیاں کاٹ لی ہیں تو پھر وہ کنفرم ہو جائے گا اور اس کے بعد ظاہر ہے کہ وہ ان کا قتل عام کرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا ابھی چونکہ میک اپ صاف نہ ہونے کی وجہ سے وہ کنفرم نہیں ہو رہا تھا اس لئے وہ انہیں اتھانیز لے جانا چاہتا تھا تاکہ وہ ان کے بارے میں کنفرم ہو سکے۔

" مسٹر ہنری ۔ کیا تم ایف 6 ایجنسی کے نک کو جانتے ہو" ۔ اچانک عمران نے کہا تو ہنری بے اختیار چونک پڑا۔

" ہاں ۔ مگر تم اسے کیسے جانتے ہو"...... ہنری نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرے قریب آکر ایک بات سن لو ۔ ڈرو نہیں ۔ میں تو بندھا ہوا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" کیا بات ہے ۔ ایسے ہی بتا دو"...... ہنری نے چونک کر کہا۔

" تمہارا عہدہ ایف 6 ایجنسی میں بڑھ سکتا ہے ۔ ڈر کیوں رہے ہو ۔ پھر اپنے ساتھیوں کو باہر بھیج دو اور میری بات سن لو ۔ اس میں تمہارا بھی فائدہ ہے اور ہمارا بھی"...... عمران نے کہا۔

" بولو ۔ کیا بات ہے"...... ہنری نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" اور قریب آجاؤ ۔ ڈرو نہیں"...... عمران نے کہا تو ہنری اس

کے بالکل قریب آگیا۔ مشین گن اس کے ہاتھوں میں تھی کہ اچانک عمران ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر اس سے پہلے ہنری سنبھلتا وہ چیختا ہوا کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا اپنے تینوں ساتھیوں پر جا گرا جو اکٹھے ہی دروازے کے قریب کھڑے تھے جبکہ مشین گن عمران کے ہاتھ میں آگئی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ چاروں اٹھتے مشین گن کی تڑتڑاہٹ سے کمرہ گونج اٹھا اور اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے چاروں چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے ۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اپنے پیروں پر جھکا اور چند لمحوں بعد جب وہ سیدھا ہوا تو اس کے پیر آزاد ہو چکے تھے ۔ وہ دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ ہنری اور اس کے ساتھیوں کی اسے پرواہ نہ تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ گولیوں نے ان کے سینے چھلنی کر دیئے ہوں گے ۔ وہ دروازے کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا لیکن باہر کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی ۔ وہ تیزی سے مڑا اور باہر آگیا ۔ یہ ایک برآمدہ تھا ۔ باہر کھلا میدان تھا اور دور گھاٹ نظر آ رہا تھا ۔ وہاں آدمی موجود تھے اور عمران سمجھ گیا کہ اتنے فاصلے پر فائرنگ کی آوازیں نہ پہنچی ہوں گی ۔ وہ تیزی سے واپس کمرے میں آیا اور اس نے دروازہ بند کر کے اندر سے کنڈی لگا دی اور پھر اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد اس کے سب ساتھی رسیوں سے آزاد ہو چکے تھے ۔ عمران نے ان کے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسیاں کھول دی تھیں اور پھر پیروں میں بندھی ہوئی رسیاں انہوں نے خود کھول لیں۔

" ان کی جیبوں میں مشین پسٹلز بھی ہوں گے وہ سب لے لو اور مشین گنیں بھی ۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں یہاں فل آپریشن کرنا پڑے "...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر سب تیزی سے حرکت میں آ گئے ۔ عمران نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے باہر آ گئے ۔ اسی لمحے انہیں سائیڈ سے افراد کے بولنے کی آوازیں سنائی دیں اور وہ سب تیزی سے سائیڈ پر موجود ستونوں کی اوٹ لینے لگے ۔ چند لمحوں بعد سائیڈ سے گارمیتھ برآمدے کی طرف بڑھتا دکھائی دیا ۔ اس کے پیچھے چار آدمی تھے جنہوں نے سٹریچر اٹھائے ہوئے تھے ۔ گارمیتھ تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدہ کراس کر کے راہداری کی طرف بڑھ رہا تھا کہ اچانک عمران نے اس پر حملہ کر دیا اور پھر اس سے پہلے کہ گارمیتھ سنبھلتا وہ ہوا میں اڑتا ہوا قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے برآمدے کے فرش پر جا گرا ۔ عمران نے مخصوص انداز میں اسے فضا میں گھما کر نیچے پھینکا تھا اور عمران کے حملہ آور ہوتے ہی اس کے باقی ساتھی ان سٹریچر برداروں پر ٹوٹ پڑے ۔ وہ چاروں چند لمحوں بعد اپنی گردنیں تڑوا چکے تھے ۔ البتہ دونوں سٹریچر دھماکے سے نیچے گر گئے تھے۔

" میں اسے اندر لے کر جا رہا ہوں ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کران آئی لینڈ پر موجود لیبارٹری کے بارے میں جانتا ہو ۔ تم سب اس جزیرے پر جا کر آپریشن کرو ۔ کسی کو زندہ چھوڑنے کی ضرورت نہیں "۔ عمران نے کہا اور جھک کر ایک ہاتھ فرش پر پڑے ہوئے گارمیتھ کی

گردن پر اور دوسرا ہاتھ کاندھے پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور اس کے ساتھی تیزی سے برآمدے سے نکل کر سائیڈ کی طرف دوڑتے چلے گئے ۔ اندر سے بھی انہیں مشین گنیں مل گئی تھیں اور یہاں بھی ان چاروں کے پاس مشین گنیں موجود تھیں اس لئے اب ان کے پاس اسلحے کی کمی نہ تھی ۔ عمران نے گارمیتھ کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اسے لے کر کمرے میں آ گیا جہاں انہیں کرسیوں پر باندھا گیا تھا ۔ اس نے ایک کرسی پر گارمیتھ کو ڈالا اور پھر رسیاں اٹھا کر اس نے گارمیتھ کو اس انداز میں باندھ دیا کہ وہ کسی صورت بھی اپنے آپ کو آزاد نہ کرا سکے اس کے بعد اس نے گارمیتھ کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا ۔ چند لمحوں بعد جب گارمیتھ کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ اٹھائے اور سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا ۔ اس کی نظریں گارمیتھ پر جمی ہوئی تھیں ۔ اسے معلوم تھا کہ اس گارمیتھ نے پاکیشیا میں ڈاکٹر یوسف کو ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ ٹائیگر کے سینے میں برسٹ مارا تھا اور یہ تو ٹائیگر کی قسمت تھی کہ وہ بچ گیا ورنہ گارمیتھ اپنی طرف سے اسے ہلاک کر چکا تھا ۔ چند لمحوں بعد گارمیتھ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

" یہ ۔ یہ ۔ کیا مطلب ۔ تم تو بندھے ہوئے تھے ۔ تم کیسے آزاد ہو

گئے۔ اوہ۔ اوہ۔ میرے آدمی۔ اوہ۔ تم نے انہیں گولیاں مار دی ہیں"...... گارمیتھ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو سمجھا تھا کہ تم تک گولیوں کی آوازیں پہنچ جائیں گی۔ ویسے یہ کمرہ ساؤنڈ پروف نہ تھا پھر بھی تم نہیں آئے"...... عمران نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ گارڈ روم جزیرے کے ایک کنارے پر ہے اور میں دوسرے کنارے پر تھا۔ کاش مجھے آواز پہنچ جاتی"...... گارمیتھ نے کہا۔

"بہرحال اب سن لو۔ اس وقت جزیرے پر میرے ساتھیوں اور تمہارے علاوہ اور کوئی زندہ نہیں رہا"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نے سب کو ہلاک کر دیا ہے۔ کب کیسے۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... گارمیتھ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جہاں اسلحہ ہو وہاں سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ لیکن یہ تمہارے میک اپ کیوں واش نہیں ہوئے"...... گارمیتھ کو شاید اچانک خیال آگیا تھا۔

"ہم ایشیائی لوگوں کو چونکہ پسماندہ اور غیر ترقی یافتہ کہا جاتا ہے اس لئے ہمیں بڑے بڑے ترقی یافتہ ملکوں کے لوگوں سے چھپنا پڑتا

ہے اس لئے ہم نے ایسے ایسے میک اپ ایجاد کر رکھے ہیں کہ ترقی یافتہ ملکوں کے تیار کردہ میک اپ واشر انہیں واش کرنے میں ناکام رہ جاتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ میں خواہ مخواہ تمہاری شناخت کے چکر میں پڑ گیا ورنہ تمہیں بے ہوشی کے دوران ہی آسانی سے گولی ماری جا سکتی تھی"...... گارمیتھ نے کہا۔

"پھر تم کیسے فوسٹر کو یقین دلاتے کہ تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا ہے"۔ عمران نے کہا تو گارمیتھ بے اختیار چونک پڑا۔

"تم۔ تم چیف کا نام جانتے ہو"...... گارمیتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو تمہارے چیف کا شجرہ نسب بھی جانتا ہوں۔ تم اس بات کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ کران آئی لینڈ پر آنان کی لیبارٹری کا محل وقوع کیا ہے"...... عمران نے اپنے مقصد پر آتے ہوئے کہا۔

"ابھی تو تم دعویٰ کر رہے تھے کہ تم سب کچھ جانتے ہو۔ اب کیا ہوا"...... گارمیتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف کو اس لئے جانتا ہوں کہ وہ بچپن میں میرے ساتھ گلیوں میں کرکٹ کھیلا کرتا تھا۔ وہ بیٹس مین تھا اور میں باؤلر۔ نتیجہ یہ کہ ہر بار کسی نہ کسی محلے دار کی کھڑکی کا شیشہ ٹوٹ جاتا تھا۔ پھر تمہیں معلوم ہے کہ کیا ہوتا تھا۔ میں چونکہ باؤلر تھا اس لئے بال برآمد کرنا میرا کام تھا۔ میں اس مکان سے بال لینے جاتا جس کی کھڑکی کا شیشہ

ٹوٹتا تھا تو میری ایسی پٹائی ہوتی کہ کئی روز تک بیڈ پر پڑا ہائے ہائے
کرتا رہتا تھا"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور گارمیتھ ایسی
نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین آگیا ہو کہ عمران کا
ذہنی توازن خراب ہے۔

"میری سمجھ میں تمہاری ٹائپ نہیں آئی"...... گارمیتھ نے کہا۔

"تمہارے چیف کی سمجھ میں بھی نہیں آئی۔ تمہاری سمجھ میں
کہاں سے آسکتی ہے۔ بہرحال میں نے لیبارٹری کے بارے میں پوچھا
تھا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے واقعی معلوم نہیں ہے لیبارٹری کہاں ہے اور نہ ہی چیف
کو اس کا علم ہے"...... گارمیتھ نے سادہ سے لہجے میں کہا تو عمران
اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"پھر تو تمہیں زندہ رکھنا فضول ہے۔ تم نے پاکیشیا میں ڈاکٹر
یوسف اور اس کے ساتھیوں کو انتہائی بے دردی سے ہلاک کیا۔
میرے شاگرد کو تم نے کوٹھی میں جب وہ ڈاکٹر یوسف کے پارٹنر
ڈاکٹر رابرٹ سائنس دان کو اغوا کر کے لے گیا تھا پورا برسٹ مارا تھا
جس سے وہ بچ تو گیا لیکن ابھی تک ہسپتال میں پڑا ہوا ہے اس لئے
تمہاری موت پر مجھے کوئی افسوس نہ ہو گا"...... عمران نے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین
پسٹل نکال لیا۔ یہ مشین پسٹل اس نے فرش پر سے اٹھا کر پہلے ہی
جیب میں ڈال لیا تھا۔

"ہاں۔ تم مجھے گولی مار سکتے ہو کیونکہ میں بندھا ہوا اور بے بس
ہوں"...... گارمیتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس سے تمہیں کیا فرق پڑتا ہے۔ تمہاری روح نے نکلنا ہے۔
نکل جائے گی"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"میں تمہیں ایک آفر کرتا ہوں۔ تم مجھے کھول دو اور پھر بے
شک مجھے گولی مار دینا۔ میں تمہیں اس لیبارٹری کے بارے میں
ایک ٹپ دے سکتا ہوں"...... گارمیتھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے"۔
عمران نے جواب دیا۔

"ڈی ایس سی۔ کیا مطلب۔ کیا تم سائنس دان ہو"۔ گارمیتھ
نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں صرف سائنس کا طالب علم ہوں۔ تم ٹپ دے رہے تھے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے کھول دو۔ پھر میں تمہیں ٹپ دوں گا"...... گارمیتھ نے
کہا۔

"نہیں۔ تم نے مجھے جو ٹپ دینی ہے پہلے میں اسے کنفرم کروں
گا ورنہ اگر تم ہلاک ہو گئے اور ٹپ کنفرم نہ ہوئی تو پھر کیا ہو

گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ٹپ کنفرم ہونے کے باوجود تم نے مجھے نہ کھولا تو پھر"...... گارمیتھ نے کہا۔

"میرا وعدہ کہ نہ صرف تمہیں کھول دوں گا بلکہ تمہیں لڑنے کا پورا موقع ملے گا۔ مجھے معلوم ہے کہ ایف ٦ ایجنسی کا نام فائٹر ٦ ایجنسی ہے اور اس ٦ ایجنسی میں شامل ہونے والوں کو مارشل آرٹ میں بے پناہ مہارت حاصل کرنا ضروری ہوتی ہے اور تم تو چیف ہو اس لئے تم یقیناً مارشل آرٹ کے بھی ماہر ہو گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر اعتماد ہے۔ یہ لیبارٹری یقیناً کران آئی لینڈ میں ہے لیکن اس کے بارے میں ایک آدمی یقیناً جانتا ہے اور یہ آدمی اس لیبارٹری میں سامان سپلائی کرتا ہے اور اس کا نام جانسن ہے اور وائٹ سٹار انٹرپرائز کے نام سے سائنسی سامان سپلائی کرنے والی باقاعدہ کمپنی ہے جس کا ہیڈ کوارٹر اتھانیز میں ہے لیکن اس کی برانچ کران آئی لینڈ میں بھی ہے اور جانسن کران آئی لینڈ میں اس کا سربراہ ہے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"لیکن تمہاری یہ ٹپ کنفرم کیسے ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"جانسن میرا کلاس فیلو بھی ہے اور دور کا رشتہ دار بھی۔ میں نے اسے اس کمپنی میں لگوایا تھا۔ تم فون پر میری بات کرا دو تو تم کنفرم ہو جاؤ گے"...... گارمیتھ نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"یہاں سے کران آئی لینڈ کا رابطہ نمبر کہاں سے معلوم ہو گا اور جانسن کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"رابطہ نمبر روز ٹاپو والوں کو معلوم ہو گا کیونکہ اس جزیرے کا رابطہ ٹاور ہے۔ تم ون تو تھری نمبر پریس کرو تو روز ٹاپو سے رابطہ ہو جائے گا"...... گارمیتھ نے کہا تو عمران اٹھا اور اس نے ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کو اٹھا کر گارمیتھ کی کرسی کے قریب رکھ کر اس کا رسیور اٹھایا اور تین نمبر پریس کر کے اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے رسیور گارمیتھ کے کان سے لگا دیا۔

"ہیلو۔ روز ٹاپو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گارمیتھ بول رہا ہوں۔ کیپٹن ناتھن سے بات کراؤ"۔ گارمیتھ نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کیپٹن ناتھن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"گارمیتھ بول رہا ہوں"...... گارمیتھ نے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں کران آئی لینڈ فون کرنا چاہتا ہوں۔ وہاں کا رابطہ نمبر کیا ہے"...... گارمیتھ نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے"...... گارمیتھ نے کہا تو عمران نے رسیور ہٹایا اور ساتھ

ہی کریڈل دبا کر اس نے رابطہ نمبر ملایا اور پھر جو نمبر پہلے گارمیتھ نے بتائے تھے پریس کر دیئے ۔ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی پریسڈ تھا ۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی ۔ عمران نے رسیور دوبارہ گارمیتھ کے کان سے لگا دیا۔

" یس ۔ جانسن بول رہا ہوں "...... رسیور اٹھائے جانے کی آواز کے ساتھ ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" گارمیتھ بول رہا ہوں جانسن "...... گارمیتھ نے کہا۔

" اوہ ۔ تم کہاں سے بول رہے ہو ۔ بڑے عرصے بعد فون کیا ہے تم نے "...... دوسری طرف سے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

" تمہیں معلوم تو ہے کہ میں ایجنسی کے کاموں میں پھنسا ہوا ہوں ۔ تم سناؤ ۔ اتھانیز آتے ہی نہیں تم "...... گارمیتھ نے کہا۔

" ان دنوں کران آئی لینڈ میں پوری دنیا کا حسن اکٹھا ہوتا ہے اس لئے یہاں سے باہر جانے کو دل ہی نہیں چاہتا ۔ تم بھی آ جاؤ "...... جانسن نے کہا۔

" آ جاؤں گا ۔ پہلے یہ بتاؤ کہ وہ لیبارٹری کو سپلائی جاری ہے یا نہیں "...... گارمیتھ نے کہا۔

" ہاں جاری ہے ۔ کیوں ۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو "...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" ایک بار میں نے چیف کی فون پر سپیشل سیکرٹری سے ہونے والی بات چیت سنی تھی ۔ وہ سپلائی کے بارے میں ہی بات کر رہے

تھے ۔ میں نے سوچا کہ تم سے پوچھ لوں ۔ کوئی گڑبڑ ہو تو میں چیف کو کہہ دوں "...... گارمیتھ نے کہا۔

" نہیں ۔ کوئی گڑبڑ نہیں ہے ۔ سب ٹھیک ہے "...... جانسن نے کہا۔

" اوکے ۔ میں جلد ہی آؤں گا ۔ پھر باتیں ہوں گی "...... گارمیتھ نے کہا تو عمران نے رسیور اس کے کان سے ہٹا کر کریڈل پر رکھ دیا۔

" اب تم کنفرم ہو گئے ہو ۔ اب مجھے چھوڑ دو "۔ گارمیتھ نے کہا۔

" ہاں واقعی ۔ میں کنفرم ہو گیا ہوں ۔ میرے ساتھی آ جائیں پھر تم آزاد ہو جاؤ گے "...... عمران نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا ۔ اس کے ساتھی ابھی تک واپس نہیں آئے تھے اس لئے عمران کو پریشانی ہونے لگ گئی تھی لیکن اسی لمحے صفدر اندر داخل ہوا۔

" کیا ہوا "...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" سب اوکے ہے ۔ چونکہ خاصے لوگ تھے اور بکھرے ہوئے تھے اس لئے انہیں کور کرنے میں وقت لگ گیا "...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ کوئی لانچ تیار کر لی ہے کران آئی لینڈ جانے کے لئے "...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ ایک لانچ تیار ہے ۔ اس میں فیول بھی فل کرا لیا ہے "۔ صفدر نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ گارمیتھ کو کھول دو ۔ میں اس سے وعدہ کر چکا

ہوں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گارمیتھ کو دعویٰ ہے کہ وہ مارشل آرٹ کا ماہر ہے۔ اس نے مجھے لیبارٹری کی ٹپ دی ہے اور میں نے اسے کنفرم بھی کر لیا ہے اور ہمارے درمیان یہ طے ہوا تھا کہ گارمیتھ کو نہ صرف کھول دیا جائے گا بلکہ اسے پوری طرح لڑنے کا موقع بھی دیا جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... صفدر نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے کرسی کی پشت پر جا کر رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔

"گارمیتھ۔ اطمینان سے باہر آجاؤ۔ تمہیں اس وقت تک گولی نہیں ماری جائے گی جب تک تم اپنی شکست تسلیم نہ کر لو گے"۔ عمران نے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر آگیا۔ برآمدے سے ہوتا ہوا وہ باہر آکر رک گیا۔ تھوڑی دیر بعد گارمیتھ بھی باہر آگیا۔ اس کے پیچھے صفدر تھا۔

"کہاں ہیں ساتھی"...... عمران نے صفدر سے پوچھا۔

"ادھر گھاٹ پر ہیں"...... صفدر نے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"آؤ گارمیتھ"...... عمران نے کہا اور گھاٹ کی طرف تیزی سے بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں گھاٹ پر پہنچ گئے۔ وہاں عمران کے ساتھی موجود تھے اور ان کے علاوہ جزیرے پر اور کوئی آدمی نظر نہ آرہا

تھا۔ تمام ساتھی حیرت بھری نظروں سے گارمیتھ کو دیکھ رہے تھے جو آزاد ہو کر بڑے اطمینان سے عمران اور صفدر کے ساتھ آرہا تھا۔

"یہ گارمیتھ کو کیوں چھوڑا ہے تم نے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے وہ ساری باتیں دوہرا دیں جو وہ پہلے صفدر کو بتا چکا تھا۔

"یہ پہلے بھی بچ کر نکل گیا تھا لیکن اب بچ کر نہ جا سکے گا"۔ جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ نہیں جولیا۔ میں وعدہ کر چکا ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن"...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو گارمیتھ۔ اب بتاؤ کہ تمہارا کیا پروگرام ہے"۔ عمران نے گارمیتھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم سب مل کر میرے ساتھ لڑ لو۔ اگر تم مجھے شکست دے سکو تو مجھے گولی مار دینا اور اگر میں نے تمہاری گردنیں توڑ دیں تو پھر میں خود ہی یہاں سے چلا جاؤں گا"...... گارمیتھ نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ شو۔ تمہارا اعتماد واقعی قابل تعریف ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میرے پاس تماشہ دیکھنے کا وقت نہیں ہے اس لئے ہم تمہیں یہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ تم سے اگر پھر ٹکراؤ ہوا تو پھر دیکھا جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"تو تم مجھ سے لڑنے سے کترا رہے ہو"...... گارمیتھ نے بُرا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران ۔ تم پیچھے ہٹ جاؤ ۔ میں اس سورما کی گردن توڑ دیتا ہوں"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں ۔ یہ فائر ایجنسی کا چیف ایجنٹ ضرور ہے لیکن بڑا فائٹر بھی نہیں ہے کہ تم اس سے لڑتے پھرو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ گارمیتھ کی طرف مڑا۔

"گارمیتھ ۔ میں تمہارا شوق پورا کر دیتا ہوں ۔ آؤ ادھر آ جاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

"ٹھیک ہے ۔ تم آ جاؤ"...... گارمیتھ نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

"تم سب دور ہٹ جاؤ تاکہ گارمیتھ کو کسی رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑے"...... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر جیسے ہی اس کا فقرہ مکمل ہوا عمران کا جسم کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھوما اور دوسرے لمحے گارمیتھ چیختا ہوا اچھل کر نیچے جا گرا ۔ اس کی کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور ضرب نے اسے نیچے گرنے پر مجبور کر دیا تھا ۔ گرتے ہی اس نے واقعی بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی لات اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے حرکت میں آئی اور ٹھیک اس جگہ اس کے بوٹ کی ٹو پوری قوت سے پڑی جہاں اس نے مڑی ہوئی انگلی سے ضرب لگائی تھی اور اس کے ساتھ ہی

گارمیتھ کا جسم یکلخت سیدھا ہوتا چلا گیا ۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"صفدر ۔ اسے اٹھا کر لے جاؤ اور اسی کمرے میں ڈال دو ۔ البتہ یہاں فون کی تار توڑ دینا اور تنویر تم یہاں جتنی بھی لانچیں موجود ہیں سب کے انجن فائر کر کے تباہ کر دو ۔ صرف وہی لانچ رہنے دینا جس پر ہم نے کران آئی لینڈ جانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اسے زندہ کیوں چھوڑ رہے ہو ۔ اسے گولی مار دو"...... جولیا نے کہا۔

"یہ اچھا لڑاکا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ یہ لڑے بغیر ہلاک ہو جائے اور ابھی ہمارے پاس لڑنے کا وقت نہیں ہے ۔ پہلے ہم نے مشن مکمل کرنا ہے ۔ جلدی کرو ۔ جیسے میں نے کہا ہے ویسے کرو"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر گارمیتھ کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ آئے تھے جبکہ تنویر مڑ کر گھاٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"فون کی تار ضرور کاٹ دینا اور چیک کر لینا کہ کوئی ٹرانسمیٹر موجود نہ ہو"...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب لانچ میں بیٹھے کران آئی لینڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ عمران کو پہلے ہی نقشہ دیکھ چکا تھا لیکن جس لانچ پر اب وہ جا رہے تھے نقشہ اس میں بھی موجود تھا اس لئے عمران کو معلوم تھا کہ وہ اطمینان سے کران آئی لینڈ پہنچ جائیں گے۔

کران آئی لینڈ میں نک اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس کا
سیکشن کران آئی لینڈ میں اور خصوصاً گھاٹ پر پھیلا ہوا تھا۔ انہ
نے گھاٹ پر اور دوسری ایسی جگہوں پر جہاں سے بھی لانچوں
گزرنا تھا میک اپ چیک کرنے والے کیمرے نصب کئے ہوئے
ان کیمروں کی مدد سے وہ کران آئی لینڈ آنے والے ہر فرد کو با
چیک کر رہے تھے لیکن ابھی تک کسی طرف سے کوئی اطلاع نہ
تھی۔ اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو نک نے
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ نک بول رہا ہوں"...... نک نے کہا۔

"فوسٹر بول رہا ہوں نک"...... دوسری طرف سے چیف کی
سنائی دی۔

"یس باس"...... نک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ کران آئی لینڈ پہنچ چکے ہیں یا پہنچنے والے ہوں گے۔ ان کی تعداد چھ ہے۔ دو عورتیں اور چار مرد۔ یہ چھ کے چھ کارمن نژاد میک اپ میں ہیں۔ ان کا خاتمہ ہر صورت میں ہونا چاہئے"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

"چیف۔ میں تو ان کے انتظار میں ہوں لیکن وہ آ ہی نہیں رہے"...... نک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ لانچ میں موساگ سے کران آئی لینڈ پہنچ رہے ہیں۔ میرے پاس تفصیل بتانے کا وقت نہیں ہے۔ بہرحال گارمیتھ نے موساگ سے مجھے سنٹرل سپیشل ٹرانسمیٹر پر یہ اطلاع دی ہے۔ تم فوراً حرکت میں آ جاؤ۔ تفصیل بعد میں بتا دی جائے گی"...... فوسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوکے سر۔ میں خود گھاٹ پر پہنچ جاتا ہوں"...... نک نے کہا۔

"خیال رکھنا۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ تم نے کران آئی لینڈ کے چاروں طرف نگرانی کرانی ہے۔ ضروری نہیں کہ وہ گھاٹ پر ہی پہنچیں"...... فوسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر"...... نک نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو نک نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جیمز بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔

"جیمز۔ پورے سیکشن کو ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے دو کہ پاکیشیائی ایجنٹ جن کی تعداد چھ ہے جن میں دو عورتیں اور چار مرد ہیں جو کارمن میک اپ میں ہیں۔ وہ لانچ پر سوار ہو کر موساگ سے یہاں پہنچ رہے ہیں اور انہیں بتا دو کہ انہوں نے پورے کران جزیرے کے چاروں طرف نگرانی کرنی ہے۔ طاقتور دوربینیں استعمال کی جائیں اور جیسے ہی یہ لوگ ساحل پر پہنچیں ان پر فائر کھول دینا۔ ایک لمحے کا توقف بھی نہیں کرنا۔ میں گھاٹ پر جا رہا ہوں۔ زیرو فائیو ٹرانسمیٹر پر پورا گروپ مجھ سے رابطہ رکھے گا اور رپورٹیں دے گا"...... نک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو نک نے رسیور رکھا اور میز کی دراز کھول کر اس میں سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے جیب میں ڈالا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ وہ چھریرے لیکن ورزشی جسم اور درمیانے قد کا آدمی تھا اور اس کے انداز میں ایسی پھرتی اور تیزی تھی جیسے اس کے جسم میں خون کی بجائے پارہ دوڑ رہا ہو۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دوڑتی ہوئی گھاٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں یہ سوچ کر ہی دھماکے ہو رہے تھے کہ گارمیتھ نے چیف کو سنٹرل سپیشل ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی ہے۔ وہ جانتا تھا کہ ہر سیکشن چیف کی کلائی میں کھال کے اندر ایک انتہائی چھوٹا سا ٹرانسمیٹر لگایا گیا ہے تاکہ اگر اس کے

پاس ایمرجنسی کی صورت میں کوئی اور راستہ نہ ہو تو وہ اس جگہ کی کھال کاٹ کر اس میں موجود سنٹرل ٹرانسمیٹر کو جو ایک چھوٹے سے بٹن جیسا تھا استعمال کر سکے لیکن اس سنٹرل ٹرانسمیٹر کا تعلق ہیڈ کوارٹر سے تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ گارمیتھ جیسا آدمی ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے مار کھا گیا ہے اور اسے مجبوراً سنٹرل ٹرانسمیٹر استعمال کرنا پڑا ہے اور یہ بات سوچ کر اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے کہ آخر گارمیتھ کے ساتھ کیا ہوا ہو گا لیکن ظاہر ہے چیف پہلے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کرانا چاہتا تھا اور چیف کی بات ٹھیک بھی تھی کیونکہ کران آئی لینڈ میں داخل ہو جانے کے بعد ان کو ٹریس کرنا زیادہ مشکل ہو جاتا اس لئے وہ فوری طور پر خود گھاٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ گھاٹ پر پہنچ کر اس نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور وہ نیچے اترا ہی تھا کہ ایک سائیڈ پر کھڑا نوجوان تیزی سے اس کی طرف بڑھنے لگا۔

"لانچ کو چیک کر لیا ہے باس"...... اس نوجوان نے قریب آ کر کہا۔

"اوہ کیسے۔ کہاں ہے وہ"...... نک نے چونک کر کہا۔

"جیمز کی کال ملتے ہی میں نے پرانے لائٹ ہاؤس پر موجود کرسٹل کو زیرو فائیو پر کال کر کے کہہ دیا کہ وہ روز ناپو کی بجائے موساگ آئی لینڈ کی طرف سے آنے والے راستے کو چیک کرے۔ اس کے پاس کراسونا ٹیلی سکوپ ہے جس سے وہ میلوں دور سے لانچ کو چیک کر

سکتا ہے اور ابھی اس کی کال آئی ہے کہ تقریباً چار میل کے فاصلے پر ایک لانچ تیزی سے کران آئی لینڈ کی طرف آتی نظر آ رہی ہے ۔ اس پر کافی لوگ سوار ہیں "...... آنے والے نوجوان نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ مجھے خود وہاں جانا ہو گا ۔ تم یہیں ٹھہرو ۔ میں تمہیں زیرو فائیو پر احکامات دوں گا "...... نک نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ پرانے لائٹ ہاؤس کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر جا رہا تھا ۔ یہ لائٹ ہاؤس قدیم دور میں بنایا گیا تھا لیکن اب چونکہ اسے ترک کر دیا گیا تھا اس لئے وہ ویران پڑا ہوا تھا ۔ اس کی بلندی کافی تھی ۔ سیڑھیاں چڑھ کر جب نک اوپر پہنچا تو وہاں کرسٹل موجود تھا۔

"باس ۔ مجھے ٹونی نے ٹرانسمیٹر پر بتا دیا تھا کہ آپ آ رہے ہیں اس لئے میں آپ کے قدموں کی آواز سننے کے باوجود میں مطمئن بیٹھا رہا "...... کرسٹل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کراسو نا مجھے دو اور بتاؤ کہاں ہے لانچ "...... نک نے کہا تو کرسٹل نے گلے میں تسمے کے ساتھ لٹکی ہوئی خصوصی ساخت کی دوربین اتار کر نک کی طرف بڑھا دی اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ کے اشارے سے سمت بتا دی ۔ نک نے تسمہ گلے میں ڈالا اور پھر دوربین کو آنکھوں سے لگا لیا ۔ تھوڑی دیر بعد اس کا فوکس درست ہو گیا اور اسے واقعی لانچ نظر آنے لگ گئی ۔ لانچ کافی بڑی تھی اور خاصی تیز

رفتاری سے کران آئی لینڈ کی طرف بڑھ رہی تھی ۔ اس پر سوار آدمی سایوں کی طرح نظر آ رہے تھے۔

"ہاں ۔ یہی ہے ہماری مطلوبہ لانچ ۔ ورنہ موساگ کی طرف سے لانچ نہ آتی ۔ تمام لانچیں روز ناپو کی طرف سے ہی آتی ہیں "...... نک نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"باس ۔ کیوں نہ اسے سمندر میں ہی تباہ کر دیا جائے "۔ کرسٹل نے کہا۔

"کیسے "...... نک نے چونک کر کہا۔

"باس ۔ ہم بھی لانچ پر سوار ہو کر اس طرف چل پڑتے ہیں ۔ ظاہر ہے انہیں معلوم تو نہیں ہو گا کہ ہم کون ہیں اور پھر قریب آتے ہی ان پر اچانک فائر کھولا جا سکتا ہے "...... کرسٹل نے کہا۔

"نہیں ۔ اس کی رفتار خاصی تیز ہے ۔ یہ زیادہ سے زیادہ بیس پچیس منٹ تک گھاٹ پر پہنچ جائے گی اور ہم چونکہ پہلے سے تیار نہیں ہیں اور جب تک ہم تیار ہوں گے یہ لوگ یہاں پہنچ جائیں گے "...... نک نے جواب دیا۔

"تم اسے چیک کرتے رہو ۔ میں سیکشن کو ہدایات دے دوں "۔ نک نے دوربین آنکھوں سے ہٹا کر تسمہ گلے سے نکال کر کرسٹل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر نک نے جیب سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ نک بول رہا ہوں ۔ اوور "...... نک نے تیز لہجے

میں کہا۔

"یس باس۔ ٹونی بول رہا ہوں۔اوور"...... دوسری طرف سے ٹونی کی آواز سنائی دی۔

"ٹونی۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت تیار رہو۔جب یہ لانچ قریب آئے گی تو میں تمہیں الرٹ کر دوں گا اور تم نے بغیر کوئی وقفہ دیئے ان پر فائر کھول دینا ہے۔انہیں ہر صورت میں اور ہر قیمت پر ہلاک ہونا چاہئے۔اوور"...... نک نے کہا۔

"یس باس۔ہم تیار ہیں۔اوور"...... ٹونی نے جواب دیا تو نک نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر دوسرا بٹن پریس کر کے اس نے دوسری سائیڈ پر موجود اپنے آدمیوں کو ہدایات دیں۔ اس طرح اس نے جزیرے کے چاروں طرف موجود اپنے آدمیوں کو ہدایات دے کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب تو لانچ خاصی نزدیک آ گئی ہو گی"...... نک نے کرسٹل سے کہا۔

"باس۔لانچ کی رفتار پہلے سے کم ہو گئی ہے"...... کرسٹل نے جواب دیا۔

"اوہ کیوں۔کیا مطلب۔کیا کرنا چاہتے ہیں وہ"...... نک نے حیران ہو کر کہا۔

"اوہ باس۔وہ سٹار سائیڈ کی طرف بڑھ رہے ہیں"...... کرسٹل نے کہا۔

"مجھے دکھاؤ۔مجھے دو"...... نک نے کہا تو کرسٹل نے دوربین نک کو دے دی اس نے دوربین کو آنکھوں سے لگایا اور چیک کرنا شروع کر دیا۔

"ہاں۔یہ سٹار سائیڈ پر جا رہے ہیں۔ادھر نہیں آ رہے"۔نک نے چند لمحے چیک کرنے کے بعد کہا اور پھر دوربین اس نے کرسٹل کی طرف بڑھا کر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ہیلو۔نک کالنگ۔اوور"...... نک نے کہا۔

"یس باس۔رافٹ اٹنڈنگ یو۔اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رافٹ۔پاکیشیائی ایجنٹوں کی لانچ تمہاری سائیڈ پر آ رہی ہے۔ تم تیار ہو جاؤ۔جیسے ہی یہ لوگ ساحل پر اتریں ان پر فائر کھول دینا کسی کو بچ کر نہیں جانا چاہئے۔اوور"...... نک نے کہا۔

"یس باس۔ہم تیار ہیں۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کھل کر فائرنگ کرنا۔تمہاری سائیڈ ویسے ہی ویران ہے اس لئے کسی جھجک کی ضرورت نہیں۔اوور"...... نک نے کہا۔

"یس باس۔آپ بے فکر رہیں۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو نک نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے جیب میں ڈال لیا۔

"ہاں۔یہ واقعی سٹار سائیڈ پر ہی جا رہے ہیں"...... کرسٹل نے

کہا۔

"ہم وہاں تک پہنچ نہیں سکتے ورنہ میں خود وہاں جاتا۔ بہرحال اب رافٹ کا کام ہے"...... نک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"رافٹ بے حد ہوشیار آدمی ہے جناب۔ پھر وہ اکیلا نہیں ہے۔ تین آدمی ہیں"...... کرسٹل نے جواب دیا۔

"تم یہیں رکو۔ میں گھاٹ پر جا رہا ہوں"...... نک نے کہا۔

"باس۔ ابھی یہ لانچ اوٹ میں ہو جائے گی اور یہاں سے چیک نہ ہو سکے گی اس لئے اب میرا یہاں رہنا فضول ہے"...... کرسٹل نے کہا۔

"اوکے۔ تم بھی آجاؤ"...... نک نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں پرانے لائٹ ہاؤس سے نکل کر واپس گھاٹ پر پہنچ گئے۔ یہاں ٹونی اپنے دو ساتھیوں سمیت موجود تھا۔

"کیا ہوا باس۔ آپ واپس آگئے"...... ٹونی نے قریب آکر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لانچ سٹار سائیڈ پر پہنچ رہی ہے۔ اس کا رخ ادھر ہے۔ میں نے رافٹ کو الرٹ کر دیا ہے۔ اب باقی کام رافٹ کا ہے"...... نک نے کہا۔

"اوہ۔ اگر آپ حکم دیں باس تو ہم بھی وہاں پہنچ جائیں"۔ ٹونی نے کہا۔

"نہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ فاصلہ بہت زیادہ ہے۔ جب تک

تم وہاں پہنچو گے معاملہ ختم ہو چکا ہو گا۔ دوسری بات یہ کہ ہو سکتا ہے کہ یہ ڈاج دینے کے لئے ادھر جا رہے ہوں اور اچانک رخ بدل کر ادھر آ جائیں اس لئے یہاں تمہاری موجودگی ضروری ہے"۔ نک نے جواب دیا تو ٹونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہارا کوئی آدمی یہاں دوربین سے چیکنگ کر رہا ہے یا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ رخ بدل کر اچانک سٹار سائیڈ کی بجائے اس گھاٹ پر آ جائیں"...... نک نے کہا۔

"روڈی عمارت کی چھت پر موجود ہے باس۔ وہ زیرو فائیو پر اطلاع دے گا"...... ٹونی نے جواب دیا تو نک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ بار بار گھڑی دیکھ رہا تھا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کافی بے چینی محسوس کر رہا ہے اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد زیرو فائیو پر کال آنا شروع ہو گئی تو نک کے ساتھ موجود ٹونی بھی بے اختیار اچھل پڑا۔ نک نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ رافٹ کالنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے سٹار سائیڈ پر موجود رافٹ کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس۔ نک بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔ مارے گئے ایجنٹ۔ اوور"...... نک نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہاں خالی لانچ پہنچی ہے۔ اس میں کوئی آدمی سوار نہیں ہے۔ لانچ خود بخود لہروں پر تیرتی ہوئی یہاں آئی ہے۔ اوور"۔ دوسری

طرف سے کہا گیا تو نک اس طرح اچھلا جیسے اس کے پیر کے نیچے اچانک کوئی سانپ آ گیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ لانچ میں تو چھ افراد تھے۔ کہاں گئے ہو۔ کیا تم نے چیکنگ نہیں کی تھی دوربین سے۔ اوور"...... نک نے چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ نے چونکہ قطعی طور پر بتا دیا تھا کہ لانچ ادھر آ رہی ہے اس لئے ہم نے باقاعدہ مورچہ بندی کر لی تھی اور پھر لانچ تو پہنچ گئی لیکن وہ خالی تھی۔ اب ہم غوطہ خوری کا لباس پہن کر سمندر میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ وہاں کھاڑیوں میں چھپے ہوئے ہوں۔ اوور"...... رافٹ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ تم فوری انہیں تلاش کرو ہم بھی آ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"...... نک نے کہا اور پھر اس نے چیخ کر اپنے ساتھیوں کو غوطہ خوری کے لباس سمیت سٹار سائیڈ پر پہنچنے کا حکم دیا اور خود تیزی سے دوڑتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد اس کی کار آندھی اور طوفان کی طرح اڑتی ہوئی سٹار سائیڈ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ چونکہ اسے پورا جزیرہ کراس کر کے وہاں پہنچنا تھا اس لئے اسے سٹار سائیڈ پر پہنچتے پہنچتے ایک گھنٹہ لگ گیا۔ سٹار سائیڈ پر پہنچ کر اس نے کار ایک سائیڈ پر روکی۔ یہ بالکل ویران علاقہ تھا۔ یہاں درختوں کا ایک ذخیرہ ضرور تھا جو دور سے ستارے کی طرح نظر آتا تھا اس لئے اسے یہاں عام طور پر سٹار

سائیڈ کہا جاتا تھا۔ نک نے جیسے ہی کار روکی ایک لمبے قد کا آدمی تیزی سے دوڑتا ہوا اس کے قریب آیا۔ آنے والا رافٹ تھا۔

"کیا ہوا رافٹ"...... نک نے کار سے نیچے اترتے ہوئے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں باس۔ ہم نے ساری کھاڑیاں چھان ماری ہیں"۔ رافٹ نے جواب دیا۔ اسی لمحے ٹونی اور اس کے چار ساتھی بھی کار میں وہاں پہنچ گئے اور پھر نک کے حکم پر ان سب نے غوطہ خوری کے لباس پہن کر ایک بار پھر پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش شروع کر دی لیکن تھوڑی دیر بعد وہ سب بے نیل و مرام واپس آ گئے۔

"آخر وہ لوگ کہاں گئے"...... نک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اسی لمحے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی تو نک بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے جلدی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ آرتھر کالنگ فرام ٹی ایس سائیڈ۔ اوور"...... ایک کراہتی ہوئی آواز سنائی دی تو نک اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا ہوا آرتھر۔ تم کراہ کیوں رہے ہو۔ اوور"...... نک نے چیخ کر پوچھا۔

"باس۔ ہم چار آدمی یہاں موجود تھے کہ اچانک سمندر میں سے غوطہ خور ساحل پر نمودار ہوئے۔ ہم نے انہیں اس لئے نظر انداز کر

دیا کہ سیاح اکثر اس طرف غوطہ خوری کرتے رہتے ہیں اور ہمیں تو لانچ کا انتظار تھا ۔ ان میں دو عورتیں اور چار مرد تھے ۔ انہوں نے غوطہ خوری کے لباس اتار دیئے اور جب انہوں نے غوطہ خوری کے لباس اتارے تو ہمیں معلوم ہوا کہ ان کے پاس جدید اسلحہ موجود تھا جس پر میں نے ان پر حملہ کرنے کا حکم دیا لیکن وہ بے حد تیز تھے ۔ جیسے ہی میرے آدمیوں نے حملہ کرنے کے لئے پوزیشن سنبھالی انہوں نے یکلخت فائر کھول دیا اور میرے تینوں آدمی دیکھتے ہی دیکھتے ہلاک ہو گئے ۔ میں نے اپنی گن سے انہیں کور کرنے کی کوشش کی لیکن وہ لوگ تو چھلاوے تھے ۔ پلک جھپکتے ہی انہوں نے مجھے گولی ماردی اور جزیرے میں داخل ہو گئے ۔ میں بے ہوش پڑا رہا ۔ اب مجھے کچھ ہوش آیا ہے تو میں نے آپ کو کال کر رہا ہوں ۔ اوور" ...... آرتھر نے جواب دیا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ کہاں ہو تم ۔ میں رافٹ کو بھیج رہا ہوں ۔ وہ تمہیں وہاں سے پک کر کے ہسپتال پہنچا دے گا ۔ اوور" ...... نک نے چیخ کر پوچھا تو دوسری طرف سے جگہ کی تفصیل بتا دی گئی۔

" تم حوصلہ قائم رکھو ۔ رافٹ ابھی پہنچ رہا ہے ۔ اوور اینڈ آل" ...... نک نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے رافٹ اور اس کے ساتھیوں کو ٹی ایس سائیڈ پر پہنچنے کا حکم دے دیا اور رافٹ اور اس کے ساتھی اپنی کاروں پر سوار تیزی سے اس طرف بڑھ گئے ۔

" یہ تو عجیب بات ہوئی ہے باس کہ ان کی لانچ تو سٹار سائیڈ پر

پہنچ گئی اور یہ خود ٹی ایس سائیڈ پر جا پہنچے ۔ کیا انہیں پہلے سے علم تھا کہ ہم یہاں ان کے لئے موجود ہیں" ...... ٹونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کچھ نہ کچھ ہوا ہے ورنہ انہیں کسی صورت یہ اطلاع نہ مل سکتی تھی یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ انہوں نے حفظ ماتقدم کے طور پر کیا ہو ۔ آرتھر اور اس کے ساتھی اس لئے مار کھا گئے کہ وہ لانچ کے منتظر تھے ۔ انہیں تصور ہی نہ تھا کہ یہ لوگ اس انداز میں پہنچیں گے ۔ بہرحال اب ہم نے ہر صورت میں انہیں ٹریس کرنا ہے ۔ تم سب ساتھیوں کو واپس جانے کا کاشن دے دو اور اب جیمز کی ماتحتی میں تم نے کران آئی لینڈ کا ہر ہوٹل، ہر کلب اور ہر اس رہائش گاہ کو چیک کرنا ہے جہاں کوئی سیاح رہتا ہو اور سنو ۔ انہوں نے یقیناً اب میک اپ تبدیل کر لیئے ہیں اور لباس بھی اور ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اب اکٹھے رہنے کی بجائے دو یا تین گروپوں میں رہیں اس لئے اب انہیں چیک کرنے کی آخری صورت یہی ہے کہ کران آئی لینڈ میں ہونے والی تمام فون کالز اور ٹرانسمیٹر کالز کو چیک کیا جائے" ۔ نک نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔

" یہ کام تو جیمز کر سکتا ہے باس ۔ وہی مشین روم کا انچارج ہے" ...... ٹونی نے کہا۔

" ہاں ۔ اسی لئے تو میں نے کہا ہے کہ جیمز کے تحت اب پورا سیکشن کام کرے گا ۔ جیمز انہیں ٹریس کرے گا اور تم نے ان کا خاتمہ

کرنا ہے"...... نک نے کہا۔

" یس باس "...... ٹونی نے جواب دیا تو نک سرہلاتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا کیونکہ ایک لحاظ سے ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے اسے ابتدا میں ہی شکست دے دی تھی۔ اس کے تین آدمی بھی ہلاک ہو گئے اور وہ جزیرے میں بھی داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آفس میں پہنچ گیا۔ اس نے جیمز کو فون پر تفصیلی ہدایات دیں اور پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ فوسٹر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

" نک بول رہا ہوں باس۔ کران آئی لینڈ سے"...... نک نے کہا۔

" اوہ۔ کیا رپورٹ ہے۔ وہ لوگ اب تک تو پہنچ بھی گئے ہوں گے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو نک نے اسے تفصیلی رپورٹ دے دی۔

" ویری بیڈ۔ یہ کیسے لوگ ہیں جن کے سامنے ایف ایجنسی کے تمام سیکشن ناکام ہوتے جا رہے ہیں۔ پہلے جوڈی ہلاک ہوئی پھر گارمیتھ ناکام ہو گیا اور اب تم"...... دوسری طرف سے فوسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

" جناب۔ میں تو انہیں ہر قیمت پر ڈھونڈ نکالوں گا۔ ابھی تو وہ

کران آئی لینڈ میں داخل ہوئے ہیں۔ اب وہ مجھ سے بچ کر کہاں جائیں گے۔ میں انہیں پاتال سے بھی نکال لاؤں گا"...... نک نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ سنو۔ گارمیتھ نے جو تفصیلات بتائی ہیں ان کے مطابق انہیں لیبارٹری کے محل وقوع کی تلاش تھی اور انہوں نے گارمیتھ کو آزاد کر کے اس سے لڑنے کا باقاعدہ معاہدہ کیا تھا اگر وہ انہیں لیبارٹری کے بارے میں کوئی ٹپ دے سکے۔ گارمیتھ کو یقین تھا کہ اگر وہ آزاد ہو گیا تو وہ اکیلا ہی اس پورے گروپ کو ہلاک کر دے گا اس لئے اس نے معاہدہ کرتے ہوئے اپنے ایک رشتہ دار کی ٹپ دے دی۔ اس کا آدمی کا نام جانسن ہے اور وہ وائٹ سٹار ٹریڈرز کی کران آئی لینڈ کی برانچ کا مینجر ہے جبکہ کمپنی کا ہیڈ کوارٹر اتھانیز میں ہے۔ یہ جانسن اس لیبارٹری کو سائنسی سامان سپلائی کرتا ہے اور پاکیشیائی ایجنٹ عمران نے موساگ جزیرے سے باقاعدہ فون کال کر کے گارمیتھ اور جانسن کی بات کرائی اور جب وہ کنفرم ہو گیا کہ گارمیتھ نے درست ٹپ دی ہے تو اس نے وعدہ کے مطابق گارمیتھ کو آزاد کر دیا۔ گارمیتھ ان سے فائٹ کرنا چاہتا تھا لیکن باقاعدہ مقابلے سے پہلے ہی اس ایجنٹ جس کا نام علی عمران ہے نے اس پر اچانک حملہ کر دیا اور اسے اچانک کنپٹی پر ضرب لگا کر بے ہوش کر کے وہیں چھوڑ گئے۔ البتہ انہوں نے وہاں موجود فون کی تاریں کاٹ دی تھیں اور وہاں موجود ٹرانسمیٹر بھی ساتھ لے گئے۔ گارمیتھ کے

علاوہ وہاں جزیرے پر موجود تمام افراد انہوں نے ہلاک کر دیئے تھے اور وہاں موجود تمام لانچوں کے انجن فائرنگ کر کے تباہ کر دیئے تاکہ گارمیتھ ہوش میں آنے کے بعد نہ یہاں سے نکل سکے اور نہ ہی کسی کو کوئی پیغام دے سکے لیکن انہیں معلوم نہ تھا کہ ہر سیکشن انچارج کے پاس سپیشل ٹرانسمیٹر موجود ہوتا ہے اس لئے گارمیتھ نے مجبوراً سپیشل ٹرانسمیٹر پر مجھے کال کر کے یہ صورت حال بتائی تو میں نے ہیلی کاپٹر موساگ جزیرے پر بھجوا دیا اور ساتھ ہی تمہیں اطلاع کر دی اس وقت چونکہ اتنا وقت نہ تھا کہ تفصیل بتائی جاتی اس لئے اب تمہیں تفصیل بتائی جا رہی ہے۔ تم فوری طور پر اس جانسن کو ہلاک کر دو تاکہ انہیں کسی صورت بھی لیبارٹری کا علم نہ ہو سکے اور یہ لوگ وہاں ٹکریں مارتے پھریں۔ اس طرح انہیں ٹریس کر کے ہلاک کرنے میں تمہیں بھی آسانی رہے گی"۔ فوسٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ یہ کام ابھی ہو جائے گا لیکن باس۔ انہوں نے گارمیتھ کو زندہ کیوں چھوڑ دیا"...... نک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ چونکہ ایشیائی لوگ ہیں اور ایشیائی لوگ وعدہ پورا کرنا اپنا اخلاقی فرض سمجھتے ہیں اور چونکہ انہوں نے گارمیتھ کو نہ مارنے کا وعدہ کیا تھا اس لئے انہوں نے اسے اس انداز میں چھوڑ دیا کہ گارمیتھ وہاں خود ہی سسک سسک کر مر جائے گا اور اگر گارمیتھ کے پاس سپیشل

ٹرانسمیٹر نہ ہوتا تو لازماً یہی نتیجہ نکلا کہ گارمیتھ وہاں ہلاک ہو جاتا"...... فوسٹر نے کہا۔

"ہاں واقعی۔ لیکن اب گارمیتھ کہاں ہے"...... نک نے کہا۔

"وہ اتھانیز پہنچ چکا ہے۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ فوسٹر نے کہا۔

"گارمیتھ میرا بہت اچھا دوست ہے چیف۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ گارمیتھ کو کران آئی لینڈ بھجوا دیں۔ ہم دونوں مل کر پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کریں گے۔ چونکہ گارمیتھ ان سے مل چکا ہے اور ان کے قدوقامت اور لہجوں کو جانتا ہے اس لئے اس کی یہاں موجودگی سے یہ لوگ جلد ٹریس ہو جائیں گے ورنہ ہمیں نجانے کتنا وقت لگ جائے"...... نک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے بھجوا دیتا ہوں۔ ویسے تمہاری بات درست ہے۔ گارمیتھ بھی اس لئے پھنس گیا تھا کہ ان کے میک اپ سپیشل میک اپ واشر سے بھی واش نہ ہوئے تھے اور بعد میں جب انہوں نے سچویشن تبدیل کر دی تب گارمیتھ کو ان کی اصلیت کا علم ہو سکا اس لئے گارمیتھ کی وہاں موجودگی واقعی ضروری ہے۔ تم جانسن کو ختم کرا دو کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے سب سے پہلے اس سے رابطہ کرنا ہے"...... فوسٹر نے کہا۔

"اوہ باس۔ میرا خیال ہے کہ اس جانسن کو چارے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح ہم آسانی سے ان لوگوں کو ٹریس

کر لیں گے ۔ ایک بھی آدمی اگر مل گیا تو ہم باقی ساتھیوں کو زمین
سے کھینچ نکالیں گے" ...... نک نے کہا۔

" جو جی چاہے کرو ۔ مجھے بہرحال ان کی لاشیں چاہئیں" ۔ فوسٹ
نے کہا۔

" ایسا ہی ہوگا باس" ...... نک نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ
ختم ہو گیا تو نک نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے جیمز کو
کال کیا۔

" یس باس ۔ جیمز بول رہا ہوں" ...... جیمز کی آواز سنائی دی۔

" یہاں وائٹ سٹار ٹریڈرز نام کی کوئی کمپنی ہے جو لیبارٹریوں کو
سائنسی سامان سپلائی کرتی ہے" ...... نک نے کہا۔

" یس باس ۔ یہاں اس کی برانچ ہے ۔ اس کا انچارج جانسن میرا
دوست ہے ۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ...... جیمز نے حیران ہو کر
کہا۔

" پاکیشیائی ایجنٹوں نے گارمیتھ کو چکر دے کر اس سے جانسن
کے بارے میں نہ صرف معلومات حاصل کر لی ہیں بلکہ یہ بات فون
پر کنفرم بھی کرا لی کہ وہ آنان کی خفیہ لیبارٹری کو سائنسی سامان
سپلائی کرتا ہے ۔ اب لامحالہ وہ لوگ اس جانسن سے ملیں گے اور
اس سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کریں گے ۔ چیف نے تو کہا تھا
کہ فوری طور پر جانسن کو ہلاک کر دیا جائے لیکن میں نے انہیں کہا
کہ جانسن کو چارہ بنا کر ان لوگوں کو ٹریس کر کے ہلاک کیا جا سکتا

ہے ۔ اس پر چیف رضامند ہو گیا ۔ تم اپنے آدمی اس جانسن کے گرد
پہنچا دو ۔ پھر جیسے ہی یہ ایشیائی کسی بھی میک اپ میں اس سے ملیں
تو ان کو پکڑ لیا جائے" ...... نک نے کہا۔

" اوہ باس ۔ آپ کی تجویز شاندار ہے ۔ جانسن خود ہم سے تعاون
کرے گا ۔ ہمارے دو آدمی اس کے آفس میں رہیں گے تو وہ خود ہی
ان لوگوں کے بارے میں بتا دے گا ۔ ویسے باس ۔ اسے بھی
لیبارٹری کے بارے میں علم نہیں ہے" ...... جیمز نے کہا۔

" کیا مطلب ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ وہ لیبارٹری کو سامان سپلائی
کرتا ہے اور اسے معلوم ہی نہیں ہے ۔ یہ کیسے ممکن ہے" ...... نک
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس ۔ ہفتے میں ایک بار سامان کی سپلائی جاتی ہے اور شروع
سے ہی طریقہ کار ایسا ہے کہ جو سامان سپلائی ہوتا ہے اس کی لسٹ
ایک ہفتہ پہلے دے دی جاتی ہے ۔ اس لسٹ کے مطابق سامان کے
پیکٹ جانسن مارگو گھاٹ کے قریب واقع ایک چھوٹی سی پرانی اور
ویران عمارت میں رکھ دیتا ہے اور خود چلا جاتا ہے ۔ پھر دوسرے روز
وہاں جاتا ہے تو سامان غائب ہوتا ہے اور مخصوص جگہ پر نئی لسٹ
موجود ہوتی ہے ۔ جانسن کو چونکہ تجسس پیدا ہوا تو اس نے ایک بار
چھپ کر نگرانی کی تو اس نے دیکھا کہ رات کو ایک آبدوز سطح سمندر
پر نمودار ہوئی ۔ اس میں سے چار آدمی نکل کر اس عمارت میں گئے ۔
وہاں سے سامان اٹھا کر واپس آبدوز میں آئے اور پھر یہ آبدوز سمندر

میں غائب ہو گئی اس لئے اسے نہیں معلوم کہ لیبارٹری کہاں ہے"...... جیمز نے کہا۔

"تمہیں اتنی تفصیل کا کیسے علم ہو گیا"...... نک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ جانسن میرا دوست ہے۔ اس نے خود مجھے بتایا تھا"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر ایسا ہے کہ تم جانسن کی نگرانی مت کرو بلکہ اس عمارت کی نگرانی کراؤ۔ انہوں نے اگر جانسن سے معلوم بھی کر لیا تو وہ وہاں پہنچیں گے۔ کس روز سپلائی جاتی ہے"...... نک نے کہا۔

"ہر سنڈے کی رات کو باس"...... جیمز نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کل سنڈے ہے اس لئے وہ اب وہاں عمارت پر پہنچ کر اس آبدوز کو کور کرنے کی کوشش کریں گے اس لئے اب تم انہیں عام انداز میں ٹریس کرنے کی بجائے اس عمارت کی چوبیس گھنٹے نگرانی کراؤ"...... نک نے کہا۔

"یس باس"...... جیمز نے جواب دیا۔

"آبدوز سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لیبارٹری یہاں کران آئی لینڈ میں نہیں ہے بلکہ کسی اور خفیہ جزیرے میں ہے"...... نک نے کہا۔

"یس باس۔ ورنہ آبدوز کا سلسلہ نہ ہوتا"...... جیمز نے کہا۔

"اوکے۔ ہمیں بہرحال ان لوگوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ ہر صورت

میں اور ہر قیمت پر"...... نک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات تھے کیونکہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ اس عمارت اور اس کے ارد گرد کے علاقے کی نگرانی اس انداز میں کرائے گا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا اور وہ اچانک ہونے والی فائرنگ سے یقیناً ہلاک ہو جائیں گے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کران آئی لینڈ کی ایک رہائشی کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھا۔ اس کوٹھی کے باہر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ موجود تھا اور بورڈ پر اس کمپنی کا نام اور فون نمبر درج تھا اس لئے عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کوٹھی میں داخل ہو گیا البتہ اس نے صفدر کو بھیج دیا تھا کہ وہ اس کوٹھی کو جا کر باقاعدہ کرائے پر لے لیکن اس نے صفدر کو سمجھا دیا تھا کہ وہ انہیں کہہ دے کہ اس کے ساتھی ایکریمیا سے ایک ہفتے بعد آنے والے ہیں اور چونکہ اسے یہ کوٹھی پسند ہے اس لئے وہ ایک ہفتہ پیشگی اسے کرائے پر لے رہا ہے جبکہ ایک ہفتے تک کوٹھی بند رہے گی تاکہ اگر یہاں ایجنسیوں کی چیکنگ بھی ہو تو انہیں یہی بتایا جائے کہ کوٹھی ابھی بند ہے۔ صفدر نے ویسے ہی کیا اور جا کر وہ کوٹھی کو باقاعدہ کرائے پر حاصل کر کے واپس آ گیا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت

موساگ جزیرے سے لانچ پر یہاں کران آئی لینڈ جزیرے پر پہنچا تھا۔ لانچ میں چونکہ غوطہ خوری کے جدید ترین لباس موجود تھے اور پھر ابھی وہ کران آئی لینڈ سے تقریباً چار بحری میل دور تھے کہ عمران نے لانچ میں موجود طاقتور دوربین سے جزیرے کا جائزہ لینا شروع کر دیا اور پھر اچانک ہی اس نے کراسونا ٹیلی سکوپ کی مخصوص لائٹ چیک کر لی۔ کراسونا ٹیلی سکوپ انتہائی طاقتور ترین لینز پر مشتمل دوربین ہوتی ہے جس سے چھ سات بحری میل کے فاصلے تک آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا لیکن یہ لینز خاص نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ان میں سے کراسونا ریز نکلتی ہیں جو سورج کی روشنی میں شعلے کی طرح جلتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں اور عمران نے کراسونا لینز سے نکلنے والی کراسونا ریز کو سورج کی روشنی پڑنے پر شعلوں کی طرح جلتے دیکھ لیا تھا۔ چونکہ وہ کران آئی لینڈ کا تفصیلی نقشہ پہلے ہی چیک کر چکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس طرف بھی گھاٹ ہے جہاں کراسونا لینز ٹیلی سکوپ سے انہیں چیک کیا جا رہا اور جتنے فاصلے پر موجود تھے اتنے فاصلے سے لازماً انہیں چیک کر لیا گیا ہو گا اس لئے عمران نے فوراً ہی اس صورت حال سے بچ کر جزیرے میں داخل ہونے کا پلان تیار کر لیا۔ اس نے تنویر کو جو ڈرائیونگ کر رہا تھا لانچ کا رخ گھاٹ کی بجائے اس کی مخالف سمت میں موڑنے کا کہہ دیا۔ جب لانچ مڑ کر کافی آگے بڑھ گئی تو اب کراسونا لینز ٹیلی سکوپ سے نکلنے والے شعلے نظر آنے بند ہو گئے تو عمران کے کہنے پر لانچ وہیں روک لی گئی۔

"اب سب غوطہ خوری کے لباس پہن لو۔ ہم نے جزیرے کے قریب جا کر لانچ کو چھوڑ کر سمندر میں اترنا ہے اور پھر تیزی سے تیرتے ہوئے دوسری سائیڈ پر جا کر سمندر سے باہر نکلنا ہے اور یہ کام اس وقت ہونا چاہئے جب لانچ ساحل سے جا ٹکرائے"...... عمران نے کہا
تو سب نے غوطہ خوری کے لباس پہن لئے اور عمران سمیت سب سمندر میں اتر گئے تو لانچ ویسے ہی خالی لہروں پر ڈولتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی جبکہ عمران کی رہنمائی میں اس کے ساتھی تیزی سے سمندر کے اندر تیرتے ہوئے کافی آگے جا کر سمندر سے باہر آئے اور ساحل پر پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے غوطہ خوری کے لباس اتارے اور پھر وہ آگے بڑھنے ہی لگے تھے کہ صفدر نے کچھ مسلح لوگوں کو خفیہ حرکت کرتے چیک کر لیا۔ نتیجہ یہ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی فائرنگ سے تین افراد ہلاک ہو گئے لیکن پھر اچانک تنویر نے ایک جھاڑی پر فائر کر دیا۔ اسے وہاں حرکت محسوس ہوئی تھی اور جب وہ وہاں پہنچے تو وہاں ایک آدمی کی لاش موجود تھی۔ چونکہ انہیں خطرہ تھا کہ فائرنگ کی آوازیں سن کر کوئی یہاں آ سکتا ہے اس لئے وہ تیزی سے دوڑتے ہوئے جزیرے کے اندرونی طرف بڑھتے چلے گئے اور پھر وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر اس رہائشی کالونی میں داخل ہو گئے جس کی ایک کوٹھی میں وہ اس وقت موجود تھے۔
"عمران صاحب۔ ان لوگوں کو کیسے معلوم ہو گیا کہ ہم اس لانچ پر کران آئی لینڈ آ رہے ہیں جو انہوں نے ہر طرف پکٹنگ کر رکھی

تھی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"میرا خیال ہے کہ یہ اطلاع کسی نہ کسی انداز میں گارمیتھ نے دی ہے۔ عمران صاحب نے نجانے کیوں گارمیتھ کو وہاں زندہ چھوڑ دیا"...... صفدر نے کہا۔
"تمہاری بات درست ہے۔ اس کے بغیر انہیں اطلاع نہیں مل سکتی۔ شاید کوئی خفیہ ٹرانسمیٹر ہو جو ہم چیک نہ کر سکے"...... عمران نے جواب دیا۔
"اگر تم اسے ہلاک کر دیتے تو ایسا نہ ہوتا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"میں نے اسے دانستہ زندہ چھوڑ دیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیوں۔ وجہ"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"اس لئے کہ گارمیتھ اگر زندہ رہا تو اس نے لازماً اپنے چیف کو یا یہاں تک کو جانسن کے بارے میں ہماری حاصل کردہ معلومات کے بارے میں بتا دینا ہے اور اس کے بعد لامحالہ ان کی پوری توجہ جانسن کی طرف ہونی ہے اور انہوں نے اسے چارہ بنا کر ہمیں ٹریس کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اس طرح جزیرے پر ان کی کارروائی ختم ہو جائے گی اور ہم آرام سے کام کر سکیں گے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"لیکن عمران صاحب۔ اگر آپ اسے ہلاک کر دیتے تو کیا بہتر نہ

تھا۔ اس طرح انہیں جانسن کے بارے میں علم نہ ہوتا اور ہم جانسن سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر لیتے"...... صالحہ نے کہا۔

" اس طرح وہ پورے کران آئی لینڈ میں پھیلے ہوئے ہوتے اور ہمارے لئے اور کوئی چارہ نہ رہ جاتا کہ پہلے انہیں ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کریں پھر لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کریں۔ اس طرح ہم لازماً یہاں چیک ہو جاتے"...... عمران نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اب یہ جانسن والا کلیو ختم ہو گیا۔ اب کیسے لیبارٹری کو ٹریس کیا جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

" ایک اور ٹپ تو موجود ہے۔ آسٹر کلب کے آسٹر کی جو ایک سائنس دان کو جانتا ہے جو اس کے کلب میں آکر کلٹ نامی شراب پیتا ہے لیکن یہ لمبا کام ہے اس لئے جانسن والا کلیو ہی ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" وائٹ سٹار ٹریڈرز کا نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" وائٹ سٹار ٹریڈرز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

سنائی دی۔

" اتھانیز سے گارمیتھ بول رہا ہوں۔ جانسن سے بات کراؤ"۔ عمران نے گارمیتھ کے لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ جانسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد جانسن کی آواز سنائی دی۔ چونکہ عمران پہلے اس کی آواز سن چکا تھا اس لئے وہ اس کی آواز کو پہچانتا تھا۔

" گارمیتھ بول رہا ہوں جانسن۔ اتھانیز سے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ تم۔ ابھی تمہارے دوست نک کا فون آیا تھا۔ یہ میرے ساتھ کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے"...... جانسن نے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیسا کھیل"...... عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

" وہ کہہ رہا تھا کہ انتہائی خطرناک پاکیشیائی ایجنٹ جزیرے پر پہنچ چکے ہیں اور وہ پہلے تمہیں بے بس کر کے تم سے میرے بارے میں معلومات حاصل کر چکے ہیں کہ میں یہاں کی خفیہ لیبارٹری کو سائنسی سامان سپلائی کرتا ہوں اور اب پاکیشیائی ایجنٹ یہاں آکر سب سے پہلے میری گردن پکڑیں گے"...... جانسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اگر ایسا ہے تو تمہیں واقعی اپنی حفاظت کا انتظام کر لینا چاہیئے"...... عمران نے کہا۔

"نک نے مجھے بتایا ہے کہ پہلے اس نے مجھے چارے کے طور پر استعمال کرنے کا پروگرام بنایا تھا لیکن جب اس کے اسسٹنٹ جیمز نے جو میرا بھی دوست ہے اسے بتایا کہ میں خود بھی اس لیبارٹری کا محل وقوع نہیں جانتا بلکہ میں تو ٹی ایس سائیڈ پر موجود ایک پرانی ویران عمارت میں ہر سنڈے کی شام کو سامان رکھ دیتا ہوں اور پھر رات کو آبدوز پر لوگ آتے ہیں اور سامان اٹھا کر لے جاتے ہیں اور آئندہ ہفتے جو سامان انہیں چاہئے ہوتا ہے اس کی لسٹ رکھ کر وہ چلے جاتے ہیں تو نک نے کہا کہ اس نے اپنا پروگرام بدل دیا ہے ۔ اس نے مجھے کہا کہ اگر پاکیشیائی ایجنٹ مجھ تک پہنچیں تو میں انہیں ویران عمارت کے بارے میں بتا دوں ۔ اس طرح وہ اس عمارت تک پہنچیں گے اور نک نے وہاں انہیں ہلاک کرنے کے تمام انتظامات کر رکھے ہیں ۔ میں نے کہا کہ میں اس چکر میں نہیں پھنسنا چاہتا لیکن نک نے کہا کہ اب مجھے ایسا کرنا ہو گا"...... جانسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں گھبرانا نہیں چاہئے جانسن ۔ نک بے حد ہوشیار آدمی ہے تم نے سچ بتا دینا ہے ۔ کوئی غلط بات تو نہیں کرنی اس لئے تمہیں کیا فرق پڑتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ اگر تم بھی کہتے ہو تو پھر میں ایسے ہی کروں گا"...... جانسن نے جواب دیا۔

"میں نے سنا ہے کہ آسٹر کلب کا آسٹر کوئی مخصوص شراب کلٹ

نام کی بناتا ہے اور لیبارٹری کے سائنس دان آ کر اس کے کلب میں شراب پیتے ہیں ۔ کیا واقعی ایسا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ اس نے مجھے بھی بتایا تھا لیکن میرا خیال ہے کہ وہ صرف اپنی شراب کی پبلسٹی کے لئے ایسا کرتا ہے ۔ وہ ایسی باتیں کرنے کے لئے پورے کران آئی لینڈ میں مشہور ہے"...... جانسن نے کہا۔

"لیکن جانسن ۔ یہ آبدوز کیا سرکاری ہے ۔ میرا مطلب ہے کہ آنان حکومت کی ہے یا کسی پرائیویٹ پارٹی کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے ایک بار اسے چیک کیا تھا۔ گو مجھے سختی سے منع کر دیا گیا تھا لیکن تجسس کی وجہ سے میں نے چیک کیا اور تم یہ سن کر حیران ہو گے کہ یہ آبدوز اسرائیل کی تھی ۔ اس پر اسرائیل کا مخصوص نشان نمایاں طور پر نظر آ رہا تھا"...... جانسن نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لیبارٹری سمندر کے اندر بنائی گئی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"سمندر کے اندر کیسے بن سکتی ہے ۔ یہ یقیناً کسی ویران جزیرے پر ہو گی اور آبدوز کا مطلب ہے کہ یہ جزیرہ گہرے سمندر میں ہو گا ۔ میں نے اپنے طور پر سوچا تھا اور میرا خیال ہے کہ سن باشی نامی جزیرہ ہی ہو سکتا ہے کیونکہ گزشتہ پانچ سالوں سے اب وہاں جو بھی جاتا ہے اس کی لاش ہی ملتی ہے حالانکہ پہلے وہاں ماہی گیروں کے ٹرالر جاتے رہتے تھے"...... جانسن نے کہا۔

"ہاں ۔ ہو سکتا ہے ۔ بہرحال پھر بھی تم اپنی حفاظت کرنا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا ہوا عمران صاحب ۔ یہ لیبارٹری کس قسم کی ہے جسے اس انداز میں چھپایا گیا ہے"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا شبہ درست ثابت ہوا ہے ۔ یہ آنان کی لیبارٹری نہیں ہے بلکہ اسرائیلی لیبارٹری ہے اور اب صرف فارمولا حاصل کرنے پر کام نہیں ہو گا بلکہ اب لیبارٹری کو بھی تباہ کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ فارمولا وہ کافرستان کو فروخت کر دیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں ۔ اور اسی اطلاع پر تو چیف نے فارمولا واپس حاصل کرنے کا پلان بنایا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب ۔ میرا خیال ہے کہ صرف اس فارمولے کے لئے اسے خفیہ نہیں رکھا گیا ۔ وہاں یقیناً کوئی ایسا کام ہو رہا ہے جسے اسرائیل ہر صورت میں خفیہ رکھنا چاہتا ہے ۔ چونکہ لیبارٹری حکومت آنان کے تحت آتی ہے اس لئے حکومت نے اپنے طور پر وہاں کے سائنس دانوں سے کہا ہو گا کہ وہ ڈاکٹر یوسف کے ورکنگ پیپرز سے فارمولا مکمل کریں تاکہ وہ اسے بھاری قیمت میں کافرستان کو فروخت کر کے رقم حاصل کر سکیں"...... اس بار صالحہ نے کہا۔

"ہاں ۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے ۔ بہرحال اب اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ضروری ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ۔ ابھی تک آنان کی ایجنسی ہی سامنے آ رہی ہے اس کا مطلب ہے کہ حکومت آنان نے اس بات کو حکومت اسرائیل سے خفیہ رکھا ہوا ہے کہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس یہاں کام کر رہی ہے ۔ اگر حکومت اسرائیل تک یہ بات پہنچ جاتی تو لامحالہ کران آئی لینڈ پر اسرائیل نے کرفیو نافذ کر دینا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ اسے ٹریس کیسے کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم اس آبدوز پر قبضہ کر لیں اور اس کے کپتان سے ساری بات معلوم کر لیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن اب اس عمارت کے گرد نک اور اس کے ساتھی باقاعدہ پہرہ دے رہے ہوں گے ۔ انہوں نے یقیناً وہاں انتہائی سخت انتظامات کر رکھے ہوں گے اور آبدوز ہر سنڈے کی رات کو آتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا ہوا ۔ اب ان کے خوف سے ہم یہاں چھپ کر تو نہ بیٹھے رہیں گے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔ کیپٹن شکیل نے درست تجویز دی ہے ۔ ہمارے سامنے اور کوئی راستہ بھی نہیں ہے ۔ آبدوز اس سنڈے کی سپلائی لے کر نکل گئی تو پھر ایک ہفتہ مزید انتظار کرنا پڑے گا اور

اس چھوٹے سے جزیرے پر ایک ہفتہ چھپے رہنا مشکل ہو جائے گا"...... صفدر نے کہا تو جولیا اور صالحہ نے بھی کیپٹن شکیل کی تائید کر دی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے ۔ ہمیں دو روز تک یہاں چھپنا ہو گا کیونکہ پورے جزیرے میں ہمیں انتہائی جدید آلات کی مدد سے تلاش کیا جا رہا ہے ۔ اب دو کام ہمیں کرنے ہوں گے ۔ ایک تو اس جانسن کی نگرانی کرنا ہو گی کہ وہ سپلائی لے کر کب وہاں جاتا ہے اور دوسرا اس پورے علاقے کے چیک کرنا ہو گا ۔ خاص طور پر یہ دیکھنا ہو گا کہ نک اور اس کے ساتھیوں نے وہاں کیا انتظامات کر رکھے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ یہ بہتر رہے گا"...... صفدر نے کہا اور پھر عمران کے کہنے پر صفدر اور کیپٹن شکیل نے جانسن کی نگرانی کرنے اور جولیا اور صالحہ نے اس عمارت اور اس علاقے کا سروے کرنے جبکہ تنویر اور عمران نے مارکیٹ سے جدید ترین اسلحے کی فراہمی اور کاروں کا بندوبست کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ فائنل آپریشن کیا جا سکے اور سب نے اس پروگرام کی تائید کر دی تو سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

نک اپنے آفس میں موجود تھا کہ دروازہ کھلا اور گارمیتھ اندر داخل ہوا تو نک اسے دیکھ کر بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ ۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا گارمیتھ "...... نک نے میز کی سائیڈ سے باہر نکل کر آگے بڑھتے ہوئے بڑے گرمجوشانہ لہجے میں کہا۔

"شکریہ ۔ اور بتاؤ کیا ہو رہا ہے ۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں"...... رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد گارمیتھ نے نک سے مخاطب ہو کر کہا ۔ اب وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے ۔

"پہلے کچھ پی لو پھر بات کریں گے"...... نک نے کہا اور اٹھ کر ایک سائیڈ پر موجود الماری کھول کر اس نے الماری میں سے شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس نکال کر میز پر رکھے اور پھر بوتل کا ڈھکن ہٹا کر اس نے شراب دونوں گلاسوں میں ڈالی اور ایک گلاس اس نے گارمیتھ کی طرف بڑھ دیا۔

"گارمیتھ ۔ مجھے جوڈی کی موت کا سن کر بے حد افسوس ہوا ہے"...... نک نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ وہ بہت اچھی دوست بھی تھی اور کام کے لحاظ سے بھی ذہین تھی لیکن اب کیا کیا جائے ۔ اس کی اپنی حماقت کی وجہ سے وہ پاکیشیائی ایجنٹ لڑکی زنجیروں سے آزاد ہو گئی اور جوڈی اور اس کے ساتھیوں کو اس نے آسانی سے ہلاک کر دیا"...... گارمیتھ نے کہا۔

"مجھے چیف نے بتایا تھا کہ موساگ آئی لینڈ میں تمہارا اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا مقابلہ ہوا ہے ۔ کیا ہوا تھا"...... نک نے کہا۔

"ہونا کیا تھا ۔ میں نے ان لوگوں کو کور کر کے کرسیوں سے جکڑ دیا اور ان کے ہاتھ اور پیر پہلے ہی ان کے عقب میں بندھے ہوئے تھے لیکن باوجود کوشش کے ان کے میک اپ واش نہ ہوئے تو میں نے سوچا کہ انہیں ہیڈ کوارٹر لے جا کر جدید ترین مشینری سے ان کے میک اپ واش کئے جائیں کیونکہ جب تک میک اپ واش نہ ہوں چیف نے یقین ہی نہیں کرنا تھا کہ میں نے واقعی پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کیا ہے ۔ چنانچہ میں اپنے چار آدمی وہاں چھوڑ کر گھاٹ پر چلا گیا تاکہ ان کو لے جانے کے انتظامات کروں ۔ جب میں دو آدمیوں کے ساتھ واپس آیا تو اچانک ہم پر حملہ ہوا اور میں بے ہوش ہو گیا ۔ پھر جب میں ہوش میں آیا تو انہوں نے مجھے کرسی پر رسیوں سے باندھ دیا تھا اور میرے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ پورے جزیرے پر موجود تقریباً ساٹھ ستر افراد کو وہ ہلاک کر چکے تھے ۔ میں

نے انہیں کہا کہ وہ مجھے باندھ کر ہلاک کرنے کی بجائے مجھ سے لڑیں اور اگر میں شکست کھا جاؤں تو بے شک مجھے ہلاک کر دیں ۔ وہ مان گئے اور مجھے آزاد کر کے باہر لے گئے ۔ میں ان سب سے بیک وقت لڑنے کے لئے تیار تھا کہ اچانک انہوں نے میرے سر پر چوٹ لگائی اور مجھے بے ہوش کر دیا ۔ پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں وہاں اکیلا پڑا ہوا تھا اور وہ سب غائب تھے ۔ فون کی تاریں توڑ دی گئی تھیں اور وہاں کوئی ٹرانسمیٹر بھی نہ تھا ۔ میں نے مجبوراً سنٹرل سپیشل ٹرانسمیٹر سے چیف کو کال کر کے سارے حالات بتائے تو چیف نے سپیشل ہیلی کاپٹر بھجوایا اور میں اس ہیلی کاپٹر پر ہیڈ کوارٹر آ گیا ۔ وہاں میں نے چیف کو تفصیلی رپورٹ دی تو چیف نے مجھے یہاں بھجوا دیا"...... گارمیتھ نے شراب پینے کے ساتھ ساتھ تفصیل سے ساری بات بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو نک نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ جیمز کالنگ ۔ اوور"...... جیمز کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ نک فرام دس اینڈ ۔ کیا بات ہے ۔ اوور"...... نک نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس ۔ دو ایکریمین نژاد سیاح عورتیں ٹی ایس علاقے میں بڑے پراسرار انداز میں گھومتی پھر رہی ہیں ۔ اوور"...... جیمز نے کہا۔

"سیاح عورتیں پراسرار انداز میں ۔ کیا مطلب ۔ اوور"...... نک

نے حیران ہو کر کہا۔

"باس۔ وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر اس علاقے تک پہنچی ہیں۔ ان میں سے ایک کے پاس کیمرہ ہے جبکہ دوسرے کے پاس دوربین اور وہ اس پورے علاقے میں اس انداز میں گھوم رہی ہیں جیسے اس پورے علاقے میں کسی فلم کی لوکیشن چیک کرتی پھر رہی ہوں۔ ٹونی نے انہیں روک کر ان سے پوچھ گچھ کی تو انہوں نے اپنے کاغذات دکھائے ہیں اور کاغذات کی رو سے وہ واقعی سیاح ہیں اور ان کے پاس کوئی اسلحہ بھی نہیں ہے لیکن ان کا انداز بقول ٹونی بے حد مشکوک ہے اس لئے اب آپ جیسے حکم دیں۔ اوور"...... جیمز نے کہا۔

"میں کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ ان دونوں کو بے ہوش کر کے اس عمارت میں لے جاؤ اور پھر ان سے تفصیلی پوچھ گچھ کرو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں پاکیشیائی ایجنٹ ہوں۔ اوور"...... نک نے کہا۔

"ایک منٹ۔ اگر یہ دونوں پاکیشیائی ایجنٹ ہیں تو پھر مجھے وہاں جانا ہو گا۔ میں ان دونوں عورتوں کو موساگ جزیرے پر دیکھ چکا ہوں اس لئے میں قدوقامت سے انہیں پہچان لوں گا لیکن اپنے آدمیوں سے کہہ دو کہ انہیں اچانک بے ہوش کر دیں۔ اگر یہ واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہوئیں تو پھر یہ انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی ہیں"...... گارمیتھ نے نک سے کہا۔

"ہیلو جیمز۔ ٹونی سے کہو کہ وہ ان دونوں عورتوں کو اچانک گیس فائر کر کے بے ہوش کر دے اور انہیں اس عمارت میں لے جا کر رسیوں سے باندھ دے اور پھر مجھے اطلاع دے۔ میں گارمیتھ کے ساتھ وہاں پہنچ کر خود ان سے پوچھ گچھ کروں گا۔ اوور"...... نک نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو نک نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ اگر پاکیشیائی ایجنٹ ہیں تو اکیلی کیوں یہاں گھوم پھر رہی ہیں اور انہیں کیسے معلوم ہوا کہ سپلائی اس ٹی ایس علاقے سے کی جاتی ہے"...... نک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے ان کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا"...... گارمیتھ نے کہا تو نک نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر کال ایک بار پھر آ گئی تو نک نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جیمز کالنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے جیمز کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ نک فرام دس اینڈ۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... نک نے پوچھا۔

"باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ دونوں عورتوں کو گیس سے بے ہوش کر کے عمارت میں ستونوں سے باندھ دیا گیا

ہے ۔ اوور "...... جیمز نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ ٹونی کو بتا دو کہ میں اور گارمیتھ وہیں جا رہے ہیں

اوور "..... نک نے کہا۔

" یس باس ۔ اوور "..... دوسری طرف سے کہا گیا تو نک نے

اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" انہیں یہاں ہیڈ کوارٹر میں نہ منگوا لیا جائے "..... نک نے

کہا۔

" ارے نہیں ۔ اگر یہ واقعی وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں تو یقیناً ان کی نگرانی بھی ہو رہی ہو گی اور اگر انہیں تمہارے ہیڈ کوارٹر کا علم ہو گیا تو وہ پہلے تمہارے اور تمہارے ہیڈ کوارٹر کے خلاف ہی کام کریں گے ۔ وہاں کھلا علاقہ ہے اور تمہارا گروپ وہاں ہر طرف چیکنگ کر رہا ہے ۔ اس طرح رسک ایک فیصد بھی نہیں رہے گا "۔ گارمیتھ نے کہا تو نک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے تھوڑی دیر بعد ان کی کار ٹی ایس علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اس علاقے میں داخل ہوتے ہی انہیں کار روکنا پڑی کیونکہ سامنے ٹونی ایک درخت کی اوٹ سے نکل کر سامنے آ گیا تھا۔

" کہاں ہے وہ عمارت ٹونی "..... نک نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

" سیدھے چلے جائیں باس ۔ ساحل کے قریب ایک پرانی سی ویران عمارت ہے ۔ وہاں دونوں لڑکیاں بندھی ہوئی موجود ہیں "۔

ٹونی نے کہا۔

" تم نے یہاں ہوشیاری سے ہر طرف چیکنگ کرنی ہے ۔ اگر یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں تو لازماً ان کے ساتھی کسی بھی لمحے یہاں آ سکتے ہیں "..... نک نے کہا۔

" یس باس ۔ ہم ہر لحاظ سے چوکنا ہیں "..... ٹونی نے جواب دیا۔

" یہاں سیاحوں کی آمد و رفت کی کیا پوزیشن ہے "..... گارمیتھ نے ٹونی سے پوچھا۔

" لوگ یہاں گھومنے پھرتے ہیں اور پھر واپس چلے جاتے ہیں لیکن ان دونوں لڑکیوں کی حرکات چونکہ عام سیاحوں سے ہٹ کر تھیں اس لئے مجھے شک پڑا تھا "..... ٹونی نے جواب دیا۔

" بہرحال خیال رکھنا "..... گارمیتھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی نک نے کار آگے بڑھا دی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ساحل پر پہنچ چکے تھے ۔ عمارت واقعی بے حد پرانی تھی اور باہر سے بالکل کھنڈر نظر آ رہی تھی جبکہ وہ ساحل کے بالکل قریب تھی ۔ نک نے کار عمارت کے قریب روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اترے تو ایک نوجوان ایک ٹوٹی ہوئی دیوار کی اوٹ سے نکل کر باہر آ گیا۔

" آرتھر ۔ تم یہاں "..... نک نے کہا۔

" یس باس ۔ لڑکیاں اندر ہیں "..... آرتھر نے جواب دیا۔

" اندر کون ہے "..... نک نے پوچھا۔

" اندر کوئی نہیں ہے [illegible]

چیکنگ کر رہے ہیں "...... آرتھر نے کہا تو نک نے اثبات میں سر ہلا
دیا اور پھر آرتھر کی رہنمائی میں وہ اس عمارت میں داخل ہو گئے ۔
تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں ستونوں
کے ساتھ دو عورتیں بے ہوشی کے عالم میں رسیوں سے بندھی ہوئی
موجود تھیں ۔ ان کے سر اور جسم نیچے کی طرف ڈھلکے ہوئے تھے ۔

" دیکھو انہیں گارمیتھ ۔ کیا یہ واقعی مشکوک ہیں "...... نک نے
کہا۔

" ہاں ۔ یہ دونوں وہی ہیں ۔ بالکل وہی ہیں ۔ ان کے قدوقامت
سو فیصد وہی ہیں ۔ البتہ موساگ آئی لینڈ پر یہ کارمن نژاد تھیں جبکہ
اب ایکریمین نژاد ہیں "...... گارمیتھ نے چند لمحوں تک دونوں کو غور
سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" آرتھر ۔ کیا تمہارے پاس میک اپ واشر ہے "...... نک نے
کہا۔

" نہیں باس ۔ وہ تو ہیڈ کوارٹر میں ہے "...... آرتھر نے جواب
دیا۔

" جاؤ اور جیمز سے کہو کہ وہ سپر سپیشل میک اپ واشر فوراً یہاں
بھجوادے اور ہاں ۔ انہیں جلد ہوش تو نہیں آجائے گا "...... نک نے
کہا۔

" نہیں باس ۔ جب تک انہیں اینٹی گیس نہ سنگھائی جائے یہ
ہوش میں نہیں آسکتیں "...... آرتھر نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ آؤ گارمیتھ ۔ ہم بھی باہر رہیں ۔ پہلے ان کا میک
اپ چیک کر لیں پھر انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کریں
گے "...... نک نے کہا تو گارمیتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ تھوڑی دیر
بعد وہ عمارت سے باہر آکر کار کے قریب کھڑے ہو گئے جبکہ آرتھر
ٹونی کی طرف بڑھ گیا تھا۔

" اگر یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں تو پھر یہ دونوں اکیلی یہاں کیوں آئی
ہیں "...... نک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" اب یہ تو انہیں ہوش میں آنے کے بعد ہی معلوم ہو گا "۔
گارمیتھ نے جواب دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد ایک
جیپ دوڑتی ہوئی ان کے قریب آکر رکی تو اس میں سے آرتھر باہر آیا
اس کے ہاتھ میں سپر سپیشل میک اپ واشر تھا۔

" تم خود چلے گئے تھے "...... نک نے حیران ہو کر پوچھا۔

" یس باس ۔ ہیڈ کوارٹر میں جیمز اکیلا تھا "...... آرتھر نے جواب
دیا۔

" اوکے ۔ آؤ اب ان دونوں کے چہرے واش کرو "...... نک نے
کہا جبکہ اس نے جیپ کے ڈرائیور کو واپس جانے کا اشارہ کر دیا ۔
چنانچہ جیپ مڑ کر واپس چلی گئی تو آرتھر کے ساتھ نک اور گارمیتھ
دونوں اس کمرے میں پہنچے اور پھر سپر سپیشل میک اپ واشر سے
دونوں عورتوں کے چہرے چیک کئے گئے لیکن دونوں کے میک اپ
واش نہ ہوئے۔

"اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ سپر سپیشل میک اپ واشر بھی یہ میک اپ واش نہیں کر سکا۔ یہ تو کھال تک کو چھیل ڈالتا ہے"...... نک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی مسئلہ میرے ساتھ پیش آیا تھا نک جس کی وجہ سے میں مار کھا گیا تھا"...... گارمیتھ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ انہیں ہوش میں لے آؤ۔ اگر یہ ایجنٹ نہیں ہیں تب بھی ان کی لاشیں ہی سمندر میں پہنچیں گی"...... نک نے کہا تو آرتھر آگے بڑھا اور اس نے جیب سے لمبی گردن والی نیلے رنگ کی ایک شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے شیشی کا دہانہ ایک لڑکی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور دوسری لڑکی کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا کے تاریک ذہن میں اچانک روشنی کی لہریں سی کوندیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگ اٹھا۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو پہلے چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر غنودگی سی چھائی رہی پھر اچانک اس کا شعور پوری طرح بیدار ہو گیا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ وہ صالحہ کے ساتھ اس علاقے کو چیک کر رہی تھی کہ اچانک ان کے پیروں میں کوئی چیز آ کر پھٹی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن بجلی کی سی تیزی سے تاریک پڑ گیا تھا جبکہ اس سے پہلے ایک مسلح آدمی نے باقاعدہ ان سے پوچھ گچھ کی تھی لیکن پھر اس نے انہیں کلیئر کر کے جانے کا کہہ دیا تھا۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے دیکھا کہ وہ کسی کھنڈر نما عمارت کے بڑے سے کمرے میں ستون کے ساتھ رسیوں سے بندھی ہوئی کھڑی ہے۔ سائیڈ پر دوسرے ستون سے صالحہ بندھی ہوئی تھی

جس کے جسم میں اب ایسے آثار نظر آرہے تھے جیسے وہ بھی ہوش میں آ رہی ہو ۔ ایک طرف جدید ساخت کا میک اپ واشر پڑا ہوا تھا اور سامنے دو لحیم شحیم آدمی کھڑے تھے اور ان میں سے ایک کو وہ فوراً ہی پہچان گئی تھی کہ وہ گارمیتھ ہے جسے عمران نے موساگ جزیرے پر زندہ چھوڑ دیا تھا ۔ اسی لمحے صالحہ بھی کراہتی ہوئی ہوش میں آ گئی ۔

" یہ ۔ یہ کیا ہے ۔ یہ ہمیں کیوں اس طرح باندھا گیا ہے ۔ تم کون ہو " ...... جولیا نے ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں تمام جائزہ لینے کے بعد ایکریمین لہجے میں کہا ۔

" مجھے دیکھ کر تمہاری آنکھوں میں جو چمک پیدا ہوئی ہے اس سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو " ...... گارمیتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" پاکیشیائی ایجنٹ ۔ کیا مطلب ۔ ہم تو ایکریمین سیاح ہیں ۔ ہمارے پاس کاغذات ہیں ۔ بے شک چیک کر لو " ...... جولیا نے کہا ۔

" سنو لڑکی ۔ میں گارمیتھ نہیں ہوں کہ تمہارے میک اپ واش نہ ہونے پر تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا ۔ تم اگر واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہو تو بتا دو تاکہ تمہارے ساتھیوں کے ہاتھ آنے تک تمہیں زندہ رکھا جا سکے ورنہ میں دوسرا سانس لئے بغیر ابھی تم دونوں کو گولیوں سے اڑا دوں گا " ...... دوسرے آدمی نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ۔

" تم کون ہو اور تم کیوں بے گناہ سیاحوں کو ہلاک کرو گے " ۔ جولیا نے سخت لہجے میں کہا ۔

" میرا نام نک ہے اور اچھی طرح سن لو کہ میرا تعلق سرکاری ایجنسی سے ہے اور ہمارے پاس سرکاری طور پر ٹارگٹ ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں اور ان کے شبے میں پکڑے جانے والوں کو گولی مار دیں " ...... نک نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" کیا تم نے ہمارے سفارت خانے میں اطلاع دی ہے کہ تم ایسا کر رہے ہو ۔ کیا یہاں کوئی قانون بھی ہے یا نہیں " ...... جولیا کا لہجہ مزید سخت ہو گیا ۔ البتہ وہ اس کے ساتھ ساتھ چیک کر رہی تھی کہ رسیوں کی کیا پوزیشن ہے اور اس نے محسوس کر لیا تھا کہ بے ہوشی کے دوران ان کے جسم چونکہ نیچے کی طرف ڈھلکے ہوئے تھے اس لئے اب سیدھا کھڑے ہونے کی وجہ سے رسیاں قدرے ڈھیلی پڑ گئی تھیں لیکن ظاہر ہے اس کے ہاتھ اس کی سائیڈ پر تھے اور وہ کسی صورت دونوں ہاتھوں کو ستون کے عقبی سمت نہ لے جا سکتی تھی جہاں رسی کو گانٹھ دی گئی تھی ۔ البتہ یہ بات ان کے حق میں جاتی تھی کہ رسیاں صرف ان کے اوپر والے جسم پر باندھی گئی تھیں ۔

" مارگریٹ ۔ اگر یہ فائر کھولیں تو تم نے فوری طور پر ستون کے عقب میں جانا ہے ۔ اس طرح یقیناً کوئی نہ کوئی رسی کٹ جائے گی اور ہمیں کچھ نہ کچھ کرنے کا موقع مل جائے گا " ...... جولیا نے فرانسیسی زبان میں صالحہ سے بات کرتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ میں سمجھتی ہوں" ...... صالحہ نے اسی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے کیا باتیں شروع کر دی ہیں" ...... نک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں اپنی ساتھی سے پوچھ رہی تھی کہ کیا تمہیں رقم دے دی جائے کہ تم ہمیں چھوڑ دو کیونکہ مجھے یقین ہے کہ تم یہ ڈرامہ صرف ہمیں لوٹنے کے لئے کر رہے ہو" ۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا کہا ہے تمہاری ساتھی نے" ...... نک نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"اس نے کہا ہے ٹھیک ہے ۔ وہ رقم دینے کے لئے تیار ہے" ...... جولیا نے جواب دیا۔

"کہاں ہے تمہاری رہائش" ...... نک نے پوچھا۔

"ہوٹل کلاسک میں" ...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کمرہ نمبر کیا ہے" ...... نک نے پوچھا۔

"بیس اکیس ۔ میرا نام ڈیزی ہے جبکہ میری ساتھی کا نام مارگریٹ ہے" ...... جولیا نے جواب دیا۔

"گڈ ۔ تم نے جس اعتماد بھرے انداز میں جواب دیئے ہیں اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ تم دونوں واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہو [illegible] میں تمہیں صرف دو منٹ دیتا ہوں ۔ اگر تم بتا دو کہ تمہارے ساتھی کہاں ہیں تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے ورنہ دو منٹ

بعد تمہارے جسم گولیوں سے چھلنی کر دیئے جائیں گے" ...... نک نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم خواہ مخواہ ضد کر رہے ہو ۔ تم بولو تمہیں کتنی رقم چاہئے" ۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں نک ۔ اس لئے وقت ضائع مت کرو ان کا خاتمہ کر دو ۔ پھر ان کے ساتھیوں کو بھی چیک کر لیں گے ۔ وہ اب بھاگ کر کہاں جائیں گے" ...... ساتھ کھڑے گارمیتھ نے کہا۔

"آرتھر" ...... نک نے اپنے ساتھ کھڑے آرتھر سے کہا۔

"یس باس" ...... آرتھر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"دو مشین گنیں لے آؤ ۔ ایک مجھے دو اور ایک گارمیتھ کو تاکہ ہم دونوں مشترکہ طور پر ان دونوں کا خاتمہ کر سکیں" ۔ نک نے کہا۔

"یس باس" ...... آرتھر نے کہا اور واپس مڑ گیا جبکہ نک دوبارہ غور سے جولیا اور صالحہ کو دیکھنے لگا جیسے اپنی بات پر ان کا ردعمل چیک کرنا چاہتا ہو۔

"آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے ۔ تم دو کمزور اور بندھی ہوئی عورتوں کو کیوں ہلاک کرنا چاہتے ہو" ...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے واقعی سمجھ نہ آ رہی ہو۔

"اسی لئے تو میں کہہ رہا ہوں کہ اپنے پاکیشیائی ایجنٹ ہونے کا اقرار کر لو اور اپنے ساتھیوں کے بارے میں سب کچھ بتا دو ۔ میرا

وعدہ کہ تم دونوں کو تمہارے ساتھیوں کے دستیاب ہونے تک زندہ چھوڑ دیا جائے گا"...... نک نے جواب دیا۔

" جب ہم نہ پاکیشیائی ہیں اور نہ ہی ہمارا پاکیشیا سے کوئی تعلق ہے تو ہم تمہیں آخر کیا بتائیں"...... جولیا نے کہا۔

" تمہارا کیا جواب ہے لڑکی"...... نک نے اس بار براہ راست صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم ڈاکو نک ہو۔ سنو۔ ہم تمہیں رقم دے دیتی ہیں۔ ہماری جان چھوڑ دو۔ پلیز"...... صالحہ نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ پھر واقعی اب اور کوئی صورت باقی نہیں رہی سوائے اس کے کہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے"...... نک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے نک کہ ان پر تشدد کیا جائے۔ شاید یہ زبان کھول دیں"...... گارمیتھ نے کہا۔

" اگر یہ واقعی تربیت یافتہ ہیں تو پھر ان پر تشدد بے کار ہو گا اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر تشدد کے باوجود یہ کیا بتا سکیں گی اس لئے آخری صورت یہی ہے کہ ان کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں سمندر میں پھینک دی جائیں"...... نک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے آرتھر اندر داخل ہوا۔ اس کے ایک ہاتھ میں مشین گن تھی جبکہ دوسری مشین گن اس نے اپنے کاندھے سے لٹکا رکھی تھی۔

" باس۔ یہ لیں گنیں"...... آرتھر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین

گن نک کو دیتے ہوئے کہا اور پھر دوسری مشین گن اس نے کاندھے سے اتار کر گارمیتھ کی طرف بڑھا دی۔

" کیا ضرورت ہے علیحدہ علیحدہ فائرنگ کرنے کی۔ ایک ہی برسٹ سے دونوں کو اڑا دو"...... گارمیتھ نے کہا تو نک بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم فرانسیسی زبان نہیں جانتے جبکہ میں جانتا ہوں۔ اس لڑکی ڈیزی نے فرانسیسی زبان میں مارگریٹ کو باقاعدہ ہدایت کی تھی کہ اگر ادھر سے فائرنگ ہو تو یہ ستون کی عقبی طرف گھوم جائے۔ اس طرح فائرنگ سے رسیاں کٹ جائیں گی اور یہ بات سننے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اس لئے ان کی ہلاکت ضروری ہے۔ تم مشین گن لے کر ستون کی عقبی طرف چلے جاؤ۔ میں ادھر سے فائر کرتا ہوں۔ اگر یہ گھوم کر ادھر جائیں تو تم نے ادھر سے فائرنگ کرنی ہے"...... نک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب واقعی ان کی ہلاکت ضروری ہو گئی ہے"...... گارمیتھ نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا عقبی طرف چلا گیا۔

" اب بولو۔ آخری چانس دے رہا ہوں"...... نک نے مشین گن سیدھی کرتے ہوئے کہا۔

" ہمارا تعلق واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب آئی ہو ناں سیدھی راہ پر۔ ادھر آجاؤ گارمیتھ"...... نک نے
عانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تو دوسرے لمحے گارمیتھ بھی
سکراتا ہوا عقبی طرف سے آکر نک کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"آخر موت کے خوف نے انہیں اصلیت قبول کرنے پر مجبور کر
دیا ہے"...... گارمیتھ نے کہا۔

"ہاں۔ اور اگر یہ اب بھی جھوٹ بولتی تو میں واقعی فائر کھول
یتا"...... نک نے جواب دیا اور پھر جولیا کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"ہاں۔ اب شرافت سے بتا دو کہ تمہارے ساتھی کہاں ہیں"۔
ک نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے اس رہائشی کالونی کا نام نہیں آتا۔ صرف ایریا کا نام آتا
ہے"...... جولیا نے کہا۔

"دیکھو لڑکی۔ میں نے اب تک تمہارا بے حد لحاظ کیا ہے۔ تم
میرے ملک کی دشمن ہو اس لئے میں تمہارے جسم کے ایک ایک
ریشے پر گولیاں چلا سکتا ہوں۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سچ بول دو"۔
نک نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے غلط بیانی نہیں کی۔ مجھے واقعی صرف ایریئے کا علم
ہے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ایک بار پھر گارمیتھ کو پیچھے بھیجنا پڑے
گا"...... نک نے ہونٹ کاٹتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہی ہوں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"گارمیتھ۔ اب مزید کوئی چانس نہیں رہا۔ یا تو تم عقبی طرف
جاؤ یا پھر میں جاتا ہوں۔ اب انہیں ہلاک کرنا ہی پڑے گا"...... نک
نے کہا۔

"جب انہوں نے قبول کر لیا تو انہیں ختم کر دو۔ باقی رہ گئے ان
کے ساتھی تو انہیں بھی دیکھ لیں گے۔ میں عقبی طرف جا رہا
ہوں"...... گارمیتھ نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھتا ہوا وہ دونوں
ستونوں جن کے ساتھ جولیا اور صالحہ بندھی ہوئی تھیں کے درمیان
سے گزرتا ہوا عقبی طرف جانے ہی لگا تھا کہ یکلخت صالحہ کا بازو بجلی کی
سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی گارمیتھ کے ہاتھ سے
مشین گن نکل گئی۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... گارمیتھ نے حیرت کی شدت سے اچھلتے
ہوئے کہا لیکن اسی لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی سامنے
کھڑے ہوئے آرتھر اور نک دونوں چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے
اور بری طرح تڑپنے لگے جبکہ گارمیتھ بجلی کی سی تیزی سے صالحہ پر جھپٹا
لیکن صالحہ بجلی کی سی تیزی سے ستون کے ساتھ گھومتی ہوئی عقبی
طرف چلی گئی اور گارمیتھ اپنے زور پر دوڑتا ہوا آگے بڑھ گیا لیکن اس
کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور نک کے ہاتھ سے نکل کر گری ہوئی
مشین گن کی طرف جھپٹ ہی رہا تھا کہ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ
ہی وہ چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل فرش پر گرا اور بری طرح تڑپنے لگا
دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازیں دوبارہ سنائی دیں اور گارمیتھ یکلخت

ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی صالحہ نے ایک ہاتھ سے اپنے گرد موجود رسیاں ہٹانا شروع کر دیں۔ رسی کی گانٹھ شاید وہ پہلے ہی کھول چکی تھی۔ دوسرے لمحے وہ دوڑ کر جولیا کے عقب میں گئی اور اس نے گانٹھ کا ایک سرا جھٹکے سے کھینچا تو رسی کھل گئی اور صالحہ تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

"ویل ڈن صالحہ۔ ویل ڈن۔ تم نے آج اپنے ساتھ ساتھ میری زندگی بھی بچالی ہے"۔۔۔ جولیا نے جلدی سے اپنے جسم کے گرد سے رسیاں ہٹاتے ہوئے کہا جبکہ نک، آرتھر اور گارمتھ تینوں بے حس و حرکت فرش پر پڑے ہوئے تھے۔

"گارمتھ کے واپس سامنے آتے ہی میرے ہاتھ میں رسی کی گانٹھ کا ایک سرا آ گیا اور میں نے جھٹکے سے رسی کھول لی لیکن باقی رسیاں کھل نہ رہی تھیں البتہ میں نے ہاتھ باہر نکال لیا تھا اور پھر اسی ہاتھ سے میں نے گارمتھ کی گن جھپٹ لی"۔۔۔ صالحہ نے جھک کر اوندھے منہ پڑے ہوئے گارمتھ کو سیدھا کرتے ہوئے کہا۔ جولیا نے بھی آگے بڑھ کر دوسری مشین گن اٹھا لی۔

"یہ تینوں تو ہلاک ہو چکے ہیں اب باہر ان کے ساتھی موجود ہوں گے۔ ان کا کیا کیا جائے"۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"عقبی طرف سمندر ہے۔ اس طرف ان کی چیکنگ نہ ہو گی۔ ہمیں اب ساحل کے ساتھ ساتھ تیر کر آگے جانا ہو گا"۔۔۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن سامنے تو پھر بھی آنا ہی پڑے گا"۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"یہ پرانی اور خستہ عمارت ہے۔ اس میں ضرور کوئی نہ کوئی عقبی راستہ ہو گا۔ آؤ جلدی کرو"۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس کمرے سے نکل کر ایک ٹوٹے ہوئے راستے سے گزر کر چند ہی لمحوں میں عقبی طرف پہنچ گئیں۔ سامنے ساحل اور اس کے بعد سمندر تھا۔

"جولیا۔ اس طرف درختوں کا ذخیرہ ہے اور یہ ذخیرہ سامنے کی طرف سے نظر نہیں آسکتا کیونکہ درمیان میں عمارت ہے۔ آگے اونچی جھاڑیاں ہیں۔ ہم آسانی سے نکل جائیں گی"۔۔۔ صالحہ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اب ان کا خاتمہ ضروری ہے ورنہ انہوں نے ہمیں نہیں چھوڑنا۔ آؤ میرے پیچھے"۔۔۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ عقبی طرف جانے کی بجائے تیزی سے اس طرف بڑھنے لگی جدھر سے وہ عمارت کے سامنے کے رخ پر پہنچ سکتی تھی۔ یہاں ساحل کے قریب جھاڑیاں موجود تھیں اور پھر وہ دونوں رینگتی ہوئی ان جھاڑیوں کی اوٹ میں آگے بڑھنے لگیں اور پھر اچانک وہ دونوں ٹھٹھک کر رک گئیں کیونکہ ایک آدمی کو انہوں نے عمارت کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ آدمی عمارت کے اندر غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دوڑتا ہوا باہر آیا اور اس نے چیخ چیخ کر بتانا شروع کر دیا کہ نک، گارمتھ اور

ھر تینوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے ۔اس کے چیختے ہی ادھر ادھر سے
افراد اوٹوں سے نکل کر تیزی سے عمارت کی طرف دوڑنے لگے ۔
"جیسے ہی یہ قریب پہنچیں ان پر فائر کھول دینا"...... جولیا نے کہا
صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو"...... ایک آدمی نے دوڑ کر قریب آتے
وئے کہا۔
"میں درست کہہ رہا ہوں ۔ وہ دونوں لڑکیاں بھی غائب
ہیں"...... اندر سے باہر آنے والے نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان
کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی جولیا نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا
ور تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی وہ پانچوں چیختے ہوئے نیچے
رے ۔ان میں سے دو آدمیوں نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے
صالحہ نے ٹریگر دبا دیا اور پھر جیسے ان سب پر گولیوں کی بارش سی ہو
گئی اور چند لمحوں بعد وہ پانچوں ختم ہو چکے تھے ۔
"آؤ اب یہاں سے نکل چلیں ورنہ پولیس آگئی تو مسئلہ بن جائے
گا ۔ مشین گنیں یہیں پھینک دو"...... جولیا نے کہا اور مشین گن
وہیں پھینک کر وہ جھاڑیوں کی اوٹ لیتی ہوئی آگے کی طرف دوڑتی
چلی گئی ۔ صالحہ اس کے پیچھے تھی اور پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ اس
ایریئے سے باہر آگئیں تو ان دونوں نے اطمینان کا سانس لیا ۔ وہ نہ
صرف یقینی موت سے نکل آئی تھیں بلکہ انہوں نے ایف ایجنسی کے
سیکشن کا بھی خاتمہ کر دیا تھا ۔

فوسٹر اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فوسٹر
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس ۔ فوسٹر بول رہا ہوں"...... فوسٹر نے اپنے مخصوص لہجے
میں کہا۔
"کران آئی لینڈ سے جیمز بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف
سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو فوسٹر بے اختیار چونک پڑا۔
"جیمز ۔ تم نے کیوں کال کی ہے ۔ نک کہاں ہے اور گارمیتھ پہنچا
ہے یا نہیں"...... فوسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"باس نک ۔ باس گارمیتھ اور باس نک کا پورا سیکشن سوائے
میرے سب ہلاک ہو چکے ہیں"...... جیمز نے جواب دیا تو فوسٹر کو
یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم اور ذہن دونوں یکلخت منجمد ہو گئے
ہوں۔

"ہیلو باس" ۔ چند لمحوں بعد جب جیمز کی آواز دوبارہ سنائی دی تو فوسٹر محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً کرسی سے اچھل پڑا۔

"تم ۔ تم کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا تم نشے میں ہو یا پاگل ہو گئے ہو ۔ کیا کہہ رہے ہو" ۔ فوسٹر نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس ۔ ان سب کی لاشیں اس وقت پولیس ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں اور میں نے خود جا کر اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں ۔ اس کے بعد آپ کو کال کیا ہے" ۔ جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس نے ایسا کیا ہے اور کیسے ۔ کیا مطلب ۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ گارمیتھ اور نک جو دونوں ہی ایف ایجنسی کے ٹاپ ایجنٹ تھے ۔ وہ دونوں اکٹھے کیسے مار کھا گئے ۔ نہیں ۔ ایسا ہونا تو ممکن ہی نہیں ہے" ۔ فوسٹر نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

"باس ۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں ۔ ٹی ایس کے علاقے میں ساحل کے ساتھ ایک پرانی اور خستہ عمارت ہے ۔ باس نک کو معلوم ہوا تھا کہ سنڈے کی رات کو وہاں لیبارٹری کے لئے سائنسی سامان کی سپلائی رکھ دی جاتی ہے اور رات کو کسی بھی وقت ایک آبدوز ساحل پر آتی ہے اور یہ سامان اٹھا کر لے جاتی ہے اور دوسری لسٹ وہاں رکھ دی جاتی ہے ۔ باس نک کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی اس بارے میں معلوم ہو چکا ہے اس نے

باس نک نے پورے سیکشن کو وہاں چیکنگ کے لئے لگا دیا ۔ صرف میں آفس میں رہ گیا ۔ پھر باس گارمیتھ اتھانیز سے آ گئے ۔ وہ دونوں آفس میں موجود تھے کہ چیکنگ سپاٹ سے ٹونی کی کال آئی کہ دو ایکریمین عورتوں کو مشکوک سمجھ کر چیک کیا گیا ہے لیکن وہ سیاح ہیں جس پر باس نک نے میرے ذریعے ٹونی کو حکم دیا کہ ان دونوں عورتوں کو بے ہوش کر کے اس عمارت کے اندر ستونوں سے باندھا جائے کیونکہ باس گارمیتھ انہیں موساگ جزیرے پر دیکھ چکا تھا اس لئے وہ انہیں قد وقامت سے پہچان لے گا ۔ چنانچہ ان کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ۔ پھر باس نک اور باس گارمیتھ وہاں چلے گئے ۔ کافی دیر بعد مجھے ایک ضروری کام کی وجہ سے باس نک سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کرنا پڑا لیکن ٹرانسمیٹر کال کا کوئی جواب نہ دیا گیا تو میں نے ٹونی کو کال کیا مگر جب اس کی طرف سے بھی کوئی جواب نہ ملا تو میں فکر مند ہو گیا اور پھر میں خود وہاں پہنچا تو وہاں ہر طرف پولیس پھیلی ہوئی تھی اور وہاں مجھے معلوم ہوا کہ باس گارمیتھ ، باس نک اور ارتھر تینوں کی لاشیں گولیوں سے چھلنی اس عمارت کے ایک کمرے میں پڑی ہوئی پولیس کو ملی ہیں ۔ دو ستونوں کے ساتھ کھلی ہوئی رسیاں بھی پڑی ہوئی تھیں جبکہ ٹونی اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں عمارت سے باہر اکٹھی پڑی ہوئی تھیں ۔ انہیں بھی گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا تھا اور یہ گولیاں جس اینگل سے چلائی گئی تھیں وہ اس عمارت کے باہر جھاڑیوں کی جگہ تھی ۔ وہاں دو مشین گنیں بھی پڑی ہوئی ملی

ہیں ۔ پھر پولیس نے جو چیکنگ کی ہے اس کے مطابق دو عورتوں کے جوتوں کے نشانات اس بڑے کمرے سے باہر ٹوٹے ہوئے راستے سے ہو کر عقبی طرف ساحل کی طرف جاتے ہوئے دیکھے گئے اور وہاں سے وہ اس جگہ تک آئے ہیں جہاں مشین گنیں پڑی ہوئی تھیں اور پھر آگے جا کر جزیرے میں گم ہو گئے ہیں ۔ اس سارے وقوعہ سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ باس نک نے دونوں لڑکیوں کو ستونوں کے ساتھ باندھ دیا تھا ۔ پھر نجانے کیا ہوا اور دونوں لڑکیاں آزاد ہو گئیں اور انہوں نے باس نک، باس گارمیتھ اور آرتھر کو گولیاں ماریں اور بیرونی برآمدے سے عقبی طرف جا کر ساحل کے ساتھ ساتھ چل کر جھاڑیوں کی اوٹ میں چھپ کر بیٹھ گئیں ۔ مشین گنیں ان کے پاس تھیں ۔ پھر شاید فائرنگ کی آوازیں سن کر ٹونی اور اس کے ساتھی اس عمارت کے سامنے اکٹھے ہوئے لیکن ان دونوں لڑکیوں نے ان پر فائر کھول دیئے اور انہیں ہلاک کر کے مشین گنیں وہیں جھاڑیوں کے پیچھے پھینک کر وہ جزیرے میں غائب ہو گئیں "۔ جیمز نے پوری تفصیل سے اپنا تجزیہ پیش کرتے ہوئے کہا۔

" ویری بیڈ ۔ یہ تو واقعی بے حد برا ہوا ۔ جوڈی پہلے ہلاک ہو گئی اب نک اور گارمیتھ بھی ہلاک ہو گئے ۔ پہلے گارمیتھ کا سیکشن ختم ہوا اب نک کا سیکشن ختم ہو گیا ۔ رئیلی ویری بیڈ ۔ اب کیا کیا جائے "...... فوسٹر نے خود کلامی کے سے انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ اس آبدوز کی وجہ سے یہ بات تو طے ہے کہ لیبارٹری

کران جزیرے پر نہیں ہے ۔ البتہ اب یہ پاکیشیائی ایجنٹ لازماً کل اس آبدوز پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ اس کے ذریعے وہ لیبارٹری کو تلاش کر کے اس کو تباہ کر سکیں اس لئے اب دو صورتیں ہیں ۔ ایک تو یہ کہ آپ اعلیٰ حکام سے بات کر کے اس ہفتے آبدوز کو وہاں آنے سے روک دیں ۔ اس طرح ہمیں مزید ایک ہفتہ مل جائے گا اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو اس پورے علاقے پر فوج کا پہرہ لگوا دیں تاکہ یہ لوگ آبدوز پر قبضہ نہ کر سکیں "...... جیمز نے کہا۔

" نہیں ۔ ہم فوج کو سامنے نہیں لا سکتے ۔ اگر ہم نے فوج کو کال کیا تو اس کا یہی مطلب لیا جائے گا کہ ایف ۶ ایجنسی ناکام ہو گئی ہے اور ناکامی کا مطلب ہو گا کہ پوری ایف ۶ ایجنسی کو ختم کر دیا جائے اور ایف ۶ ایجنسی صرف نک اور گارمیتھ پر مشتمل نہیں ہے ۔ میں اب اکٹھے دو سیکشن وہاں بھیجوں گا ۔ دونوں ٹاپ سیکشن ۔ ہیری اور لاشانو کی سرکردگی میں ۔ یہ دونوں کسی طرح بھی نک اور گارمیتھ سے کم نہیں ہیں ۔ یہ تمہارے ساتھ رابطہ کریں گے اور تم نے ان کی رہنمائی کرنی ہے "...... فوسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

" اوکے باس "...... دوسری طرف سے جیمز نے کہا تو فوسٹر نے رسیور رکھ دیا۔

" ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ ہو گا اور لازماً ہو گا "...... فوسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

کران آئی لینڈ سے تقریباً ڈیڑھ سو بحری میل دور ایک بڑے جزیرے مناٹو پر عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ جولیا اور صالحہ نے آکر جو تفصیل بتائی تھی اس کے بعد عمران نے اب اس عمارت کے قریب سے آبدوز پر قبضہ کرنے کا خیال چھوڑ دیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب وہاں ایک ایک جھاڑی کے پیچھے سرکاری لوگ موجود ہوں گے۔ یہ اور بات ہے کہ اس نے صالحہ اور جولیا کی کارکردگی کی کھل کر تعریف کی تھی لیکن ساتھ ہی اس نے سب ساتھیوں کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ اب ٹی ایس علاقے کی طرف رخ کرنا ہی خودکشی کے مترادف ہو گا اور سب ساتھیوں نے اس کی تائید کر دی تھی لیکن مسئلہ تھا لیبارٹری کو ٹریس کرنے کا اور ایسا تب ہی ہو سکتا تھا جب اس آبدوز پر قبضہ کیا جائے لیکن آبدوز پر قبضہ کیسے کیا جا سکتا تھا۔ یہ بات ان کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی اور پھر عمران نے اس

پورے علاقے کا نقشہ منگوا کر اسے چیک کیا تو بہت سوچ بچار کے بعد اس نے اس جزیرہ مناٹو کو نقشے میں مارک کیا۔ یہ جزیرہ حکومت انان کی تحویل میں نہ تھا بلکہ یہ جزیرہ انان کے ہمسایہ ملک یاگوسلاویہ کے تحت تھا۔ یہ تحویل صرف کاغذوں کی حد تک تھی۔ وہاں مناٹو جزیرے پر ایک خودمختار حکومت تھی۔ البتہ وہاں کا گورنر یاگوسلاویہ کی طرف سے تعینات کیا جاتا تھا لیکن گورنر بے اختیار تھا اصل اختیارات وہاں کے چیف سیکرٹری کے پاس تھے جو مناٹو جزیرے کا ہی رہنے والا تھا۔ اس کا نام مجاکو تھا۔ اسے پرنس مجاکو کہا جاتا تھا۔ پرنس مجاکو مناٹو جزیرے کے اصل حکمرانوں کی اولاد سے تھا۔ بعد میں اس پر یاگوسلاویہ نے قبضہ کر لیا اور پرنس مجاکو کے آباؤ اجداد اس قبضے کے خلاف لڑتے رہے۔ آخرکار یہ طے پایا کہ کاغذات میں اس جزیرے کی ملکیت اور حکومت یاگوسلاویہ کی سمجھی جائے گی اور اس کا گورنر بھی یہاں موجود رہے گا لیکن اصل حکومت پرنس مجاکو کی ہو گی۔ اسے چیف سیکرٹری کا عہدہ دیا گیا تھا۔ گو اس کی تعیناتی بھی حکومت یاگوسلاویہ کرتی تھی لیکن وہ مکمل طور پر خودمختار تھا۔ جزیرے پر موجود پولیس اور دیگر تمام سرکاری ایجنسیاں پرنس مجاکو کے تحت کام کرتی تھیں اور عمران نے جو معلومات حاصل کی تھیں ان کے مطابق پرنس مجاکو کے پیچھے یہودیوں کی طاقت موجود تھی۔ وہ یہودیوں کی مدد کرتا تھا اور چونکہ یہ بات اب واضح ہو گئی تھی کہ یہ لیبارٹری اسرائیل یا یہودیوں کی ہے اس لئے عمران نے

یہ اندازہ لگایا تھا کہ یہ لیبارٹری مناٹو جزیرے پر ہی ہو سکتی ہے۔ ویسے بھی مناٹو جزیرے کے گرد سمندر کی گہرائی اس قدر تھی کہ آبدوز وہاں آسانی سے حرکت کر سکتی تھی۔ چنانچہ عمران کی تجویز پر کران آئی لینڈ سے ایک خصوصی ہیلی کاپٹر کرائے پر لیا گیا اور وہ سب اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے کران آئی لینڈ سے مناٹو جزیرے پر پہنچ گئے تھے اور اس وقت وہ سب مناٹو جزیرے کی ایک رہائش گاہ میں موجود تھے۔

"عمران صاحب۔ جو سائنسی سپلائی کران آئی لینڈ سے آبدوز کے ذریعے لائی جاتی ہے وہ یہاں مناٹو سے بھی تو حاصل کی جا سکتی ہے۔ پھر ایسا کیوں کیا جاتا ہے"...... صفدر نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ سپلائی اتھانیز کی ایک بین الاقوامی کمپنی دیتی ہے۔ وہ پوری دنیا سے اسے خرید کرتی ہے۔ مناٹو جزیرے پر ایسی کوئی کمپنی نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ بالکل ہی عام سا جزیرہ ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب اس لیبارٹری کو آپ ٹریس کیسے کریں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"اس کے لئے اس آبدوز کو ٹریس کرنا پڑے گا اور اس کے لئے میں نے کران آئی لینڈ سے ضروری مشینری حاصل کر لی ہے۔ اب رات پڑتے ہی ہم ساحل پر پہنچ جائیں گے اور پھر یہ کام شروع ہو

جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"رات تو پڑنے والی ہے"...... صالحہ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سامنے موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا جبکہ اس کے ساتھیوں کے چہروں پر فون کال آنے سے انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ انہیں یہاں پہنچے ہوئے دو گھنٹے ہو گئے تھے اور اس دوران نہ ہی عمران نے کسی کو فون کر کے یہاں کا نمبر دیا تھا اور نہ ہی کوئی آدمی یہاں آیا تھا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ستاجر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ مناٹو جزیرے کے شمال مغرب کی طرف سمندر کے اندر چھپی ہوئی چٹانوں کا ایک سلسلہ واقعی موجود ہے"۔ ستاجر نے کہا۔

"کیا اسے چیک کیا گیا ہے۔ اس کی گہرائی کتنی ہے اور وہ جزیرے سے کتنے فاصلے پر ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... ستاجر نے کہا اور پھر اس نے تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کون ہے اور آپ نے کب اس سے بات کی تھی"۔۔۔ صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ سناجر غوطہ خوری کی تربیت دینے والے ادارے کا مینجر ہے۔ یہ ادارہ یہاں آنے والے سیاحوں کو نہ صرف غوطہ خوری سکھاتا ہے بلکہ انہیں اپنے مخصوص غوطہ خوروں کی مدد سے سمندر کے اندر کافی گہرائی میں بھی لے جاتا ہے۔ اس کی ٹپ مجھے کران آئی لینڈ سے مل گئی تھی۔ میں نے جس پراپرٹی ڈیلر کے ذریعے یہ رہائش گاہ حاصل کی ہے اس کے مینجر سے اس ادارے کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لیں اور پھر یہاں آکر میں نے پبلک فون بوتھ سے وہاں فون کیا۔ میں نے سناجر کو بڑی رقم کی آفر کی تو وہ کام کرنے پر تیار ہو گیا۔ چنانچہ تم لوگوں کو یہاں بھیج کر میں اس کے آفس گیا اور اسے یہاں کا فون نمبر دے کر یہ بھی بتا دیا کہ وہ مخصوص غوطہ خوروں کے ذریعے معلومات حاصل کرے۔ چنانچہ اب اس نے رپورٹ دی ہے چونکہ اس وقت ان کا خیال تھا کہ مناٹو جزیرے کے گرد سمندر کے اندر چٹانوں کا کوئی سلسلہ نہیں ہے لیکن اب اس نے رپورٹ دی ہے کہ ایسا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن ان زیر آب چٹانوں کا کیا مطلب۔ کیا وہاں لیبارٹری ہے"۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"ہاں اور اسی لئے آبدوز استعمال کی جاتی ہے ورنہ تو آبدوز کی جگہ لانچ استعمال کی جاتی یا ہیلی کاپٹر۔ لیکن آبدوز کی وجہ سے یہ بات طے

ہو گئی کہ یہ لیبارٹری زیر آب ہے اور زیر آب لیبارٹری صرف قدرتی چٹانوں کے اندر ہی بنائی جا سکتی ہے۔ ویسے نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"تو اب آپ کیا کریں گے"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہم نے اس لیبارٹری پر قبضہ کرنا ہے اور وہاں سے فارمولا حاصل کرنا ہے اور پھر لیبارٹری کو تباہ بھی کرنا ہے۔ آؤ چلیں۔ اب کام کا وقت ہو گیا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی میں موجود جیپ میں سوار مناٹو جزیرے کے شمال مغرب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جیپ کے اندر عقبی طرف چار بڑے بڑے سیاہ رنگ کے تھیلے پڑے ہوئے تھے شمال مغربی ساحل بالکل ویران تھا۔ وہاں چونکہ ساحل کٹا پھٹا تھا اس لئے وہاں نہ ہی کوئی گھاٹ تھی اور نہ ہی کوئی لانچ نظر آ رہی تھی ہر طرف درختوں کے گھنے جھنڈ اور اونچی اونچی جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ عمران نے جیپ ساحل کے قریب درختوں کے ایک جھنڈ میں روک دی اور پھر وہ نیچے اتر آیا۔

"صفدر۔ چھوٹا تھیلا باہر لے آؤ"۔۔۔ عمران نے نیچے اترنے سے پہلے عقبی سیٹ پر موجود صفدر سے کہا تو صفدر تھیلا اٹھا کر باہر آ گیا باقی ساتھی پہلے ہی باہر آ گئے تھے۔

"آپ لوگ ادھر ادھر پھیل جائیں اور نگرانی کریں۔ ہو سکتا ہے یہاں بھی ایف ایجنسی کے مخبر موجود ہوں یا پولیس مشینری دیکھ کر چیکنگ شروع کر دے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا ہم نے انہیں جبراً روکنا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"ارے نہیں ۔ ہم اقوام متحدہ کے تحت ایک خصوصی ادارے کے ارکان ہیں اور ہمارا کام مختلف جزیروں کے ارد گرد سمندر کی گہرائی کی پیمائش کرنا ہے ۔ باقاعدہ ہمارے پاس کاغذات ہیں ۔ میں نے تمہیں اس لئے نگرانی کے لئے کہا ہے کہ میں مشینری کے فوکس سے اس آبدوز کو چیک کروں گا اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی اچانک میرے سر پر پہنچ جائے اور اگر انہیں پہلے اطلاع مل جائے گی تو فوکس سے آبدوز کو غائب کر دیا جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بکھر کر ادھر ادھر چلے گئے جبکہ جولیا اور صالحہ وہیں رہ گئیں ۔ عمران نے بیگ کھولا ۔ اس میں ایک باریک سی سیاہ رنگ کی تار کا بہت بڑا گچھا مخصوص انداز میں لپٹا ہوا تھا جس کے آخری سرے پر ایک لٹو نما آلہ لگا ہوا تھا اور اس تار کا دوسرا سرا ایک مستطیل مشین کے اندر غائب ہو رہا تھا۔ عمران نے اس مشین کو اٹھا کر ساحل کے قریب کر کے اس کے نیچے موجود آٹو میٹک سٹینڈ کو کھول کر اسے زمین پر اچھی طرح ایڈجسٹ کر دیا اور پھر اس نے تار کے گچھے کو کھولا اور وہ لٹو نما آلہ اس نے پانی میں ڈال دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تار کا آخری سرا پکڑ لیا ۔ جولیا اور صالحہ خاموش کھڑی اسے یہ سب کچھ کرتے دیکھ رہی تھیں ۔ تھوڑی دیر بعد پوری تار پانی کے اندر غائب ہو گئی تو عمران نے آہستہ سے تار کو چھوڑا اور پھر وہ مشین کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ سٹینڈ کی وجہ سے

مشین کی بلندی اس کے قد کے برابر ہو گئی تھی ۔ عمران نے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی مشین پر مختلف رنگوں کے چھوٹے بڑے بلب تیزی سے جلنے گئے اور اس پھر سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور اس پر مسلسل جھماکے ہونے لگے ۔ عمران نے ایک اور بٹن پریس کیا تو سکرین کے کونے میں ایک چوکھٹا نمودار ہوا اور اس پر ہندسے آنے شروع ہو گئے چند لمحوں بعد ایک بار پھر جھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہندسے غائب ہو گئے لیکن اب سکرین پر زیر آب مناظر نظر آ رہے تھے لیکن یہ مناظر تیزی سے تبدیل ہوتے جا رہے تھے ۔ تھوڑی دیر بعد ایک منظر رک گیا ۔ یہ پانی کے اندر دور دور تک پھیلی ہوئی اونچی نیچی چٹانوں کا منظر تھا اور اس منظر کو دیکھ کر عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں درست اطلاع دی گئی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کس بارے میں"...... جولیا نے کہا۔

"ان پہاڑی چٹانوں کے بارے میں"...... عمران نے کہا۔

"وہ ۔ وہ دیکھیں ۔ وہ شاید آبدوز باہر آ رہی ہے"...... اچانک ساتھ کھڑی صالحہ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ واقعی ان چٹانوں کے آخری حصے سے ایک آبدوز اوپر کو اٹھ رہی تھی۔

"ہاں ۔ یہی ہماری مطلوبہ آبدوز ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا

آئیڈیا درست ثابت ہوا ہے"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اب آگے کیا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

" وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا"...... عمران نے کہا فوراً ہی جواب دیا تو جولیا نے تو بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جبکہ صالحہ ہنس پڑی تھی تھوڑی دیر بعد آبدوز سکرین سے غائب ہو گئی۔

" عمران صاحب ۔ جولیا نے درست بات کی ہے ۔ کیا صرف آبدوز کو آتا جاتا دیکھنے سے ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا"...... صالحہ نے کہا۔

" صرف دیکھنے سے مشن مکمل ہو جاتا تو پھر مسئلہ ہی کیا تھا ۔ بڑا خرچہ کرنا پڑتا ہے ۔ لوگ اکٹھے ہوتے ہیں ۔ مولوی صاحب آتے ہیں گواہان کا انتظام کرنا پڑتا ہے پھر مشن مکمل ہوتا ہے"...... عمران نے اپنا مخصوص چرخہ شروع کر دیا۔

" صالحہ ۔ تم یہیں رکو ۔ میں جا رہی ہوں"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے قدم اٹھاتی ایک طرف بڑھتی چلی گئی۔

" عمران صاحب ۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہم سب نے جولیا کو چیف کے انتہائی حکم سے بچانے کے لئے اس کی برین واشنگ کرائی ہے لیکن آپ اسے ایسے جھٹکے دیتے ہیں کہ جس سے وہ دوبارہ جذباتی ہو جائے ۔ کیا آپ کو واقعی جولیا سے کوئی ہمدردی نہیں ہے"۔ جولیا کے دور جاتے ہی صالحہ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" مجھے دنیا کی ہر اس لڑکی سے ہمدردی ہوتی ہے جسے ابھی تک

رعب ڈالنے کے لئے شوہر نہ ملا ہو"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ جولیا یا تو خودکشی کر لے یا چیف اسے موت کی سزا دے دے"...... صالحہ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" جولیا ڈپٹی چیف ہے ۔ اسے کیوں چیف موت کی سزا دے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اگر جولیا کی جذباتیت کی وہی حالت رہتی جو پہلے تھی تو اب تک ایسا ہو چکا ہوتا ۔ آپ پلیز جولیا سے ایسی کوئی بات نہ کیا کریں جس سے وہ دوبارہ جذباتیت کا شکار ہو جائے"...... صالحہ نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے"...... عمران نے کہا۔

" میرا ۔ کیا مطلب ۔ میں سمجھی نہیں"...... صالحہ نے چونک کر کہا۔

" میرا مطلب تھا تمہارے اور صفدر کے معاملات کس حد تک پہنچے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" سوری ۔ یہ آپ کا بنایا ہوا مسئلہ ہے ۔ میرا نہیں ہے اور نہ ہی مجھے صفدر سے کوئی جذباتی وابستگی ہے ۔ صفدر میرے لئے ایسا ہی ہے جیسے باقی ساتھی"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" چلو کوئی نہ کوئی تعلق تو بہر حال ہے ۔ باقی اللہ تعالیٰ مہربانی

کرے گا۔ کہا تو یہی جاتا ہے کہ جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں۔ اب پتہ نہیں آسمانوں پر کوئی میرج بیورو کھلا ہوا ہے یا کوئی باقاعدہ سیکرٹریٹ ہے"...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

" آپ پر واقعی کسی بات کا اثر نہیں ہوتا۔ جولیا درست کہتی ہے"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تم نے کیسے اندازہ لگایا ہے کہ مجھ پر اثر نہیں ہوتا"...... عمران نے اچانک سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" یہ اندازے کی بات نہیں ہے۔ احساسات کی بات ہے۔ بہرحال آپ بیٹھے سکرین پر زیرآب نظارے دیکھتے رہیں۔ میں جا رہی ہوں"...... صالحہ نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتی ہوئی آگے بڑھ گئی تو عمران مڑا اور جا کر قریب موجود جیپ پر سوار ہو کر نہ صرف بیٹھ گیا بلکہ اس نے سر سیٹ کی پشت سے لگایا اور آنکھیں بند کر لیں۔

" کیا ہوا عمران صاحب "...... کچھ دیر بعد اس کے کانوں میں صفدر کی آواز پڑی۔

" کچھ نہیں۔ انتظار کر رہا ہوں"...... عمران نے آنکھیں کھولے بغیر جواب دیا۔

" کس کا انتظار "...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اس وقت کا جب صفدر سعید نامی ایک صاحب خطبہ نکاح یاد کر لیں "...... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" عمران صاحب۔ صالحہ نے بتایا ہے کہ آپ نے سکرین پر آبدوز کو چیک کیا تھا"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ نظر تو آئی تھی"...... عمران نے اس بار آنکھیں کھولتے ہوئے جواب دیا۔

" وہ یقیناً کران آئی لینڈ سپلائی لینے گئی ہو گی اور وہ تین گھنٹوں بعد واپس آئے گی۔ آپ کا آئندہ کا پروگرام کیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" کہا تو ہے انتظار کر رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

" اوہ۔ اسی لئے آپ جیپ میں آ کر بیٹھ گئے ہیں لیکن عمران صاحب۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم غوطہ خوری کا لباس پہن کر ان پہاڑی چٹانوں پر پہنچ جائیں اور جیسے ہی آبدوز اندر داخل ہو ہم بھی ساتھ ہی اندر داخل ہو جائیں"...... صفدر نے کہا۔

" آبدوز کے اندر سے ہمیں چیک کر لیا جائے گا اور پھر پانی میں کام کرنے والی مشین گنیں چند لمحوں میں ہمارے پرخچے اڑا دیں گی۔ البتہ ہمارے مشہور شاعر مرزا غالب کی دعا قبول ہو جائے گی کہ نہ کہیں مزار ہو گا اور نہ کہیں جنازہ اٹھے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

" تو پھر آپ نے آخر کیا سوچا ہے۔ کیا پلان ہے آپ کا"۔ صفدر نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ میں اکیلا رہ جاؤں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اکیلا ۔ کیا مطلب ۔ میں نے کب کہا ہے کہ آپ اکیلے رہ جائیں "...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" پہلے جولیا نے پوچھا کہ اب کیا ہوگا اور میں نے اسے یہی جواب دیا کہ وہی ہوگا جو منظور خدا ہوگا اور وہ ناراض ہو کر چلی گئی ۔ پھر صالحہ آسمانوں پر طے ہونے والے رشتوں پر ناراض ہو کر چلی گئی ۔ اب اگر میں نے تمہیں بھی یہی جواب دیا تو تم بھی ناراض ہو کر چلے جاؤ گے ۔ تنویر ویسے ہی مجھ سے ناراض رہتا ہے اور رہ گیا کیپٹن شکیل تو وہ ویسے ہی صمٌ بکمٌ ٹائپ کا آدمی ہے اس لئے میں اکیلا نہیں رہ جاؤں گا "...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" ٹھیک ہے ۔ آپ نہ بتائیں اور اب میں پوچھوں گا بھی نہیں "...... صفدر نے کہا اور مڑ کر جیپ کے سامنے کے رخ سے ہو کر اچھل کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

" ویسے صفدر ۔ ایک بات بتاؤ ۔ آخر ہم کب تک اس طرح احمقوں کی طرح پھرتے رہیں گے "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" احمقوں کی طرح ۔ کیا مطلب "...... صفدر نے چونک کر کہا۔

" مطلب کی ہی تو کمی ہے ۔ نہ پیارے پیارے بچے ، نہ ان کی تعلیم ، نہ ان کی شادیاں ۔ ہماری زندگی میں تو کوئی دلچسپی نہیں رہی ۔ کوئی ہنگامہ ہی نہیں "...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس پر

ڈپریشن کا زوردار دورہ پڑ گیا ہو۔

" اس کا کیا حل ہے آپ کے ذہن میں "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کم از کم تمہارے لئے تو حل ہے ۔ میرے لئے نہ سہی "۔ عمران نے کہا۔

" اوہ اچھا ۔ وہ کیا "...... صفدر نے چونک کر کہا۔

" میں سر سلطان کو درمیان میں ڈال کر چیف سے شادی کی اجازت دلوا دیتا ہوں ۔ صالحہ کو بھی ہم سب مل کر منا لیں گے اس طرح چلو کوئی نہ کوئی دلچسپی تو زندگی میں پیدا ہو جائے گی "۔ عمران نے کہا۔

" شادی تو میری ہو گی آپ کی زندگی میں کیسے دلچسپی پیدا ہو گی "...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے کمال ہے ۔ صالحہ کو میں بھابھی کہا کروں گا ۔ تمہارے چھوٹے چھوٹے پیارے پیارے بچے مجھے انکل کہا کریں گے اور میں انہیں آئس کریم کھلانے لے جایا کروں گا ۔ یہ دلچسپیاں کیا کم ہیں "...... عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" واقعی آپ کے لئے تو یہ سب دلچسپی کا باعث ہو گا لیکن میرا کیا ہو گا "...... صفدر نے کہا۔

" ارے ۔ کیا مطلب ۔ تمہاری شادی ہو گی اور کیا ہو گا ۔ میرا تو

مسئلہ تنویر ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تنویر جیسے مخلص ساتھی اور دوست سے ہاتھ دھو بیٹھوں ۔ تمہارے لئے تو ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر مت کریں ۔ تنویر کو ہم سنبھال لیں گے "...... صفدر نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک مشین کی طرف سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران اس طرح اچھل کر نیچے اترا جیسے اچانک کوئی بند سپرنگ کھل گیا ہو ۔ نیچے کود کر وہ تیزی سے مشین کے سامنے پہنچ گیا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے تو سیٹی کی آواز مشین سے نکلنا بند ہو گئی ۔ اس دوران صفدر بھی جیپ سے اترا اور اس کے قریب پہنچ گیا۔

" کیا ہوا عمران صاحب ۔ یہ سیٹی کی آواز کیسی تھی "...... صفدر نے سکرین کو دیکھتے ہوئے کہا جس میں زیر آب چٹانیں نظر آ رہی تھیں۔

" اس کا مطلب ہے کہ آبدوز پانی سے باہر چلی گئی ہے ۔ دوسرے لفظوں میں وہ کران آئی لینڈ کے ساحل پر پہنچ گئی ہے "...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن پھر سیٹی کیسے بج اٹھی ۔ یہ کس ٹائپ کی مشین ہے "۔ صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ آبدوزوں کو مانیٹر کرتی ہے "...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

" لیکن ایسی مشین عام مارکیٹ سے کیسے مل سکتی ہے عمران صاحب "...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اب انٹرویو اس وقت تک ختم نہیں ہو گا جب تک اصل بات نہ بتا دی جائے ۔ ٹھیک ہے تو سنو قصہ پہلے درویش کا ۔ پرانے وقتوں میں ایک ہوتا تھا بادشاہ ۔ ہمارا تمہارا خدا بادشاہ "...... عمران نے باقاعدہ قدیم دور کے قصہ گو کی طرح مخصوص انداز میں بولنا شروع کر دیا۔

" یہ ۔ یہ آپ مشین کے بارے میں بتا رہے تھے "...... صفدر نے درمیان میں ٹوکتے ہوئے ہنس کر کہا۔

" یہ مشین سمندر میں مشینری کی نقل و حرکت کو چیک کرنے کے لئے تیار کی گئی ہے اور یہ مشین عام مارکیٹ سے اس لئے دستیاب ہے کہ اس مشین کے ذریعے خطرناک وہیل مچھلیاں چیک کی جاتی ہیں لیکن میں نے اس میں تھوڑی سی تبدیلی کر دی ہے ۔ اب اس میں سے نکلنے والی ریز ایسی مشینری کو چیک کر لیں گی جو زیر آب ہونے کے باوجود حرکت میں ہو اس لئے ریز نے آبدوز کو چیک کر لیا اور نہ صرف چیک کر لیا بلکہ جب تک آبدوز زیر آب رہی یہ اسے خاموشی سے چیک کرتی رہی لیکن جیسے ہی وہ سطح سمندر سے اوپر گئی اس نے کاشن دینا شروع کر دیا ۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ آبدوز اپنی تیز رفتاری سے میری توقع سے بھی کم وقت میں کران آئی لینڈ کے

ساحل پر پہنچ گئی ہے"...... عمران نے مکمل وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا۔ یہ سپلائی لے کر واپس آئے گی اور چٹانوں میں موجود لیبارٹری میں غائب ہو جائے گی"۔ صفدر نے کہا۔

"خواہ مخواہ غائب ہو جائے گی"...... عمران نے کہا تو صفدر اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"تو کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"وہ یہاں آئے گی اور ہمیں ساتھ لے کر لیبارٹری میں جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ کیسے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"جس طرح ہیلی کاپٹر یا طیارے کی مشینری کو فضا میں کنٹرول کر لیا جاتا ہے اسی طرح اس مشین کے ذریعے زیر آب مشینری کو بھی کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ عام لوگ اس مشین کی اس خاصیت سے واقف نہیں ہوتے اور وہ صرف وہیل مچھلیوں کے شکار کے لئے اسے استعمال کرتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ اسی لئے آپ مطمئن تھے۔ ویری گڈ عمران صاحب۔ آپ کا ذہن واقعی قابل رشک ہے"...... صفدر نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"صرف ذہن تک ہی محدود رہنا۔ دل تک نہ پہنچنا۔ پہلے ایک تنویر ہی کافی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں ساتھیوں کو بتا آؤں۔ وہ بے حد بے چین ہیں لیکن وہ سب جانتے ہیں کہ آپ بتائیں گے نہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ تم لوگوں نے مجھے خواہ مخواہ بدنام کر رکھا ہے سب کچھ معلوم کر لیتے ہو اور بعد میں کہتے ہو کہ عمران بتاتا کچھ نہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر ہنستا ہوا تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

فون کی مترنم گھنٹی اچانک کمرے میں گونج اٹھی تو میز کے پیچھے
کرسی پر بیٹھا ہوا فوسٹر بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔
"یس۔ فوسٹر بول رہا ہوں"...... فوسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔
"ہیری بول رہا ہوں باس۔ ٹی ایس سائیڈ سے"۔ دوسری طرف
سے اس کے سیکشن انچارج ہیری کی آواز سنائی دی۔ فوسٹر نے نک
اور گارمتھ کی ہلاکت کے بعد اپنے مزید دو سیکشنوں کو کال کر لیا تھا۔
ان دونوں سیکشنوں میں سے ایک کا انچارج لاشانو تھا اور دوسرے کا
ہیری اور چونکہ ہیری لاشانو سے سینئر تھا اس لئے اس نے اس مشن
کے لئے لاشانو کو ہیری کی ماتحتی میں کام کرنے کا حکم دیا تھا۔ ہیری
اور لاشانو نے اپنے سیکشن کے افراد سمیت ٹی ایس علاقے کو گھیر رکھا
تھا کیونکہ فوسٹر کو یقین تھا کہ جیسے ہی آبدوز سپلائی لینے کے لئے

ساحل پر پہنچے گی پاکیشیائی ایجنٹ لامحالہ اس پر قبضہ کرنے کی
کوشش کریں گے اور ایسی صورت میں ان کا خاتمہ آسانی سے کیا جا
سکے گا اور اسے معلوم تھا کہ سنڈے کی رات کو کسی بھی وقت آبدوز
پہنچ سکتی ہے اس لئے وہ اس وقت رات گئے آفس میں موجود تھا۔
اسے ہیری نے پہلے یہ اطلاع دی تھی کہ ایک ویگن میں چار بڑے
بڑے پیکٹ اس عمارت میں لے جائے گئے تھے اور پھر یہ ویگن اور
پیکٹ لے جانے والے واپس چلے گئے تھے اس لئے اب ہیری کی کال
کا مطلب تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہو گا۔
"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... فوسٹر نے اشتیاق آمیز لہجے میں
کہا۔
"باس۔ آبدوز سمندر سے باہر آئی اور اس میں سے چھ افراد باہر
آئے اور عمارت میں گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب واپس آئے تو انہوں
نے پیکٹ اٹھا رکھے تھے اور پھر وہ آبدوز میں چلے گئے اور آبدوز سمندر
میں چلی گئی۔ لیکن کسی طرف سے کوئی مداخلت ہی نہیں ہوئی"۔
ہیری نے جواب دیا تو فوسٹر بے اختیار چونک پڑا۔
"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا پاکیشیائی ایجنٹ وہاں نہیں پہنچے"۔ فوسٹر
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"نہیں باس۔ ہم ہر طرح سے چوکنا ہیں لیکن کوئی مداخلت نہیں
ہوئی"...... ہیری نے جواب دیا۔
"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں تمہاری نگرانی کا علم ہو گیا اور

ہ جان بوجھ کر سامنے نہیں آئے ۔ اب یقیناً وہ آئندہ ہفتے واردات
ریں گے ۔ ٹھیک ہے ۔ تم سب وہاں سے واپس آجاؤ ۔ نک کے
ہیڈ کوارٹر میں جیمز موجود ہے ۔ وہ اب تمہاری ماتحتی میں کام کرے گا
اور تم نے پورے کران آئی لینڈ میں انہیں تلاش کرنا ہے اور اگر یہ
آئندہ سنڈے سے پہلے ٹریس ہو گئے تو ان کا خاتمہ ہو جائے گا اور اگر
ٹریس نہ ہوئے تو آئندہ سنڈے بہرحال یہ ضرور آبدوز پر قبضہ کرنے
کی کوشش کریں گے تب ان پر ہاتھ ڈالا جا سکے گا"۔ فوسٹر نے
ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فوسٹر نے اوکے کہہ
کر رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے
پھر اچانک ایک خیال کے آتے ہی وہ چونک پڑا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ کہیں وہ لیبارٹری کو ٹریس کرنے کے لئے کہیں اور
نہ نکل گئے ہوں ورنہ وہ لازماً کوئی نہ کوئی چکر چلاتے"...... فوسٹر نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا
اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"ڈیفنس سیکرٹری ہاؤس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"فوسٹر بول رہا ہوں چیف آف ایف ایجنسی ۔ کیا ڈیفنس
سیکرٹری صاحب جاگ رہے ہیں یا سو گئے ہیں"...... فوسٹر نے کہا۔

"وہ ابھی کلب سے واپس آئے ہیں ۔ ابھی تو جاگ رہے ہیں"۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو ان سے بات کراؤ ۔ اٹ از ایمرجنسی"...... فوسٹر نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔ فوسٹر نے اس لئے
فون کر دیا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ ڈیفنس سیکرٹری رات گئے آفیسرز
کلب میں رہتے ہیں اور پھر رہائش گاہ پر واپس آتے ہیں۔

"ہیلو ۔ جیکسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی
آواز سنائی دی۔

"فوسٹر بول رہا ہوں جناب"...... فوسٹر نے مؤدبانہ لہجے میں
کہا۔

"کیا بات ہے ۔ اس وقت کیوں کال کی ہے"...... ڈیفنس
سیکرٹری جیکسن نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنا فارمولا واپس لینے کے لئے
اتھانیز آئی اور پھر وہاں سے کران آئی لینڈ پہنچ گئی ۔ ہمیں یہ بھی بتایا
گیا تھا کہ لیبارٹری کران آئی لینڈ میں ہے لیکن پھر اطلاع ملی کہ
لیبارٹری کران آئی لینڈ میں نہیں ہے لیکن کران آئی لینڈ سے سپلائی
وہاں جاتی ہے ۔ یہ سپلائی کران آئی لینڈ کے ایک علاقے ٹی ایس میں
ساحل سمندر کے ساتھ ایک عمارت میں رکھ دی جاتی ہے اور رات
کو کسی بھی وقت ایک آبدوز آتی ہے اور سپلائی لے کر چلی جاتی ہے ۔
ایسا ہر سنڈے کو ہوتا ہے"...... فوسٹر نے کہا۔

"اگر ایسا ہوتا ہے تو پھر آپ نے کیوں فون کیا ہے ۔ یہ سسٹم
لیبارٹری کا اپنا ہو گا ۔ ہمارا اس میں کیا دخل ہے"...... جیکسن نے

سخت لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ ہمارے ایجنٹ آج رات ہی اس علاقے کو گھیرے ہوئے تھے کیونکہ آج سنڈے ہے لیکن وہ آبدوز آئی اور سپلائی لے کر چلی گئی مگر پاکیشیائی ایجنٹوں کی طرف سے کوئی مداخلت نہیں ہوئی اس کا صاف مطلب ہے کہ وہ اب لیبارٹری کو ٹریس کریں گے اور براہ راست وہاں پہنچیں گے جبکہ ہمارے پاس لیبارٹری کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے اس لئے ہمیں معلوم ہی نہ ہو سکے گا اور بعد میں بہرحال ہم پر بات آجائے گی"...... فوسٹر نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں ۔ وہ ساری عمر بھی سر پیٹتے رہیں تب بھی وہ لیبارٹری کو ٹریس نہیں کر سکتے ۔ البتہ آپ کی یہ ڈیوٹی ہے کہ آپ انہیں ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرا دیں"...... جیکسن نے کہا۔

" اسی لئے تو سر میں پوچھ رہا ہوں کہ لیبارٹری کہاں ہے تاکہ ہم وہاں پکٹنگ کر کے ان کا خاتمہ کریں"...... فوسٹر نے کہا۔

" سوری مسٹر فوسٹر ۔ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے ۔ آپ کو بھی نہیں بتایا جا سکتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو فوسٹر نے بے اختیار رسیور کریڈل پر پٹخ دیا ۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ پڑ گیا تھا کیونکہ ایک لحاظ سے ڈیفنس سیکرٹری نے اسے اس قابل ہی نہ سمجھا تھا کہ اسے لیبارٹری کے بارے میں بتایا جا سکے ۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" چیف سیکرٹری ہاؤس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" میں فوسٹر بول رہا ہوں چیف آف ایف ۶ ایجنسی ۔ کیا چیف سیکرٹری صاحب جاگ رہے ہیں یا نہیں"...... فوسٹر نے کہا۔

" یس سر ۔ جاگ رہے ہیں ۔ ابھی غیر ملکی دورے سے ان کی واپسی ہوئی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ان سے بات کراؤ ۔ اٹ از ایمرجنسی"...... فوسٹر نے کہا۔

" یس سر ۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو"...... چند لمحوں بعد چیف سیکرٹری کی بھاری آواز سنائی دی ۔

" فوسٹر بول رہا ہوں چیف آف ایف ۶ ایجنسی سر"...... فوسٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اس وقت رات گئے آپ نے کال کیا ہے ۔ کیا ایمرجنسی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فوسٹر نے وہ ساری بات دوہرا دی جو اس نے ڈیفنس سیکرٹری کو بتائی تھی ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچ گئی ہے ۔ ویری بیڈ مجھے تو کسی نے رپورٹ ہی نہیں دی"...... دوسری طرف سے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا گیا۔

" یس سر ۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس لیبارٹری کے بارے میں مجھے معلوم ہو جائے تاکہ اس کی حفاظت کی جا سکے لیکن ڈیفنس

سیکرٹری صاحب نے صاف انکار کر دیا ہے اس لئے مجبوراً مجھے آپ کو فون کرنا پڑا ہے"...... فوسٹر نے کہا۔

"ویری بیڈ مسٹر فوسٹر۔ یہ لیبارٹری آنان کی نہیں ہے بلکہ حقیقتاً اسرائیل کی ہے۔ اس کی حفاظت بھی اسرائیلی ایجنٹ ہی کر رہے ہیں۔ اسے صرف آنان کی ملکیت اس لئے مشہور کیا گیا ہے کہ اسرائیل کے دشمن اس طرف متوجہ نہ ہوں۔ البتہ ہم نے حکومت اسرائیل کو کہہ کر اس میں کام کرنے والے سائنس دان ڈاکٹر رچمنڈ کو ورکنگ پیپرز بھجوائے تھے جو ایکریمیا نے ہمارے ذریعے حاصل کئے تھے کیونکہ ایکریمیا کے لئے یہ بے کار تھے اور کافرستان نے اس میں دلچسپی لی تھی اور اس کے عوض ہمیں اتنی بڑی رقم کی آفر کی تھی جس سے آنان کے کئی منصوبے مکمل ہو سکتے تھے۔ ڈاکٹر رچمنڈ ان ورکنگ پیپرز سے فارمولا تیار کر کے ہمیں دیں گے۔ میں دو روز پہلے غیر ملکی دورے پر گیا تھا اور جانے سے پہلے میری ڈاکٹر رچمنڈ سے بات ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا تھا کہ فارمولا تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ اب میں کل ڈاکٹر رچمنڈ سے فارمولا منگوا لوں گا اور انہیں الرٹ بھی کر دوں گا۔ اس کے بعد ہم اس لیبارٹری سے لاتعلق ہو جائیں گے پھر اسرائیل ایجنٹ جانیں اور پاکیشیائی ایجنٹ اس لئے آپ بے فکر رہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے سر"...... فوسٹر نے کہا تو دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے بھی رسیور رکھ دیا کیونکہ اب اس

کے ذہن سے بوجھ ہٹ گیا تھا۔

"ہم خواہ مخواہ پاکیشیائی ایجنٹوں سے لڑتے رہے اور اپنے دو سیکشن بھی ختم کرا بیٹھے"...... فوسٹر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ظاہر ہے اب وہ بیڈ روم میں جا کر آرام کرنا چاہتا تھا۔

لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر ڈاکٹر رچمنڈ آفس نما کمرے میں کرسی پر بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈاکٹر رچمنڈ بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے سرد اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"پرائم بول رہا ہوں سر۔ سپلائی آ گئی ہے۔ آپ آؤٹ گیٹ کھول دیں"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھول کر ایک چھوٹا سا چوکور باکس نکال کر باہر رکھا اور پھر اس کے درمیان لگے ہوئے نیلے رنگ کے شیشے پر اس نے پہلے اپنے بائیں ہاتھ کا انگوٹھا رکھا اور پھر اسے اٹھا کر دائیں ہاتھ کا انگوٹھا رکھا تو باکس میں سے ٹوں ٹوں کی دو بار آوازیں سنائی

دیں اور پھر خاموشی چھا گئی تو اس نے باکس اٹھا کر واپس دراز میں رکھا اور دوبارہ فائل پر جھک گیا۔ اسے معلوم تھا کہ خفیہ لیبارٹری کا آؤٹ گیٹ کھل گیا ہوگا اور اب سپلائی لانے والی آبدوز اندر آجائے گی۔ اس میں اس کے لئے مخصوص شراب کی بوتلیں ہوں گی اور پرائم ابھی بوتل لا کر اس کے سامنے رکھ دے گا اور پھر وہ اپنی پسندیدہ شراب کے دو جام پینے کے بعد ہی سونے کے لئے بیڈ روم میں جائے گا۔ یہ اس کی طویل عرصے سے عادت تھی لیکن یہ مخصوص شراب ایک ہفتے سے زیادہ نہ چل سکتی تھی کیونکہ اسے خصوصی طور پر تیار کیا جاتا تھا اور زیادہ عرصے تک پڑے رہنے سے وہ خراب ہو جاتی تھی اس لئے اتنی ہی شراب وہ منگواتا تھا جس سے دو جام روزانہ رات کو وہ پی سکے۔ کل شراب ختم ہو گئی تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ آج سپلائی میں بوتلیں آجائیں گی اس لئے وہ مطمئن تھا لیکن جب کافی دیر گزر گئی اور پرائم شراب لے کر نہ آیا تو اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کرنے دیئے لیکن دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن رسیور نہ اٹھایا گیا تو اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا ہوا۔ یہ پرائم کہاں چلا گیا"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ابھی وہ اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے ڈاکٹر رچمنڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی

جا رہی تھیں کیونکہ دروازے پر ایک ایکریمین کھڑا تھا۔ ایک اجنبی ایکریمین۔

"تو تم ہو ڈاکٹر رچمنڈ۔ اس لیبارٹری کے چیف سائنس دان"۔ اس ایکریمین نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب۔ تم یہاں کیسے داخل ہوگئے"۔ ڈاکٹر رچمنڈ نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"وہ فارمولا مکمل ہو گیا ہے ڈاکٹر رچمنڈ جو پاکیشیا کے سائنس دان ڈاکٹر یوسف کے ورکنگ پیپرز سے یہاں تیار کیا جا رہا تھا"۔ اس آدمی نے آگے بڑھ کر انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کی نال بھی ڈاکٹر رچمنڈ کی کنپٹی سے لگا دی۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب"...... ڈاکٹر رچمنڈ کی حالت خراب ہونے لگ گئی۔ ظاہر ہے وہ سائنس دان تھا۔

"جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو ورنہ"...... اس ایکریمین نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں نجانے کیا چیز تھی کہ ڈاکٹر رچمنڈ کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے اس کے جسم میں سردی کی لہریں سی دوڑتی چلی گئی ہوں۔

"وہ۔ وہ مکمل ہو گیا ہے۔ یہ۔ یہ سامنے فائل میں ہے۔ میں نے کل رات ہی مکمل کیا ہے"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے ہکلاتے ہوئے بجے

میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک نوجوان ایکریمین لڑکی اندر داخل ہوئی۔

"جولیا۔ اس کا خیال رکھنا۔ میں فائل چیک کر لوں"...... اس ایکریمین نے کہا اور تیزی سے سامنے موجود فائل اٹھا کر ایک سائیڈ پر ہٹ گیا۔ اس کے ہٹتے ہی اس لڑکی نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کی نال ڈاکٹر رچمنڈ کی کنپٹی سے لگا دی۔

"تم۔ تم کون ہو۔ تم کیسے اندر آ گئے ہو"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے رک رک کر کہا۔

"خاموش بیٹھے رہو"...... لڑکی نے اس آدمی سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر رچمنڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جبکہ وہ ایکریمین فائل کو اٹھائے اس طرح پڑھ رہا تھا جیسے کوئی سائنس دان ہو۔

"ٹھیک ہے۔ یہ وہی فارمولا ہے۔ گڈ شو۔ تم واقعی قابل سائنس دان ہو ڈاکٹر رچمنڈ"...... اس ایکریمین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فائل بند کر کے اسے تہہ کیا اور کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا۔

"کیا مطلب۔ تم سائنس دان ہو"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں سائنس کا طالب علم ہوں۔ اب میں تمہیں اپنا تعارف کرا دوں۔ میں ایکریمین میک اپ میں ہوں لیکن میں ایکریمین نہیں ہوں

بلکہ پاکیشیائی ہوں اور میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"پپ۔ پپ۔ پاکیشیائی۔ ڈی ایس سی۔ اوہ۔ اوہ۔ مگر۔ مگر تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ یہ تو انتہائی خفیہ لیبارٹری ہے۔ یہاں کے بارے میں تو کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک لڑکی اور تین ایکریمین مرد اندر داخل ہوئے۔

"سب کو ختم کر دیا ہے"...... ایک لمبے تڑنگے آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کتنے افراد تھے یہاں"...... اس ایکریمین نے جس نے اپنا نام علی عمران بتایا تھا، پوچھا۔

"اٹھارہ افراد تھے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"تم نے۔ تم نے سب کو ہلاک کر دیا ہے۔ اوہ۔ اوہ"۔ ڈاکٹر رچمنڈ نے چیخ کر کہا۔ اس کے ذہن میں دھماکے ہونے لگ گئے تھے۔

"ہاں۔ اور اب تمہاری باری ہے۔ ہم نے چیک کر لیا ہے کہ تم یہاں انتہائی خوفناک کیمیائی ہتھیار تیار کر رہے ہو۔ ایسا ہتھیار جو لاکھوں کروڑوں افراد کو پلک جھپکنے میں ہلاک کر دے گا اس لئے تم پوری انسانیت کے قاتل ہو"...... اس آدمی عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر یہ تو سائنسی کام ہے۔ سائنسی"...... ڈاکٹر رچمنڈ

نے جیسے ڈرتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سائنسی کام کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ پوری انسانیت کا ہی خاتمہ کر دو" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سے یکلخت شعلے نکلنے لگے ۔

اسرائیل کے صدر اپنے آفس میں موجود فائل ورک میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... صدر نے اپنے مخصوص بھاری لہجے میں کہا۔

" آنان میں سفیر جناب سر رابرٹ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں جناب" ...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" آنان میں سفیر اور مجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ کیوں۔ انہیں وزیر خارجہ سے بات کرنا چاہئے" ...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سر۔ وہ کوئی خاص اطلاع دینا چاہتے ہیں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اچھا کراؤ بات" ...... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" جناب۔ میں رابرٹ بول رہا ہوں۔ آنان میں گریٹ اسرائیل کا سفیر" ...... چند لمحوں بعد ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" کیا بات ہے مسٹر رابرٹ۔ آپ نے براہ راست مجھے کیوں کال کیا ہے" ...... صدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" سر۔ ابھی مجھے آنان کے چیف سیکرٹری نے اطلاع دی ہے کہ مناٹو آئی لینڈ کے قریب سمندر کے نیچے گریٹ اسرائیل کی لیبارٹری پاکیشیائی ایجنٹوں نے تباہ کر دی ہے" ...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو اسرائیل کے صدر بے اختیار اچھل پڑے۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ مناٹو لیبارٹری تباہ کر دی گئی ہے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ وہ تو ہماری ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری تھی اور اس میں ایسا ہتھیار تیار ہو رہا تھا جس کی بنیاد پر ہم پوری دنیا پر قبضہ کر سکتے تھے۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اور آپ نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا نام لیا ہے۔ یہ کیا مطلب۔ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں کیسے پہنچ گئے" ...... صدر نے اپنے منصب کا خیال کئے بغیر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" جناب۔ اس بارے میں مجھے تو معلوم نہ تھا۔ مجھے تو چیف سیکرٹری آنان نے اطلاع دی تو مجھے علم ہوا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ ان کی سرکاری ایف ایجنسی نے ایکریمین حکام کے کہنے پر پاکیشیا سے ایک سائنس دان کو ہلاک کر کے اس کا فارمولا حاصل کیا لیکن یہ فارمولا نہ تھا بلکہ ورکنگ پیپرز تھے۔ ان ورکنگ پیپرز کے ذریعے جو کچھ معلوم ہوا وہ ایکریمیا کے لئے بے کار تھا اس لئے حکومت آنان نے

ہ ورکنگ پیپرز منگوا لئے ۔ اس دوران پاکیشیا کے ہمسایہ ملک
فرستان کو اس بارے میں علم ہوا تو انہوں نے حکومت آنان سے
سے خریدنے کی بات کی اور اتنا معاوضہ دینے کے لئے کہا جو حکومت
نان کے لئے کافی سے زیادہ تھا لیکن ان کی شرط تھی کہ ان کے
رکنگ پیپرز کو فارمولے کی شکل دی جائے جس پر چیف سیکرٹری
نان جن کے ذاتی تعلقات اس لیبارٹری کے انچارج سائنس دان
اکٹر رچمنڈ سے تھے انہوں نے ڈاکٹر رچمنڈ سے بات کی تو ڈاکٹر رچمنڈ
نے ایسا کرنے کی حامی بھر لی ۔ چنانچہ چیف سیکرٹری صاحب نے وہ
رکنگ پیپرز ڈاکٹر رچمنڈ کو بھجوا دیئے ۔ پھر انہیں اطلاع ملی کہ
ا کیشیائی ایجنٹ اس فارمولے کے پیچھے آنان پہنچ گئے ہیں اور آنان کی
سرکاری ایف ایجنسی ان کے خلاف کام کر رہی ہے ۔ چیف سیکرٹری
صاحب مطمئن تھے کہ چونکہ لیبارٹری کے بارے میں کسی کو معلوم
ی نہیں ہے اس لئے وہ چاہے کچھ بھی کر لیں وہاں تک پہنچ ہی نہیں
سکتے لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے انہیں فون کیا گیا ۔ بولنے والے نے
پنے آپ کو پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران بتایا ۔ اس نے انہیں بتایا کہ
س نے فارمولا ڈاکٹر رچمنڈ سے حاصل کر لیا ہے اور اس لیبارٹری کو
جو مناٹو جزیرے کے قریب سمندر کے نیچے پہاڑی چٹانوں میں بنی
ہوئی تھی تباہ کر دیا گیا ہے ۔ چیف سیکرٹری نے جب چیکنگ کرائی
تو انہیں اطلاع مل گئی کہ مناٹو جزیرے کے قریب سمندر میں اچانک
خوفناک طوفان آ گیا اور ہر طرف سائنسی پرزے اور انسانی لاشوں

کے ٹکڑے تیرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں تو وہ سمجھ گئے کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ درست کہہ رہا ہے ۔ پھر انہوں نے مجھے اطلاع دی کہ میں حکومت اسرائیل کو اس کی اطلاع دے دوں اور چونکہ مجھے معلوم ہے کہ ایسی لیبارٹریاں آپ کی براہ راست نگرانی میں ہوتی ہیں اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا ۔

"ویری بیڈ ۔ اس چیف سیکرٹری کو اس کے لئے بھگتنا پڑے گا ۔ نانسنس"...... صدر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا ۔ ظاہر ہے اس کے سوا وہ کیا کر سکتے تھے ۔ علی عمران کا نام سن کر ہی وہ سمجھ گئے تھے کہ جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ درست ہے ۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اپنی عادت کے مطابق احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جولیا نے آپ کی شکایت کی ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ تو اب جولیا اس قابل ہو گئی ہے کہ میری شکایت کرے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس نے شکایت کی ہے کہ آپ کا رویہ پورے مشن کے دوران اس سے دشمنوں جیسا رہا ہے اور آپ مسلسل اس کی توہین کرتے رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا فون پر اس نے بات کی تھی"...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"نہیں۔ مشن رپورٹ میں اس نے خصوصی نوٹ لکھا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"مشن کے بارے میں تو کوئی شکایت نہیں ہے کہ مجھے چیک ہی نہ ملے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"نہیں۔ مشن کے سلسلے میں تو اس نے آپ کی کارکردگی کی زبردست تعریف کی ہے کہ آپ نے جس طرح اس لیبارٹری کو ٹریس کر کے تباہ کیا ہے وہ واقعی قابل داد ہے۔ واقعی عمران صاحب۔ آپ نے کمال کر دیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"چلو شکر ہے۔ تم نے بھی اسے کمال تسلیم کر لیا ہے۔ اب تو تمہیں ہندسوں کے بعد صفریں ڈالنے میں کوئی اعتراض نہیں ہو گا"...... عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ اس بار آپ کو ہندسوں کے بغیر چیک ملے گا اور آپ جتنی صفریں کہیں گے میں بغیر گنے ڈال دوں گا"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جولیا کی شکایت نے تم پر اثر کر ہی دیا ہے اسے کہتے ہیں جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ جولیا نے جو تفصیل لکھی ہے اس کے مطابق

صالحہ نے بھی اس بار خاصی محنت سے کام کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔ نہ صرف صالحہ نے بلکہ جولیا نے بھی خاصی محنت کی ہے اور ان دونوں نے خاص طور پر ایف ٹی ایجنسی کے دونوں سپر ایجنٹوں کا جس طرح خاتمہ کیا ہے وہ قابل داد ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"تمہاری مشن رپورٹ میرے سامنے ہے ۔ تم نے عمران کی شکایت کی ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ عمران کو اس کی سخت ترین سزا دی جائے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"یس سر۔ میں نے مجبوراً یہ الفاظ لکھے ہیں ۔ عمران کی آنکھوں میں میرے لئے ایسی اجنبیت اور سرد مہری ہوتی ہے کہ جیسے میں اس کی ساتھی کی بجائے اس کی دشمن ہوں اس لئے سر اسے لازماً اس کی سزا ملنی چاہئے"...... جولیا نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے

اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا ۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ شاید اس کا خیال تھا کہ پہلے کی طرح جولیا سزا کا لفظ سنتے ہی عمران کا دفاع کرنا شروع کر دے گی لیکن جولیا تو خود کہہ رہی تھی کہ اسے سزا ملنی چاہئے ۔ اسی بات پر وہ حیران ہو رہا تھا۔

"تم خود اس کی سزا تجویز کرو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سر۔ میرا خیال ہے کہ آپ اسے وارننگ دے دیں کہ وہ آئندہ میرے ساتھ ایسا رویہ نہ رکھے ۔ یہی اس کے لئے سزا ہو گی"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"جولیا ۔ تم ڈپٹی چیف ہو ۔ تمہاری توہین نہ صرف میری بلکہ پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کی توہین ہے اس لئے صرف وارننگ عمران کے لئے کافی نہیں اسے اس توہین کی عبرت ناک سزا ملنی چاہئے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کی مہربانی ہے سر کہ آپ ایسا سمجھتے ہیں ۔ بہرحال آپ جو سزا دینا چاہیں وہ ٹھیک ہی ہو گی"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اگر میں تمہیں حکم دوں کہ تم اپنے ہاتھوں سے اسے گولی مار دو تو کیا تم ایسا کرو گی"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل مجھ پر فرض ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو بلیک زیرو کی آنکھیں ایک بار پھر پھیلتی چلی گئیں۔

"تو میرا حکم ہے کہ تم عمران کو گولی مار دو"...... عمران نے کہا۔

" یس سر ۔ میں اسے گولی مار دوں گی چاہے اسے گولی لگے یا نہیں "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک زیرو نے اپنے منہ سے نکلنے والے قہقہے کو دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر روک لیا۔

" کیا مطلب ۔ کیا تمہارا نشانہ اس قدر کمزور ہے کہ تمہاری گولی اسے نہیں لگے گی "....... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" وہ ۔ وہ سر ۔ وہ سنگ آرٹ جانتا ہے سر ۔ اس لئے کہہ رہی ہوں سر "....... جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ یہ بعد میں دیکھا جائے گا ۔ تم حکم کی تعمیل کرو "....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" ارے ۔ تم ہنس رہے ہو ۔ اب یہ وقت آگیا ہے کہ جولیا مجھے گولی مارنے پر تیار ہو گئی ہے "....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے قہقہے سے آپریشن روم گونج اٹھا۔

ختم شد